روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۱۹

کشتیٔ نوح۔ تحفۃ الندوہ۔ اعجاز احمدی۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی

مواہب الرحمٰن۔ نسیمِ دعوت۔ سناتن دھرم
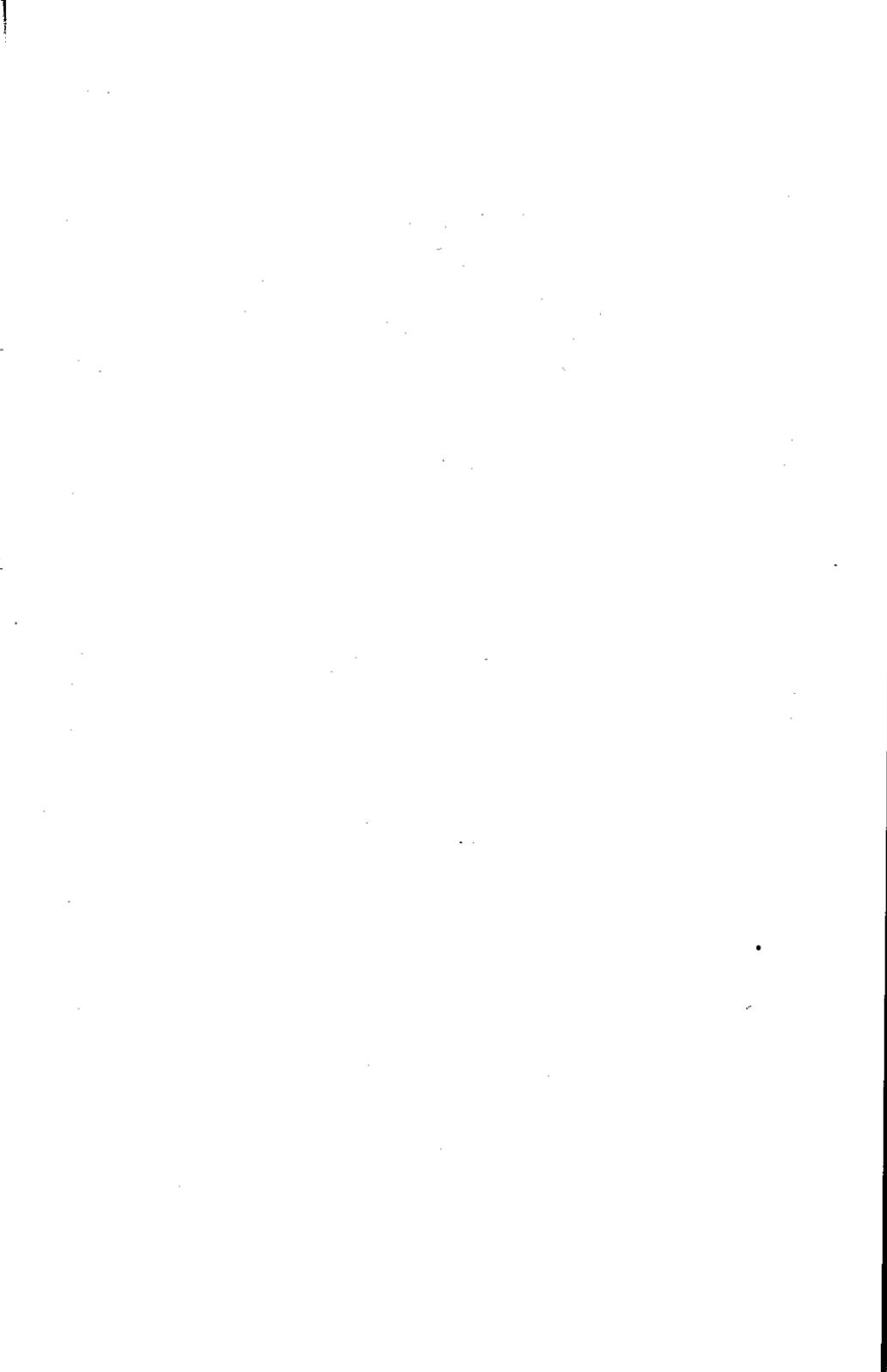
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدّت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت
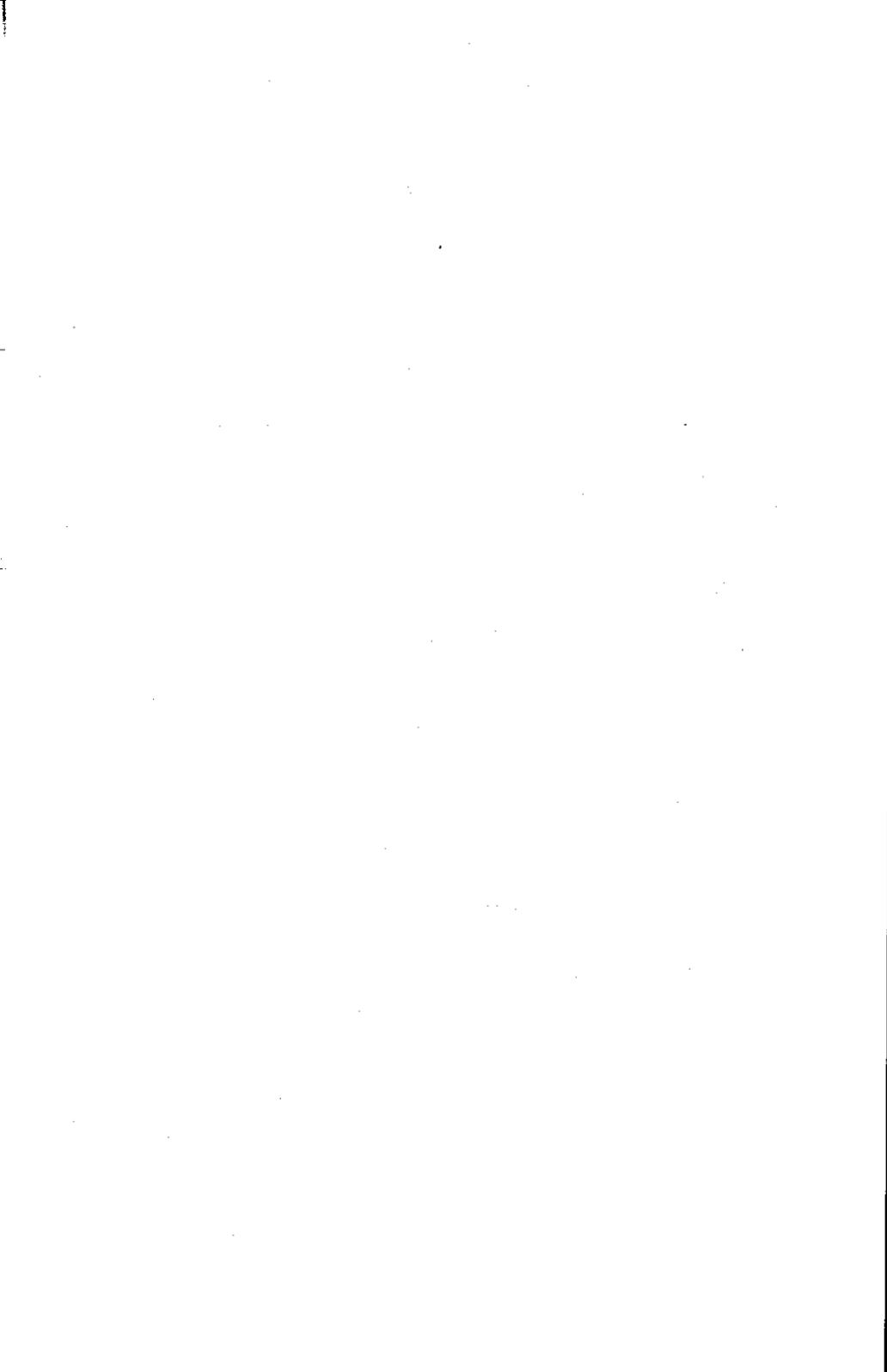
رُوحانی خزائن کی یہ انیسویں جلد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل کُتب و رسائل پر مشتمل ہے:۔

کشتیٔ نوح۔ تحفۃ الندوہ۔ اعجاز احمدی۔ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعودؑ حَکَم ربّانی کا ریویو۔ مواہب الرحمٰن۔ نسیم دعوت اور سناتن دھرم۔

کشتیٔ نوحؑ

کشتیٔ نوح ۵؍اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوئی۔ اِس کا دوسرا نام دعوۃ الایمان اور تیسرا تقویۃ الایمان ہے۔ اور اس سے متعلق ٹائیٹل پیج پر یہ بھی لکھا ہے:۔

"رسالہ آسمانی ٹیکہ جو طاعون کے بارے میں جماعت کیلئے تیار کیا گیا۔"

اور مندرجہ ذیل دو شعر بھی لکھے ہیں:۔

جہاں را دل ازیں طاعون دونیم است
نہ ایں طاعون کہ طوفانِ عظیم است
بیا بشتاب سُوئے کشتیٔ ما
کہ ایں کشتی ازاں ربِّ عظیم است

وجۂ تالیف:۔ ۶؍فروری ۱۸۹۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت

نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلیگا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلیگا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔ اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے:۔
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ إِنَّهُ أَوَى الْقَرْيَةَ (تذکرہ ص۳۱۹)

اس پیشگوئی کے مطابق پنجاب میں طاعون پھیلی۔ اور ماہ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں جبکہ طاعون زوروں پر تھی گورنمنٹ نے پنجاب میں طاعون کے ٹیکے کی سکیم وسیع پیمانہ پر شروع کی اور تقریر وتحریر کے ذریعے سے یہ پروپیگنڈا کیا کہ ہر شخص کے لئے ٹیکہ لگانا ضروری ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ٹیکا لگوانے سے انکار کیا اور ۵ راکتوبر ۱۹۰۲ء کو "کشتی نوح" کتاب شائع فرمائی جس میں آپ نے گورنمنٹ کی طرف سے ٹیکا کے انتظامات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ :۔

"یہ وہ کام ہے جس کا شکر گذاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے۔"

اور اپنے اور اپنی جماعت کے متعلق فرمایا:۔

"اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکہ کرواتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھادے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کرکے دکھلاوے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کے لئے مت دلگیر ہو۔ یہ حکم الہٰی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکے کی کچھ ضرورت نہیں۔ الآخرہ

(دیکھو ص۱ اور ۲ و ص۴ جلد ہذا)

اور فرمایا :—

"اگر یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو مَیں بطور مختصر چند سطریں لکھ دیتا ہوں۔" (صلا جلد ہذا)

اِس سے آگے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ تعلیم لکھی ہے۔ اور وہ ایسی پاک اور عمدہ تعلیم ہے کہ اگر ہماری جماعت کے سب افراد اس پر کما حقّہٗ عمل پیرا ہو جائیں۔ تو اُن کا نمونہ دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔

تحفۃ الندوۃ

یہ رسالہ ۶ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ اِس رسالہ کا پیش لفظ زیر عنوان "التبلیغ" عربی زبان میں ہے۔ جس میں اہلِ دارالندوہ کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ قرآن مجید کو حَکَم بنائیں اور اپنے مسیح موعود ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہونے پر حلف اٹھائی ہے اور آخر میں اس رسالہ کو اپنے نمائندوں کے ہاتھ علماء ندوہ کے پاس بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

وجہ تالیف :۔اس رسالہ کے لکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ ندوۃ العلماء نے ۹-۱۰-۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو امرتسر میں جلسہ کے انعقاد کا اعلان کیا۔ اور حافظ محمد یوسف صاحب پنشنر نے جنکا ذکر اربعین ۳ میں آچکا ہے ۲ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام ایک اشتہار دیا جس کا ذکر کرکے حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس اشتہار میں

" وہ لکھتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ زبانی اس بات کا اقرار کر چکا ہوں کہ جن لوگوں نے نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ لوگ ایسے افتراء کے ساتھ جس سے لوگوں کو گمراہ کرنا مقصود تھا تیئیس برس تک (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام بعثت کا کامل زمانہ ہے) زندہ رہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور پھر حافظ صاحب اُسی اشتہار میں لکھتے ہیں کہ اُن کے اس قول کی تائید میں اُن کے ایک دوست ابو اسحٰق محمد دین نامی نے "قطع الوتین" نام ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس میں مدعیانِ کاذب

کے نام معہ مدّتِ دعویٰ تاریخی کتابوں کے حوالوں سے درج ہیں۔" (ص۹۲ جلد ہذا)

نیز اس اشتہار میں حافظ صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ یہ اقرار لکھ دیں کہ اگر ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں جو ابتدائے ۹ راکتوبر ۱۹۰۲ء سے بمقام امرتسر منعقد ہوگا شریک ہونے والے ہندوستان کے مشاہیر علماء رسالہ "قطع الوتین" میں پیش کردہ نظائر کو صحیح قرار دیدیں تو ایسی صورت میں آپ کو اُسی جلسہ میں توبہ کرنی چاہیئے۔ آپؑ نے اس مطالبہ کے جواب میں فرمایا کہ "میرا ان لوگوں پر حسنِ ظن نہیں اور نہ مَیں اُن کو متقی سمجھتا ہوں اور نہ عارفِ حقائقِ قرآن۔ پھر مَیں اُن کا حَکَم ہونا کس وجہ سے منظور کروں۔ ہاں اگر چند منتخب مولوی اُن میں سے بطور طالب حق قادیان میں آجادیں تو میں زبانی ان کو تبلیغ کر سکتا ہوں۔ (ص۹۵ جلد ہذا)

اور لکھا کہ رسالہ "قطع الوتین" میں جو جھوٹے مدعیانِ نبوت کی نسبت بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ اس وقت تک قابلِ اعتبار نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعویٰ پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جب تک اُسی زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افتراء اور جھوٹے دعوئے نبوت پر مرے اور اُن کا اُسوقت کے کسی مولوی نے جنازہ نہ پڑھا۔ اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے اور اُن کی اس تئیس سالہ وحی یعنی مفتریات کو پیش کرنا چاہیئے کہ وہ اب کہاں ہے۔ (ص۹۴ و ص۹۵ جلد ہذا)

حافظ صاحب کے اشتہار کا جواب دینے کے بعد آپ نے ندوہ کے علماء پر اتمام حجت کے لئے اپنے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ کو مع دلائل پیش کیا۔ اور قادیان سے ایام جلسہ میں امرتسر ایک وفد بھیجا جو مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی۔ مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہزاروی۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب کشمیری اور شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم پر مشتمل تھا۔ امرتسر پہنچکر وفد کو معلوم ہوا کہ حافظ محمد یوسف صاحب نے ندوہ والوں سے مشورہ کئے بغیر از خود اشتہار شائع کیا تھا۔ ندوہ کے سیکرٹری سے اس سے متعلق کوئی اجازت یا مشورہ نہیں لیا گیا تھا۔ لہٰذا وفد نے انفرادی رنگ میں لوگوں تک سلسلہ کا پیغام پہنچایا اور تحفۃ الندوہ لوگوں میں تقسیم کر کے اس کی خوب اشاعت کی۔

اعجاز احمدی

"اعجاز احمدی" ضمیمہ کتاب "نزول المسیح" مرقومہ ۱۶ر شعبان ۱۳۲۰ھ مطابق ۸ر نومبر ۱۹۰۲ء جس
کے ساتھ دس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار ہے ۱۵ر نومبر ۱۹۰۲ء کو شائع کی گئی۔

وجہ تالیف:۔ مُدّ ضلع امرتسر میں ایک گاؤں ہے۔ میاں محمد یوسف صاحب احمدی اپیل نویس بکٹ گنج مردان جو اس گاؤں کے رہنے والے تھے۔ جب اُن کے بھائی میاں محمد یعقوب صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو گاؤں والوں نے اُن کی سخت مخالفت کی اور ان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا تو انہوں نے اپنے بھائی میاں محمد یوسف صاحب کو مردان سے بلوایا۔ اور آخر کار گاؤں والوں کے ساتھ یہ طے پایا کہ وہاں ۲۹۔۳۰ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو مباحثہ ہو۔ اور میاں محمد یوسف صاحب کے اصرار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری کو وہاں بھجوا دیا۔ اور دوسری طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مناظر مقرر ہوئے۔ مُدّ کی آبادی اُن دنوں دو اڑھائی سو کے قریب تھی مگر ارد گرد دیہات سے شامل ہونے والے غیر احمدیوں کی تعداد چھ سات سو تک پہنچ گئی۔ مگر احمدی صرف تین چار تھے

مباحثہ ہُوا۔ مباحثہ کے دو دن بعد مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب معہ اپنے دوستوں کے ۲ر نومبر ۱۹۰۲ء کو واپس قادیان پہنچ گئے۔ اور مباحثہ کی مفصل روئیداد حضرت اقدسؑ کو سُنادی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے دورانِ مباحثہ میں ایک یہ اعتراض کیا تھا کہ مرزا صاحب کی ساری پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ دوسرے یہ کہا تھا کہ میں مرزا صاحب سے مباہلہ کیلئے تیار ہوں۔ تیسرے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے اس مطالبہ کے جواب میں کہ اگر حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا سمجھتے ہو تو اعجاز المسیح کا جواب کیوں نہ لکھا کہا تھا کہ میں چاہوں تو بڑی آسانی سے اس کا جواب لکھ سکتا ہوں۔ اس لئے حضرت اقدسؑ نے مناسب خیال فرمایا کہ ان باتوں کا جواب دیا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر مولوی ثناء اللہ اس بحث میں خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اِس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے

میری پیشگوئیوں کی تکذیب میں دروغگوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا ہے - اس لئے خدا نے مجھے اِس مضمون کے لکھنے کی طرف توجہ دلائی تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔" (ص۲ جلد ہذا)

اور فرمایا کہ اعجاز المسیح سے متعلق تو شاید کہہ دیں کہ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ ستّر دن کے اندر لکھی گئی اِس لئے مَیں نے خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ ایک سادہ قصیدہ بنانے کیلئے رُوح القدس سے میری تائید فرماوے جس میں مباحثہ مدّ کا بھی ذکر ہو - اور میری وہ دُعا منظور ہو گئی اور رُوح القدس سے ایک خارق عادت مجھے تائید ملی اور وہ قصیدہ پانچ دن میں ہی مَیں نے ختم کر لیا - اور اگر کوئی اور شغل مجبور نہ کرتا تو وہ قصیدہ ایک دن میں ہی ختم ہو جاتا -

مباحثہ ۲۹ - ۳۰ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا تھا اور ہمارے دوستوں کے واپس آنے پر ۸ر نومبر ۱۹۰۲ء کو اِس قصیدہ کا بنانا شروع کیا گیا - اور ۱۲ر نومبر ۱۹۰۲ء کو مع اس اردو عبارت کے ختم ہو چکا تھا - چونکہ مَیں یقین دل سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے تا وہ مخالف کو شرمندہ اور لاجواب کرے - اِس لئے مَیں اس نشان کو دس ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ مولوی ثناء اللہ اور اس کے مددگاروں کے سامنے پیش کرتا ہوں - (ص۱۴۶ جلد ہذا)

اور فرمایا :-

" اگر اِس تاریخ سے کہ یہ قصیدہ اور اردو عبارت اُن کے پاس پہنچے چودہ۱۴ دن تک اِسی قدر اشعار بلیغ فصیح جو اس مقدار اور تعداد سے کم نہ ہوں شائع کر دیں تو مَیں دس ہزار روپیہ انکو انعام دونگا - اُن کو اختیار ہو گا کہ مولوی محمد حسین صاحب سے مدد لیں یا کسی اور صاحب سے مدد لیں - اور نیز اس وجہ سے بھی اُن کو کوشش کرنی چاہیئے کہ میرے ایک اشتہار میں پیشگوئی کے طور پر خبر دی گئی ہے کہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک کوئی خارق عادت نشان ظاہر ہو گا اور گو وہ نشان اور صورتوں میں بھی ظاہر ہو گیا ہے لیکن اگر مولوی ثناء اللہ اور دوسرے مخاطبین نے اس میعاد کے اندر اس قصیدہ اور اِس اردو مضمون کا جواب نہ لکھا یا نہ لکھوایا تو یہ نشان اُن کے ذریعہ سے پورا ہو جائیگا۔" (ص۱۴۷ جلد ہذا)

اور اس کتاب کے آخر میں دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار شائع کیا جس میں آپ نے چودہ۱۴ دن کی بجائے بیس۲۰ دن مدت کر دی - اور فرمایا :-

انشاء اللہ ۱۶ر نومبر ۱۹۰۲ء کی صبح کو یہ رسالہ "اعجاز احمدی" مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس بھیجدونگا جو مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب لے کر جائیں گے۔ اور اسی تاریخ کو یہ رسالہ ان تمام صاحبوں کی خدمت میں جو اس قصیدہ میں مخاطب ہیں بذریعہ رجسٹری روانہ کرونگا .... ۱۷۔۱۸۔۱۹ر نومبر ۱۹۰۲ء تک بہرحال اُن کے پاس یہ قصیدہ پہنچ جائیگا۔ اب ان کی میعاد ۲۰ر نومبر سے شروع ہوگی۔ پس اس طرح ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء تک اس میعاد کا خاتمہ ہو جائیگا۔ پھر اگر بیس دن میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء کی دسویں کے دن کی شام تک ختم ہو جائیگی انہوں نے اس قصیدہ اور اردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہیئے کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کریں۔ لیکن اگر اب بھی مخالفوں نے عمداً کنارہ کشی کی تو نہ صرف دس ہزار روپے کے انعام سے محروم رہیں گے بلکہ دس لعنتیں اُن کا ازلی حصہ ہوگا۔" (صفحہ ۲۰۵ جلد ہذا)

نیز حضرت اقدس علیہ السلام نے بطور پیشگوئی تحریر فرمایا:۔

"دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں صادق ہوں تو کبھی ممکن نہ ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ اور اُن کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اُن کی قلموں کو توڑ دے گا اور اُن کے دلوں کو غبی کر دے گا۔" (صفحہ ۱۴۸ جلد ہذا)

اسی طرح قصیدہ میں آپ فرماتے ہیں ؎

فان اک کذابا فیأتی بمثلھا ٭ وان اک من ربّی فیغشی ویقبر

یعنی اگر میں جھوٹا ہوں تو وہ ایسا قصیدہ بنا لائیگا۔ اور اگر میں خدا کی طرف سے ہوں تو اس کی سمجھ پر پردہ ڈالا جائیگا اور روکا جائیگا۔ (صفحہ ۱۵۹ جلد ہذا)

میعاد گذر گئی اور علماء سے نہ انفرادی طور پر اور نہ اجتماعی طور پر اس کا جواب بن سکا اور پیشگوئی کے مطابق سچ مچ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل غبی کر دیئے اور اُن کے قلم توڑ دیئے

اور پیشگوئی (مندرجہ اشتہار تریاق القلوب) کہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ایک بڑا نشان ظہور میں آئیگا۔ بڑی آب و تاب سے پوری ہو گئی۔

مُدّ پر تباہی

مقام مُدّ جہاں مباحثہ ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی گئیں اور تکذیب اور استہزاء کا نشانہ بنایا گیا مباحثہ سے پانچ چھ ماہ بعد وہاں طاعون کا سخت حملہ ہوا۔ اور دو اڑھائی سو کی آبادی میں سے ایک سو بیس افراد طاعون سے ہلاک ہو گئے۔ اور اس گاؤں کی عورتوں نے مُلّاؤں کو سخت سُست کہا کہ انہوں نے مولوی ثناء اللہ وغیرہ کو بلوا کر مرزا صاحب کے حق میں سخت گوئی کی اور وبا پھیلی۔ (الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۳ء) اور اس کے متعلق قصیدہ میں حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی ؎

اری ارض مدّ قد ارید تبارھا ٭ وغادرھم ربّی کغصن تجذر

یعنی مَیں دیکھتا ہوں کہ مدّ کی تباہی کا وقت نزدیک آگیا ہے اور میرے ربّ نے انہیں کٹی ہوئی ٹہنی کی طرح کر دیا ہے۔ (صفحہ ۱۵۹ جلد ہذا)

دعوتِ مباہلہ کا جواب

اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی دعوتِ مباہلہ کا حضرت اقدس علیہ السلام نے (صفحہ ۱۲۱-۱۲۵ جلد ہذا) میں تفصیلی جواب دیا اور فرمایا:۔

"اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔" (صفحہ ۱۴۸ جلد ہذا)

مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک ناکام مکر

۱۹۲۳ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اعجاز احمدی کے عظیم الشان نشان کو مشتبہ کرنے کے لئے یہ چال چلی کہ ایک کتاب "شہادات مرزا" لکھی اور ایک ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چھ ماہ اس کے جواب کے لئے مدّت مقرر کی۔ کتاب پر ماہ اکتوبر لکھ دیا۔ لیکن یہ ظاہر نہ کیا کہ اکتوبر کی کس تاریخ کو شائع ہوئی اور احمدیوں سے اُسے مخفی رکھا گیا اور کسی احمدی کو نہ بھیجی۔ اور جب اُس کا دسمبر ۱۹۲۳ء کے آخر میں مجھ راقم الحروف کو علم ہوا۔ تو مَیں نے قادیان آکر اس کے متعلق فتویٰ دیا گیا

تو معلوم ہُوا کہ قادیان میں بھی کسی کو یہ کتابچہ نہیں بھیجا گیا - جب مجھے کتاب ملی تو میں نے چند روز میں اُس کا جواب لکھ کر قائم گنج (یو-پی) سے مکرم و محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو بھیجدیا اُس وقت آپ ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے - یہ جواب ماہ اپریل ۱۹۲۴ء کے رسالہ میں شائع ہُوا - اور "عرض حال" کے زیر عنوان آپ نے تحریر فرمایا :-

"برادر عزیز القدر خواجہ شمس فاضل سیکھوانی انسداد ارتداد ملکانہ میں حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مصروف ہیں - وہاں سے آپ دو چار روز کے لئے دارالامان تشریف لائے تو مجھ سے ذکر کیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے رسالہ "شہادات مرزا" کا ایک دوست نے ریل میں ذکر کیا تھا - اگر آپ کے پاس ہو تو مجھے دیدیں میں اس کا جواب لکھوں گا - مَیں نے کہا - یہاں قادیان میں کسی کے پاس نہیں - نہ مؤلف نے بھیجا ہے - خواجہ شمس نے کہا - اچھا اگر مجھے مل گیا اور ذرا بھی فرصت پائی تو آپکو جواب لکھ کر بھیجدونگا - چنانچہ برادر موصوف نے ۳۱ر جنوری ۱۹۲۴ء کو مجھے مسودہ جواب پہنچا دیا - جن لوگوں کو ذاتی طور پر خواجہ شمس صاحب کی مصروفیات کا علم ہے کہ دن رات وہ سفر اور بے اطمینانی اور بے سرو سامانی کی حالت میں رہتے ہیں وہ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ کس قدر تائید ربانی میرے فاضل دوست کے شامل حال تھی - نہ اپنے وقت پر اختیار رکھتے ہیں - کیونکہ جس وقت حکم ہو اور جہاں بھی حکم ہو فوراً ان کو اکثر پاپیادہ چل کر پہنچنا پڑتا ہے - پاس نہ کوئی کتاب رکھ سکتے ہیں - ایسی حالت میں سلسلہ احمدیہ کے پرانے دشمن کے مایۂ ناز سرمایہ عمر گذشتہ اعتراضات کا اس خوبی سے قلع قمع کرنا خراج تحسین لئے بغیر نہیں چھوڑتا - جزاہ اللہ احسن الجزاء -"

(ریویو آف ریلیجنز اردو ماہ اپریل ۱۹۲۴ء)

یہ رسالہ مارچ میں چھپ گیا اور اس کی ایک کاپی رجسٹری کرکے مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھیج دی گئی - یکم - دوم - سوم اپریل کو غیر احمدیوں کا قادیان میں جلسہ تھا - اس جلسہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فخریہ انداز میں "شہاداتِ مرزا" کا ذکر کیا کہ ایک ہزار روپیہ انعام مقرر ہے اور اب تک کسی نے اس کا جواب نہیں لکھا - اُسی وقت رسید رجسٹری دکھائی گئی - اور میر قاسم علی صاحب نے بآواز بلند کہا کہ جواب بھیجا جا چکا ہے - بس پھر گھگھی بندھ گئی - اور ایسا دم بخود ہُوا کہ کچھ بات نہ بن آئی - (الفضل ۸ر اپریل ۱۹۲۴ء)

کمالاتِ احمدیہ" کا مولوی ثناء اللہ سے جواب طلب کیا گیا مگر انہیں جواب لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لیکن اپنی خفت اور ندامت کو کم کرنے کے لئے "کمالاتِ احمدیہ" کی اشاعت کے آٹھ ماہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے "اہلحدیث ۵ر دسمبر" میں "ایک کھلی چٹھی" شائع کی جس میں انہوں نے لکھا :-

۱ - "چونکہ راقم مضمون نے اب تک انعام کا مطالبہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی طریق فیصلہ بتایا ہے اور نہ ہی مجھ سے پوچھا ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ وہ خود ہی اپنے جواب کو کمزور سمجھتے ہیں۔"

۲ - اور لکھا :- "کیا ممکن ہے کہ آپ ہی حلفیہ مؤکد بعذاب تا ایک سال فیصلہ کر دیں کہ جواب صحیح ہے یا غلط ہے ؟"

"الفضل" ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۳ء ص۲ میں میں نے اس کھلی چٹھی کا جواب دیتے ہوئے ۱ کے متعلق لکھا کہ :-

"مولوی صاحب کو معلوم ہوگا کہ جواب کی اشاعت سے پہلے اخبار فاروق کے ذریعہ مکرمی جناب میر قاسم علی صاحب نے دریافت کیا تھا کہ وہ شرائط جواب جن کے ماتحت وہ موعودہ رقم دینے والے ہیں لکھکر یا بذریعہ "اہلحدیث" طبع کر کے جلد میرے پاس بھیجدیں نیز منصف وغیرہ کے متعلق بھی لکھیں کہ کس کو منصف مقرر کیا جائیگا اور کن شرائط کے ماتحت وہ فیصلہ دیگا۔" (فاروق ۱۳ و ۲۰ مارچ ۱۹۲۳ء)

مگر مولوی صاحب نے اسکا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد ہم نے گذشتہ تجربات کی بناء پر اور نیز مرتے ہوئے کو مارنا مناسب نہ سمجھ کر انعام لینے کے مطالبہ پر اصرار نہ کیا۔ غور تو کرو کہ وہ شخص جو ایک انعامی کتاب لکھتا ہے اور پھر اسے اپنے ہمنواؤں میں چھپا کر رکھتا ہے اور بار بار مطالبہ کرنے پر بھی بھیجنے سے دریغ کرتا ہوا خلاف واقعہ لکھدیتا ہے کہ میں نے ایک رسالہ قادیان بھیجدیا تھا جس کے جواب میں قسم دی جاتی ہے (فاروق ۱۴ر مارچ ۱۹۲۴ء) تو جواب کچھ نہیں دیتا۔ آخر لکھا جاتا ہے کہ :-

"اگر یہ رسالہ بزعم خود لاجواب ہے تو کیوں نہیں بھیجتا۔ اب اگر رجسٹری کرا کر نہیں بھیجتا تو بذریعہ وی۔پی بھیجدے۔" (الفضل ۴ر مارچ ۱۹۲۴ء)

پھر ۶ مارچ کے فاروق میں مکرر لکھا جاتا ہے تو مخلوقِ خدا سے شرما کر ۷ مارچ کو وی۔پی ۹۵۰۸ آٹھ آنے کو رسالہ بھیجتا ہے۔ تو ایسے شخص سے ایک ہزار کا مطالبہ کرنا چیل کے گھونسلے سے گوشت تلاش کرنے والی بات نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر مولوی صاحب کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے بھی انہوں نے حدیث یخرج فی اٰخر الزمان دجال پر "اہلحدیث" ۶ جنوری ۱۹۲۲ء میں ایک انعام مقرر کیا تھا۔

"کہ اگر تم مرزا صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷ کسی کتاب سے دکھا دو تو لدھیانہ کا تین سو روپیہ تم سے لیا ہوا واپس کرنے کا وعدہ لکھا لو۔"

جب الفضل ۹ جنوری ۱۹۲۲ء میں کرمی و مخدومی جناب قاضی محمد اکمل صاحب کی طرف سے یہ چیلنج منظور کیا گیا تو انہیں بغلیں جھانکنے اور ادھر اُدھر کی باتیں اور چیلنج کے الفاظ تبدیل کرنے کے سوا اور کچھ نہیں سوجھا تھا۔

مولوی صاحب خدا تعالیٰ کے پہلوان کی طرح انعام مقرر کرنا چاہتے ہیں جن سے اُنکو کوئی نسبت نہیں "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"۔ دیکھو حضرت حجۃ اللہ علی الارض نے جب "اعجاز احمدی" پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا تو ایک خاص شخص کے ہاتھ کتاب کو مولوی صاحب کے پاس پہنچایا۔ اور پھر ساتھ ہی اس کے صفحہ ۳۷ پر لکھدیا:۔

"خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا اور اُن کے دلوں کو غبی کردیگا۔"

یعنی مدت معینہ کے اندر وہ کچھ بھی اس کتاب کا جواب نہیں لکھ سکیں گے۔ پس اس وقت مولوی صاحب اور اُن کے رفقاء سے یہ نہ ہوسکا کہ وہ غلط یا صحیح جواب لکھ دیں۔

پس مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ہم نے مطالبۂ انعام پر زور نہیں دیا۔ اور اس سے ہمارے جواب کی کمزوری نہیں بلکہ مضبوطی ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم نے پبلک پر چھوڑا ہے کہ وہ دونو کتابوں کو پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ کس کی کتاب میں اصل حقیقت پائی جاتی ہے اور کس نے مزورانہ کارروائی کی ہے۔ اگر مولوی صاحب کو اپنی کتاب کے لاجواب ہونے پر اعتماد تھا اور انعام کا فیصلہ کروانا چاہتے تھے تو آٹھ مہینے تک کیوں خاموش رہے اور اب نویں مہینے میں آکر کس چیز نے اُن کے اندر قلق اور اضطراب پیدا کردیا جس کی وجہ سے وہ مذکورہ بالا چند کلمات لکھنے

پر مجبور ہوئے۔

پھر مولوی صاحب کو چاہیئے تھا کہ آپ اُس وقت یہ عذر پیش کرتے جب خاکسار نے الحکم، راگست ۱۹۲۲ء میں لکھا تھا۔

" اب ہم مولوی صاحب کو کمالاتِ احمدیہ کے جواب کی طرف مکرر توجہ دلاتے ہیں اور چیلنج دیتے ہیں کہ اگر اُن میں کچھ جرأت وہمّت باقی ہے تو اس کا جواب لکھیں۔"

اُس وقت بھی آپ نے مقابلۃً ایک حرف نہ لکھا۔ اصل بات یہ ہے کہ مولوی صاحب کو اس بات پر حسرت ہے کہ ہم نے کیوں چھ ماہ کے اندر اُن کے زعم کے برخلاف اور ان کی تمام تدبیروں پر پانی پھیرتے ہوئے مکمل و مدلّل جواب شائع کرکے اُن کے پاس پہنچا دیا۔ اور شائع کرنے سے پہلے اس تھوڑی سی مدّت کو جس میں ہمیں وہ رسالہ ملا منصف وغیرہ کی شرائط طے کرنے میں کیوں ضائع نہ کر دیا۔

اور ۲ یعنی حلف مؤکد بعذاب اُٹھانے کا مَیں نے یہ جواب دیا۔

" حضرت دوسروں سے حلف اٹھوانے کی ضرورت نہیں۔ اعتراضات آپ کے ہیں۔ جوابات میرے ہیں۔ مَیں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ ہی حلف مؤکد بعذاب ایک سال تک اس بات پر اٹھائیں کہ جوابات غلط ہیں اور ان جوابوں سے اعتراضات سارے کے سارے ویسے ہی قائم ہیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ منجانب اللہ ہونے کا غلط ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ کہ آپ نے خدا تعالےٰ پر افتراء کیا ہے۔

نیز مَیں نے تو آپ کی کتاب کا جواب دیتے ہوئے کمالاتِ احمدیہ کے صفحہ ۳۶ پر الہامات کے اصل الفاظ لکھ کر مباہلہ کے لئے لکھا تھا جس سے آپ کی رُوح قبض ہوتی ہے۔ اگر آپ اپنے آپ کو صادق و راستباز سمجھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعویٰ الہام میں (نعوذ باللہ) مفتری خیال کرتے ہیں تو کیوں مباہلہ کیلئے میدان میں نہیں آتے یا کیوں حلف مؤکد بعذاب حسب شرائط نہیں کھاتے۔"

مولوی صاحب کو آخر دم تک "کمالاتِ احمدیہ" کا ردّ لکھنے کی جرأت نہ ہوئی اور اسطرح "اعجاز احمدی" کے نشان کو مشتبہ کرنے کے لئے اُن کا مکر رائیگاں گیا۔ اور اس سے صادق اور کاذب میں ایک نمایاں فرق ظاہر ہوگیا۔

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی

کے مباحثہ پر

مسیح موعود حَکَمِ ربّانی کا ریویو

نومبر ۱۹۰۲ء میں بٹالوی اور چکڑالوی کے مابین مباحثہ ہوا۔ (مباحثہ کی تفصیلات کیلئے ملاحظہ ہو اشاعۃ السنۃ جلد ۱۹ ۵ صفحہ ۱۴۱-۲۳۱) مولوی عبداللہ صاحب چکڑالہ ضلع میانوالی کے رہنے والے تھے۔ اور اپنے آپکو اہلِ قرآن کہتے تھے۔ اور حجیّت حدیث کے منکر تھے۔ اور اُن کے مدمقابل مولوی محمد حسین بٹالوی حدیث کو قرآن پر بھی قاضی ٹھہراتے تھے۔ گویا چکڑالوی صاحب نے احادیث کے بارے میں تفریط کا اور مولوی بٹالوی صاحب نے افراط کا راستہ اختیار کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کے مباحثہ پر محاکمہ کرتے ہوئے اِس رسالہ میں تحریر فرمایا:۔

" مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کے لئے تین چیزیں ہیں۔

(۱) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے .....

(۲) سنّت اور سنّت سے مراد ہماری صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی .....

(۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ یعنی وہ آثار جو قصّوں کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریبًا ڈیڑھ سو برس کے بعد مختلف راویوں کے ذریعہ سے جمع کئے گئے .....

پس مذہب اسلم یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہلحدیث کی طرح حدیثوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہیں ..... اور نہ حدیثوں کو مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے عقیدہ کی طرح محض لغو اور باطل ٹھیرایا جائے۔ بلکہ چاہیئے کہ قرآن اور سنّت کو حدیثوں پر قاضی سمجھا جائے۔ اور جو حدیث

قرآن و سنّت کے مخالف نہ ہو اس کو بسروچشم قبول کیا جائے۔یہی صراطِ مستقیم ہے۔"
(صفحہ ۲۱۱-۲۱۲ جلد ہذا)

فقہ احمدیہ کا بنیادی اصول ۔حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اُسپر وہ عمل کریں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنّت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور اگر بعض موجودہ تغیّرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اِس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں۔ لیکن ہوشیار رہیں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں۔ ہاں جہاں قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پادیں تو اس حدیث کو چھوڑ دیں .... اور چاہیئے کہ نہ وہ مولوی محمد حسین کے گروہ کی طرح حدیث کے بارہ میں افراط کی طرف جھکیں اور نہ عبداللہ کی طرح تفریط کی طرف مائل ہوں۔ بلکہ اس بارہ میں وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لیں۔" (صفحہ ۲۱۲-۲۱۳ جلد ہذا)

مواھب الرحمٰن

مصری جریدہ "اللواء" کے ایڈیٹر مصطفےٰ کمال پاشا کو انگریزی زبان میں ایک اشتہار ملا جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور آپ کے اور آپکے کامل متبعین کے طاعون سے حفاظت سے متعلق وعدۂ الٰہی کا ذکر تھا۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ کے اس وعدۂ حفاظت کی بناء پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اور میرے الدار میں رہنے والوں کو طاعون کے ٹیکا کے لگوانے کی ضرورت نہیں۔ اسپر اس مصری اخبار کے ایڈیٹر نے یہ اعتراض کیا کہ آپ نے ٹیکا کی ممانعت کرکے ترکِ اسباب کیا ہے اور دوا نہ کرنے کو مدارِ توکّل قرار دیا ہے۔ اور یہ امر قرآن مجید کے مخالف اور آیت لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کے منافی ہے اور توکّل کے بھی خلاف ہے۔ اِس اعتراض کے جواب میں

حضرت اقدس علیہ السلام نے عربی زبان میں "مواھب الرحمٰن" کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی - جو جنوری ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں ایڈیٹر مذکور کے اعتراض کا مفصل و مدلل جواب دیتے ہوئے اپنے عقائد اور جماعت کے لئے تعلیم اور ان نشانات کا بھی ذکر فرمایا ہے جو گذشتہ تین سال میں ظاہر ہوئے تھے اور عقائد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:—

" ومن عقائدنا ان عیسیٰ ویحییٰ قد ولدا علی طریق خرق العادۃ ۔"

یعنی ہمارے عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ خرق عادت کے طور پر پیدا ہوئے تھے ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بلا باپ ولادت اور اس کی حکمت کا تفصیل سے ذکر فرما کر آخر میں یہ فیصلہ دیا کہ اہل بصیرت کے نزدیک قرآن اور انجیل کی شہادت کی رُو سے دو میں سے ایک بات ماننے کے سوا چارہ نہیں ۔

" اما ان یقال ان عیسیٰ خلق من کلمۃ اللّٰہ العلام او یقال ونعوذ باللّٰہ انہ من الحرام ۔ " (ص ۲۹۶ جلد ۱۹)

یعنی یا تو یہ مانا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے پیدا ہوئے ہیں یا نعوذ باللہ یہ کہا جائے کہ آپ کی پیدائش ناجائز تھی ۔ اور ان لوگوں پر آپ نے تعجب کا اظہار فرمایا ہے جو حضرت عیسیٰ کی بلا باپ پیدائش کو ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ اور یوسف کے نطفہ سے اس کی ولادت مانتے ہیں ۔ حالانکہ ان کی بلا باپ پیدائش ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک علامت کے طور پر تھی ۔

نسیم دعوت

اوائل ۱۹۰۳ء میں قادیان کے بعض نو مسلم دوستوں نے محض ہمدردی اور خیر خواہی کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مشورہ کئے بغیر "آریہ سماج اور قادیان کا مقابلہ" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں نہایت تہذیب اور متانت اور شائستگی سے آریوں ہندوؤں اور سکھ اصحاب کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ دعا اور مباہلہ یا ایک مذہبی کانفرنس کے ذریعہ سے اپنے اپنے مذہب کی صداقت کا اظہار کریں ۔ (تذکرۃ المہدی حصہ دوم بحوالہ الحکم ۱۷ر فروری ۱۹۰۳ء)

۸ رفروری کو آریہ سماج نے اس اشتہار کے جواب میں ایک اشتہار نہایت گندہ اور گالیوں سے بھرا ہوا شائع کیا۔ اس اشتہار میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اعتراضات کے پیرایہ میں توہین و تحقیر کے سخت الفاظ لکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے معزز احباب کی نسبت زبان درازی کی اور گندی گالیاں استعمال کیں جنکا نمونہ حضرت اقدس علیہ السلام نے نسیم دعوت میں دیا ہے۔ (دیکھو ص۳۶۴ جلد ہذا)

ان کے سخت الفاظ اور گندی گالیوں کو دیکھتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام کا دل تو یہی چاہتا تھا کہ ایسے گندہ دہن لوگوں سے خطاب نہ کیا جائے۔ مگر وحی خاص سے آپ کو اس کا جواب لکھنے کے لئے حکم دیا گیا۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے اپنی وحی خاص سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اس تحریر کا جواب لکھ اور میں جواب دینے میں تیرے ساتھ ہوں۔ تب مجھے اس مبشر وحی سے بہت خوشی پہنچی کہ جواب دینے میں میں اکیلا نہیں۔ سو میں اپنے خدا سے قوت پا کر اٹھا۔ اور اس کی تائید سے میں نے اس رسالہ کو لکھا۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے تائید دی میں نے یہی چاہا کہ ان تمام گالیوں کو جو میرے نبی مطاعؐ کو اور مجھے دی گئی ہیں نظر انداز کر کے نرمی سے جواب لکھوں۔ اور پھر یہ کاروبار خدا تعالیٰ کے سپرد کر دوں۔"

(صفحہ ۳۶۳-۳۶۴ جلد ہذا)

اشتہار میں آریہ سماجیوں نے نومسلموں کے متعلق یہ اعتراض کیا تھا کہ ان کا مسلمان ہونا اس وقت صحیح ہوتا جب وہ چاروں وید پڑھ کر آریہ دھرم کا اسلام سے مقابلہ کرتے۔ حضرت اقدسؑ نے اس اعتراض کا مسکت و مدلل اور الزامی جواب دیتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ تبدیلی مذہب کے لئے کسقدر علم ہونا ضروری ہے؛ فرمایا کہ تبدیلی مذہب کے لئے تمام جزئیات کی تفتیش کچھ ضروری نہیں۔ صرف تین باتوں کا دیکھنا ضروری ہے۔ اوّل یہ کہ اس مذہب میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے یعنی اس کی توحید۔ قدرت۔ علم۔ کمال اور عظمت۔ سزا اور رحمت اور دیگر لوازم اور خواص الوہیت کی نسبت کیا بیان کیا ہے۔ دوم ہر نفس انسانی نیز بنی نوع اور قوم کے بارے میں وہ کیا تعلیم دیتا ہے۔ سوم کیا وہ مذہب کوئی مردہ اور فرضی خدا تو نہیں پیش کرتا جو محض قصوں کہانیوں

کے سہارے پر مانا گیا ہو۔ (دیکھو صفحہ ۳۷۳-۳۷۴ جلد ہذا)

ان اصولی امور کا ذکر کرنے کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے بڑی تفصیل سے عیسائیوں اور آریہ سماج کے عقائد کا اسلام کے عقائد سے مقابلہ کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ تینوں قسم کی خوبیاں صرف اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ پھر آریہ سماج کے بعض دیگر اعتراضات کا بھی جواب دیا ہے۔ اور مسئلہ نیوگ پر بھی بحث کی ہے۔

یہ رسالہ ۲۸ر فروری ۱۹۰۳ء کو ایک ہفتہ کے اندر اندر تصنیف و طبع ہو کر عین اس وقت شائع ہوا جبکہ قادیان کی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ (۲۸ر فروری و یکم مارچ ۱۹۰۳ء) ہو رہا تھا۔

سناتن دھرم

یکم مارچ ۱۹۰۳ء کو پنڈت رام بھجدت صاحب پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے "نسیم دعوت" میں مسئلہ نیوگ کے متعلق پڑھ کر اپنی آخری تقریر میں حضرت اقدسؑ کا ذکر کر کے کہا کہ

"اگر وہ مجھ سے اس بارے میں گفتگو کرتے تو جو کچھ نیوگ کرانے کے فائدے ہیں۔ مَیں سب اُن کے پاس بیان کرتا۔" (صفحہ ۴۶۱ جلد ہذا)

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نیوگ کے بارے میں ایک ذمہ دار آریہ سماجی لیڈر کی یہ رائے سُن کر ۸ر مارچ ۱۹۰۳ء کو یہ مختصر رسالہ "سناتن دھرم" شائع فرمایا۔ اور مسئلہ نیوگ کے خلافِ غیرت اور خلافِ فطرت انسانی ہونے اور اس کی قباحتوں کا ذکر فرمایا اور ساتھ ہی سناتن دھرمیوں کی ان الفاظ میں تعریف فرمائی:-

"اور اس جگہ مجھے محض سچائی کی حمایت سے جو میرا فرض ہے اس قدر اور کہنا پڑا ہے کہ سناتن دھرم والے ان کی چند باتوں کو الگ کر کے آریہ سماجیوں سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔ وہ اپنے پرمیشر کی اس طرح بے حرمتی نہیں کرتے کہ ہم انادی اور غیر مخلوق ہونے کی وجہ سے اس کے برابر ہیں۔ وہ نیوگ کے قابلِ شرم مسئلہ کو نہیں مانتے۔ وہ اسلام پر بیہودہ اعتراض نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ

اسلام کی باتیں سب قوموں میں مشترک ہیں۔ وہ اکثر ملنسار ہیں۔ اُن میں خطرناک شوخی اور تیزی نہیں ہے .... بعض آریہ صاحبوں کی شوخی حد سے بڑھ گئی ہے یہی شوخی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ وہ بوٹی ہے جس کی جڑھ نہیں۔"

(صفحہ ۴۷۴-۴۷۵ جلد ہذا)

اور فرماتے ہیں :-

"سناتن دھرم والے صرف گذشتہ اوتاروں سے محبت نہیں رکھتے بلکہ اِس کلجگ کے زمانہ میں وہ ایک آخری اوتار کے بھی منتظر ہیں جو زمین کو گناہ سے پاک کردے گا۔ پس کیا تعجب ہے کہ کسی وقت خدا کے نشانوں کو دیکھ کر سعادت مند انکے خدا کے اِس آسمانی سلسلہ کو قبول کریں۔ کیونکہ اُن میں ضد اور ہٹ دھرمی بہت ہی کم ہے۔" (حاشیہ صفحہ ۴۷۵ جلد ہذا)

پھر تبدیلیٔ مذہب کے لئے جن تین باتوں کا "نسیم دعوت" میں ذکر ہے اُن کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا ہے۔ سو یہ مختصر رسالہ درحقیقت رسالہ "نسیم دعوت" کا تتمہ ہے۔

اب ہم ذیل میں اس جلد کا انڈکس بطور خلاصہ مضامین درج کرتے ہیں۔

خاکسار

جلال الدین شمس

۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء

انڈیکس مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انڈکس روحانی خزائن

جلد ـــــ ۱۹

ـــــ : (بصورت خلاصہ مضامین) : ـــــ

الف

اللہ تعالیٰ

۱ - خدا تعالیٰ جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں۔ صـ۲

۲ - خدا تعالیٰ بغیر رعایت اسباب کے بھی رحمت نازل کر سکتا ہے - وہ عجیب قادر ہے - اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ صـ۲

۳ - دنیا پر اس کے غضب کے مستولی ہونے کے وقت اس کا قہر ظالموں پر جوش مارتا اور اس کی آنکھ خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے۔ صـ۳

۴ - اس کی خارق عادت قدرتیں -

(الف) انہی کیلئے ظاہر ہوتی ہیں جن کو یقین اور محبت اور اس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے - اور نفسانی عادتوں سے باہر کئے گئے ہیں - صـ۳ و صـ۲۳۱

(ب) وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے - خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے - صـ۱۱ و صـ۲۳۱

۵ - قادر و قیوم خالق الکل خدا اور اس کی دوسری صفات اور اس کی مختلف تجلیات کی اصل وغیرہ - صـ۱۰-۱۱

۶ - ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی ایک قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے - صـ۱۱

۷ - رحمت کے نشان دکھانا قدیم سے خدا تعالیٰ کی عادت ہے - اور اس عادت سے حصہ لینے کا طریق یہ ہے کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے - صـ۱۱

۸ - خدا تعالیٰ کی انسان کے پاتال تک نظر ہے - صـ۱۲

۹ - جب سے خدا تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا ہے -

اور اب بھی دکھلائیگا۔ صـ۲۰

۱۰۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی۔جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کرکے بھیجا اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ صـ۲۰

۱۱۔ زبردست قدرتوں کا مالک خدا۔ اُس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہو۔ صـ۲۰

۱۲۔ خدا وہ ہے جس نے بیشمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا۔ اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ صـ۲۱

۱۳۔ وہ دعا کے بارہ میں رحم سے نیک انسان کے ساتھ دوستوں کی طرح معاملہ کرتا ہے۔ حاشیہ صـ۲۱

۱۴۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی اور اُس کی طرف دعوت۔ صـ۲۱-۲۲

۱۵۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اُس کے ہوگئے ہیں۔ صـ۲۱

۱۶۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو۔ وہ تمہارا ہر ایک قدم میں مددگار ہے۔ صـ۲۲

۱۷۔ <u>اللہ تعالیٰ کے امتحان کے دو طریقے۔</u>

(۱) جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے اُس پر دنیا کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دین سے بے نصیب اور مفلس ہوتا ہے۔

(۲) کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے نامراد رکھا جاتا ہے۔ پہلی قسم کا امتحان خطرناک ہوتا ہے کہ وہ انسان کو مغرور کر دیتا ہے۔ مگر دونوں فریق مغضوب علیہم ہوتے ہیں۔ صـ۲۳-۲۴

۱۸۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ صـ۲۴

۱۹۔ <u>خدا کی راہ</u> کیا ہی دشوار گذار ہے۔ پر اُن کیلئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں۔ وہ اپنے محبوب کیلئے آگ میں جلنے کے لئے تیار ہوتے ہیں پھر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے۔ صـ۲۵

۲۰۔ زمین و آسمان کی ہر ایک چیز اس کی اطاعت کر رہی ہے۔ ایک پتّہ بھی بجز اس کے امر کے گر نہیں سکتا۔ اور بجز اس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفا دے سکتی ہے صـ۳۲ و صـ۲۲

۲۱۔ زمین پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی تصرفات موجود ہیں۔ صـ۲۹

۲۲۔ قرآن اس خدا کو پیش کرتا ہے جو اس زندگی

دنیا میں راستبازوں کا منجی اور آرام دہ ہے مگر
انجیل کے خدا کی بادشاہت ابھی دنیا میں نہیں
آئی ۔ ص ۴۴

۲۳ ۔ تمام الٰہی کتابوں میں خدا تعالیٰ کی یہ قدیم سنت
ہے کہ جب وہ ایک قوم کو ایک کام سے منع
کرتا ہے یا اس کی رغبت دیتا ہے تو اس کے
علم میں یہ مقدر ہوتا ہے کہ بعض اس کام کو کرینگے
اور بعض نہیں ۔ ص ۴۶

۲۴ ۔ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کی مخالفت کرنے والا اپنے
مقاصد میں صرف نامراد ہی نہیں رہتا بلکہ مر کر
جہنم کی راہ لیتا ہے ۔ ص ۵۸

۲۵ ۔ ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا
بنایا ۔ ص ۹۰

۲۶ ۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں بواسطہ اسباب اور
بلاواسطہ اسباب تصرف کرتا ہے ۔ ص ۲۲۸

۲۷ ۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ آنکھیں اس کی کنہ
قدرت کو نہیں پا سکتیں اور نہ آواز اس کی حد
بست کر سکتی ہیں ۔ وہ مادہ اور ہیولیٰ کا محتاج
نہیں ۔ وہ بیماروں کو بغیر دوا شفا دیتا اور
بچوں کو بغیر باپ کے پیدا کرتا ہے ۔ جس میں
چاہتا ہے تاثیر رکھ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے
چھین لیتا ہے ۔ ص ۲۲۸

۲۸ ۔ ہمارا خدا واحد قدیم ازلی خدا ہے ۔ ص ۲۳۰

۲۹ ۔ اللہ تعالیٰ کی رؤیت اس دنیا میں نشانوں کے
ذریعہ ہوتی ہے ۔ ص ۲۷۵

۳۰ ۔ اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بجز اس کے صدق اور
فروتنی کے راضی نہیں ہوتا ۔ ص ۲۷۶

۳۱ ۔ قادر سچے کامل خدا کے آگے جس کے ہاتھ سے
ہر ایک رُوح اور ہر ایک ذرّہ مخلوقات کا پیدا
ہوا ۔ ہماری رُوح اور ذرّہ ذرّہ وجود کا سجدہ
کرتا ہے ۔ ص ۳۶۳ و ص ۳۹۱

۳۲ ۔ اللہ تعالیٰ سے متعلق عیسائیوں اور آریوں اور قرآن شریف
کی تعلیم

عیسائیوں کے نزدیک کامل خدا حضرت عیسیٰؑ ہیں ۔
مسیح کی الوہیت کو مدنظر رکھ کر اس عقیدہ کی خرابیوں
کا بیان اور اس پر اعتراضات ۔ خلاصہ کلام یہ کہ
عیسائی مذہب توحید سے تہیدست اور محروم ہے
ان کا خدا اسرائیلی عورت کا ایک بیٹا ہے جو نہ
قادر تھا نہ علیم تھا ۔ اسکے معجزات دوسرے انبیاء
کے معجزات سے بڑے نہ تھے ۔ اس کی بلا باپ
ولادت میں کوئی ایسا عجوبہ نہیں جو اس کی خدائی
پر دلالت کرے ۔ مسیح کی پیشگوئیوں پر یہودی اب
تک ہنستے ہیں اور بعض پیشگوئیوں کا ذکر ۔ پھر
اسے علم غیب نہ تھا اور اسکی مثالیں اور پھر اس پر موت
بھی آئی اور خدا پر ہرگز موت نہیں آسکتی اور نہ وہ
علم غیب سے محروم ہو سکتا ہے ۔ ص ۲۷۶ ۔ ۲۸۲

آریہ سماج بھی (ا) بیچکال واحد لاشریک خدا کو نہیں مانتے - وہ ذرہ ذرہ کو خدا تعالیٰ کی ازلیت کی صفت میں شریک قرار دیتے ہیں اور خدا کی طرح رُوح اور پرمانو کو بھی اپنی تمام قوتوں کے ساتھ قدیم اور انادی اور اپنے وجود کے آپ ہی خدا مانتے ہیں - اس عقیدہ سے نہ توحید نہ خدا کی عظمت باقی رہتی ہے بلکہ اس کی شناخت پر بھی کوئی دلیل قائم نہیں ہوسکتی - ص ۳۸۲ - ۳۸۳

(ب) خدا کی قدرت میں جو ایک خصوصیت ہے جس سے وہ خدا کہلاتا ہے وہ روحانی و جسمانی قوتوں کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے - لیکن آریوں کے نزدیک ارواح اور اجسام کے گُن اور خواص اور عجیب قوتیں انادی اور خود بخود ہیں کیونکہ کوئی چیز اپنی قوتوں سے الگ نہیں رہ سکتی - آریوں کے اس عقیدہ کی تردید رُوحوں میں قوتِ عشقی کی مثال سے - اور یہ قوتِ عشقی اس لئے رُوح میں رکھی گئی ہے تا وہ اپنے محبوب حقیقی سے جو اس کا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری طاقت اور سارے جوش سے پیار کرے - نیز پرمیشر کا بھگتی اور عبادت اور نیک اعمال کے لئے مؤاخذہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اُس نے خود محبت اور اطاعت کی قوتیں انسان کی رُوح کے اندر رکھی ہیں - باہمی کشش کیلئے کسی قسم کا اتحاد ہونا ضروری ہے - اسی لئے خدا کو پہلی کتابوں میں استعارہ کے طور پر پتا یعنی باپ قرار دیا - قرآن میں بھی فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم اور اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض فرمایا - اس میں اشارہ ہے کہ انسانی رُوح کو خدا سے کوئی بھاری علاقہ ہے -

آریوں کے مقابلہ میں سناتن دھرم کا اصول اگر زوائد کو الگ کر دیا جاوے یہی ہے کہ ہر ایک چیز پرمیشر کے ہی ہاتھ سے نکلی ہے اور مخلوق کا خدا سے حقیقی تعلق تبھی ٹھیرتا ہے جب مخلوق خدا کے ہاتھ سے نکلنے والی ہو - ص ۳۸۳ - ۳۸۸

نیز دیکھو "سناتن دھرم" اور "وید"

(ج) اگر خدا کو قادر نہ مانا جائے تو پھر اس سے دعا کی بھی ضرورت نہیں - کیونکہ دعاؤں کی قبولیت اس بات پر موقوف ہے کہ خدا تعالیٰ جب چاہے ذرات اجسام یا ارواح میں وہ قوتیں پیدا کردے جو اُن میں موجود نہ ہوں - مثال کے طور پر طاعون سے بچنے کے لئے دُعا کا ذکر اور خدا تعالےٰ نے طاعون کی زہر سے بچنے کی خاصیت ہم میں اور میرے گھر کی چاردیواری میں خدا کے فرمانبرداروں میں پیدا کردی - ص ۳۹۱ - ۳۹۴

(د) آریہ صاحبان اقراری ہیں کہ اُن کے پرمیشر کے لئے اپنے فیضِ الوہیت میں کمالِ تام حاصل نہیں

کیونکہ وہ ہمیشہ ناقص طور پر لوگوں کو مکتی خانہ میں داخل کرتا اور پھر کچھ مدت کے بعد ناکردہ گناہ کو مکتی خانہ سے باہر نکال لیتا ہے۔ اس لئے اُس کی سزا اور رحمت کا قاعدہ بھی خود غرضی کی آمیزش اپنے اندر رکھتا ہے اور اسکی تفصیل اور اس قسم کی مکتی پر اعتراضات ص ۲۹۵-۲۹۸

(ھ) آریہ سماجیوں کا دعویٰ ہے کہ وید میں عناصر پرستی اور ستارہ پرستی کی تعلیم نہیں۔ توحید کی تعلیم ہے۔ لیکن قدیم مذہب سناتن دھرم کا بیان ہے کہ ضرور عناصر پرستی کی تعلیم وید میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ قدیم سے آریہ ورت میں آگ پانی ہوا سورج چاند وغیرہ کے پرستار موجود رہے ہیں۔ ص ۲۹۸۔ دیکھو "وید"

(و) آریوں کا اعتراض مسلمان بادشاہوں پر کہ انہوں نے ہمارے بزرگوں کو جبراً بت پرستی چھڑوا کر مسلمان بنایا تھا صاف بتا رہا ہے کہ اب تک آریہ صاحبوں کو بت پرستی سے بہت پیار ہے عملی طور پر توحید سے کچھ تعلق ثابت نہیں ہوتا۔ ص ۴۰۶

(ز) آریہ صاحبان کا عقیدہ ہے کہ پرمیشر نے زمین و آسمان اور ان کی کسی چیز کو پیدا نہیں کیا۔ صرف موجودہ چیزوں کو جو قدیم سے تھیں جوڑ جاڑ دیا۔ مگر خدا تعالیٰ مخلوق کے لئے نہ کسی مادہ کا محتاج ہے اور نہ وقت کا۔ بڑے بڑے اجرام سماوی مع اپنی عظمت اور عجائبات کے صرف ارادہ الٰہی اور اس کے اشارہ سے معرض وجود میں آ گئے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے صدہا امور خارق عادت دیکھے ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارا خدا قادر مطلق ہے اور کسی مادہ کا محتاج نہیں۔ سُرخ سیاہی کے نشانوں والے کشف کا ذکر حاشیہ ص ۲۲۴-۲۲۷ دیکھو "کشف"

(ح) آریوں کا یہ اصول کہ دنیا کے لئے ایک ازلی ابدی سلسلہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ لیکن پرمیشر ہمیشہ سنسکرت زبان میں اور آریہ ورت میں آسمانی کتاب پیدائش کے ابتدا میں بھیجتا رہا ہے تین طور سے غلط ہے۔

اوّل خدا تعالیٰ کی رحمتِ عامہ کے برخلاف ہے یعنی جس حالت میں دنیا میں مختلف بلاد اور مختلف زبانیں پائی جاتی تھیں اور ایک ملک کے باشندے دوسری قوم کی زبان سے ناآشنا اور ایک ملک دوسرے ملک کے وجود سے بے خبر تھا اس صورت میں ہمیشہ اور کروڑہا برسوں سے آسمانی کتاب کو ایک ہی ملک تک محدود رکھنا بخشش پات ہونے کے علاوہ خدا کی اس رحمت کے برخلاف ہے جو اس کے ربّ العالمین ہونے کی شان کو زیبا ہے اور اس کے برخلاف قرآن شریف کا یہ بیان نہایت

معقول اور قرین انصاف ہے وان من امّة
الاخلا فیھا نذیر اور یتلوا صحفاً مطھرۃ
فیھا کتب قیّمۃ۔ یعنی خدا نے پہلے متفرق
طور پر ہر ایک امت کیلئے جُدا جُدا دستور العمل
بھیجا۔ پھر چاہا کہ جیسے خدا ایک ہے وہ بھی
ایک ہو جائیں تب سب کو اکٹھا کرنے کیلئے
قرآن بھیجا اور اُسے اُم الالسنہ یعنی زبان عربی
میں نازل کیا اور خبر دی کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے
جب خدا تمام قوموں کو ایک قوم اور سب
ملکوں کو ایک ملک اور تمام زبانوں کو ایک
زبان بنا دیگا۔ تا پیدائش کا دائرہ پورا ہو جائے۔
اور تا ایک ہی خدا ہو اور ایک ہی نبی اور ایک
ہی دین ہو۔

دوسرا پہلو اعتراض کا یہ ہے کہ اگر بفرض
محال وید کل دنیا کے لئے آیا ہے اور خدا تعالیٰ
نے دوسرے ملکوں اور قوموں کو اپنے شرف
مکالمہ سے ہمیشہ کے لئے محروم رکھا ہے۔ اس
صورت میں پرمیشر کو اس قدر تو چاہیئے تھا
کہ وہ زبان اختیار کرتا جو تمام زبانوں کی
ماں ہو اور زندہ زبان ہو۔ نہ سنسکرت
کو کہ کسی طرح وہ ام الالسنہ نہیں کہلا سکتی
اور نہ وہ زندہ ہے بلکہ مدت ہوئی مر گئی
اور کسی ملک میں وہ نہیں بولی جاتی۔ ہاں
یہ درجہ ام الالسنہ ہونے کا عربی زبان کو حاصل ہے۔

تیسری وجہ اس اصول کے غلط ہونے کی
یہ ہے کہ وہ وید کے بعد وحی الہٰی کا دروازہ
بند سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ قریباً
ہر روز خدا تعالیٰ ہم سے کلام کرتا ہے۔ اور
اپنے اسرار غیب اور علوم معرفت سے مطلع فرماتا
ہے جس عالی شان وحی سے خدا نے ہمیں مشرف
کیا ہے۔ ہم وید میں اس کا نمونہ نہیں دیکھتے۔
اور مختلف زبانوں میں وحی ہونے کا ذکر۔
لیکھرام کی پیشگوئی کا ذکر۔ اور یہ کہ ایسی
پیشگوئیاں لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس کے
بعد ہمیں آریوں کے اس دعویٰ کے کہ ویدوں
کے نزول کے بعد دروازہ وحی بند ہے جھوٹا
ہونے کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت
نہیں۔ ص ۴۲۸-۴۳۱

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا تصوّر۔ ہر موجود
چیز اور زمین و آسمان اور روحوں اور ان کی تمام
قوتوں کا میں ہی خالق ہوں۔ میں اپنی ذات میں
آپ قائم اور ہر ایک چیز میرے ساتھ قائم ہے
وغیرہ۔ ص ۴۵۳

۳۳۔ جو لوگ خدا کے ہو جاتے ہیں اور واقعی اپنا
وجود اور ذرّہ ذرّہ اپنے جسم کا خدا کی طرف سے
سمجھتے ہیں اُن کو خدا اور بھی نعمت دیتا ہے۔

اور جو لوگ اپنی رُوح اور اپنے جسم کا ذرّہ ذرّہ خدا کی طرف سے نہیں جانتے اُن میں تکبّر ہوتا ہے۔ ص ۳۸۹

۳۴ - اللہ تعالیٰ کی پرستش کی حقیقت - جبتک خود خدا کی تجلّی سے اور خدا کے وسیلہ سے اُس کے وجود پر اطلاع نہ پاوے تب تک وہ خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ اپنے خیال کی پرستش کرتا ہے۔ حاشیہ ص ۴۲۵

۳۵ - اللہ تعالیٰ کا کلام

(ا) خدا کا کلام سمجھنے کے لئے اوّل دل کو ایک نفسانی جوش سے پاک بنانا چاہیئے تب خدا کی طرف سے دل پر روشنی اُترے گی۔ اور بغیر اندرونی روشنی کے اصل حقیقت نظر نہیں آتی آیت لا یمسّہ الا المطہرون کا یہی منشا ہے۔ ص ۴۷۳

(ب) خدا تعالیٰ کے کلام میں کئی جگہ استعارہ کئی جگہ مجاز اور کئی جگہ حقیقت دکھلانا مقصود ہوتا ہے۔ ص ۴۷۳

آتھم

ا - پیشگوئی متعلقہ آتھم میں یہ ذکر تھا کہ بشرط رجوع وہ پندرہ ماہ میں نہیں مرے گا۔ سو اُس نے عین جلسہ مباحثہ پر ستر معزز آدمیوں کے رُوبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہنے سے رجوع کیا - اور پندرہ ماہ خاموشی اور خوف میں گذارنے سے بھی اس کا رجوع ثابت ہو گیا۔ اور پیشگوئی کی بناء اُس کا آنحضرت صلعم کو دجّال کہنا تھا - رجوع کا صرف اسقدر فائدہ ہُوا کہ پندرہ ماہ کے بعد مرا۔ مگر میری زندگی میں اپنے عقیدہ میں جھوٹا ہونے کی وجہ سے مر گیا۔ ص ۶ و ص ۴۵۱

ب - رجوع کا ثبوت - دجّال کہنے سے رجوع - میعاد پیشگوئی میں ترک بحث اور امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں خاموش زندگی بسر کرنا - اور اکثر روتے رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا دل ترساں و لرزاں ہُوا - پھر چار ہزار روپیہ دینے کے باوجود قسم نہ کھانا حالانکہ عیسائی مذہب میں جواز قسم کا ثبوت دے دیا تھا۔ ص ۱۰۹

ج - اُس کی عمر میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے۔ ص ۱۰۹ و ۱۱۶

آریہ سماج

ا - قادیان کے آریوں کو بارہا نصیحت کرنا کہ زبان کی چالاکیوں کا نام مذہب نہیں - اور یہ کہ طاعون ماموریں خدا کے انکار اور ان کی تحقیر و توہین کے نتیجہ میں آتی ہے وغیرہ ص ۳۶۶-۳۶۷

۲ - قادیان کے آریوں کے اس اعتراض کا جواب کہ ہماری جماعت کے نومسلم آریوں کا مسلمان ہونا

تب صحیح تھا اگر وہ چاروں وید پڑھ لیتے اور پھر اسلام سے مقابلہ کرنے کے بعد مسلمان ہوتے۔

(ل) میں آریہ صاحبوں کو ہزار روپیہ انعام دونگا اگر وہ سناتن دھرم سے آریہ سماج میں داخل ہونے والوں سے پانچ فی صدی ایسے ثابت کر دیں جو پنڈت ہوں اور چاروں وید سنسکرت میں پڑھے ہوئے ہوں۔ مہاجنوں۔ ساہوکاروں اور ملازموں کو طرح طرح کے حیلوں سے ترغیب دی گئی کہ آریہ سماج میں نام لکھا لو۔ انہوں نے لکھا لئے۔ حقیقت کی کچھ بھی خبر نہیں۔ لیکن نومسلم آریہ ہندو اسلام کے اصول دیکھ کر اور سچائی اور عظمتِ الٰہی اس میں مشاہدہ کر کے مشرف باسلام ہوئے۔ محض خدا کے لئے دُکھ اٹھائے۔ ذرا سوچو کہ سردار فضل حق اور شیخ عبدالرحیم جو نومسلم آریہ ہیں ہندو ہونے کی حالت میں کس قسم کی حاجت رکھتے تھے جو پوری ہوئی۔

صفحہ ۳۶۷-۳۷۱ و صفحہ ۳۷۲ و صفحہ ۳۷۵-۳۷۶

(ب) حال کی مردم شماری کے بموجب پنجاب میں آریہ بننے والے نو ہزار سے زیادہ نہیں۔ لیکن اُن میں صرف ایک دو پنڈت ہونگے۔ صفحہ ۳۷۲

(ج) قادیان میں لالہ بڈھامل کتنے وید پڑھے ہوئے ہیں جو آریہ بن گئے۔ صفحہ ۳۷۲

۳ - نومسلموں کے تبدیلیٔ مذہب کو غرض نفسانی پر محمول کرنے کا اعتراض کوئی نیا نہیں۔ کروڑہا ہندو جو مسلمان ہو گئے ہیں وہ مسلمان بادشاہوں کے جبر سے ہوئے تھے۔ حالانکہ تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اسلامی بادشاہوں کے عہد میں جو سات سو برس تھا انگریزوں کے زمانہ سے جو سو برس تک ابھی گذرا ہے مقابلہ کیا جائے۔ تو اس میں جس کثرت سے ہندو مسلمان ہوئے ہیں اُن کی اوسط نکالی جائے تو وہ زیادہ بنتی ہے۔

صفحہ ۳۷۰-۳۷۱

۴ - آریہ سماج کے اعتراضات

دیکھو زیر "اعتراضات"

۵ - (ا) بعض آریہ صاحبوں کی شوخی حد سے بڑھ گئی ہے۔ یہی شوخی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ وہ بوٹی ہے جس کی جڑھ نہیں۔ روحانیت کی طرف یہ قوم متوجہ نہیں۔ صفحہ ۳۷۵

(ب) ان لوگوں نے نہ صرف اسلام کی نسبت بدزبانی کی ہے بلکہ سناتن دھرم کے اصولوں کی بھی بہت سی نندیا کی۔ عیسائی مذہب پر اپنی عادت کے موافق ناجائز طور پر حملہ کیا۔

حاشیہ صفحہ ۳۷۵

آفت

کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دُور نہیں ہوتی جبتک

آیات قرآنیہ

- وجعلنا من الماء کل شیء حی ۔ ص۴۱۵
- لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذی خلقھن ۔ ص۴۱۸

نیز دیکھیں زیر "تفسیر"

ابوہریرہؓ

معلوم ہوتا ہے بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کا جن کی درایت عمدہ نہ تھی ۔ جیسے ابوہریرہؓ عیسائیوں کے اقوال سنکر جو اردگرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے ۔ لیکن جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جن کو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پڑھی تو سب صحابہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہو گئی ۔ ص۱۲۶-۱۲۷

اجتہادی غلطی

ا ۔ یہ خیال کہ کسی الہام کے سمجھنے میں غلطی ہونا صحیح تسلیم کیا جائے تو ہو سکتا ہے شاید کسی نبی یا رسول یا محدث نے اپنے دعویٰ میں بھی دھوکا کھایا ہو ۔ درست نہیں کیونکہ کوئی نبی نہیں جس نے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو ۔ حضرت مسیحؑ کے تخت داؤد کے ملنے کی پیشگوئی کے سمجھنے میں غلطی کھانے کی مثال ۔ ص۱۳۲-۱۳۳

ب ۔ حضرت عیسیٰؑ کے اجتہادات میں جس قدر غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں بھی نہیں پائی جاتی مگر ان غلط اجتہادوں سے ان کی نبوت مشتبہ نہیں ہوئی ۔ اور نبوت کے دعویٰ میں انہوں نے دھوکا نہیں کھایا اور اسکی وجہ ۔ ص۱۳۵

ج ۔ اجتہاد میں غلطی کی مثال ۔ جیسا کہ ایک شخص بہت دور کی چیز کے شناخت کرنے میں غلطی کھا جاتا ہے اور نزدیک کی چیز دیکھنے میں غلطی نہیں کھاتا ۔ ایسا ہی نبیوں اور رسولوں کو ان کے دعویٰ اور ان کی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے اور اس میں اس قدر تواتر ہوتا ہے جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا لیکن بعض جزوی امور جو اہم مقاصد میں سے نہیں ہوتے انکو نظر کشفی دور سے دیکھتی ہے اور ان میں تواتر نہیں ہوتا ۔ اس لئے کبھی نظر ان کی تشخیص میں دھوکا بھی کھا لیتی ہے ۔ ص۱۳۵

احمد بیگ کے داماد کے متعلق پیشگوئی

مخالف لوگوں کو یہ نہیں بتلاتے کہ اس کا ایک حصہ (یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر چکا ہے) پورا ہو چکا ہے دوسرا حصہ قابل انتظار ہے ۔ اور یہ بھی نہیں بتاتے کہ پیشگوئی وعید کے متعلق تھی اور شرطی تھی اور شرط توبی توبی فان البلاء علی عقبک میں بتائی گئی تھی ص۱۱۶

اخلاق

ا ۔ درشتی ۔ نرمی ۔ عفو اور انتقام ۔ دعا اور بددعا

اسباب

استغفار

جب لوگ استغفار کریں تو رُوح القدس کی
تائید سے ان کی کمزوری دُور ہو سکتی ہے اور گناہ کے ارتکاب
سے وہ بچ سکتے ہیں - اور جو گنہگار ہو چکے ہیں وہ گناہ
کے نتائج یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں ۔ ص ۳۴

اعتراضات

۱ - اعتراض کرنے کیلئے شرائط

(ا) کسی فرقہ کے شائع کردہ اصولوں پر اعتراض
کیا جائے مگر کسی قوم کی آسمانی کتاب پر اس
وقت تک اعتراض نہ کیا جائے جب تک کہ
اُس کی پوری واقفیت اور اس کے پورے دلائل
کا علم نہ ہو - ص ۴۷۱

(ب) ایسی مشترک باتیں جو کم و بیش تمام قوموں
میں پائی جاتی ہیں انکو اعتراض کے طور پر پیش
کرنا سراسر جہالت یا تعصب ہے ۔ ص ۴۷۲

(ج) آریوں پر اعتراض کے لائق دو باتیں ہیں اوّل
یہ کہ ارواح اور اجسام یعنی جیو اور پرمانو خدا
کی مخلوق نہیں بلکہ خدا کی طرح اپنے وجود کے
آپ خدا ہیں - دوسری یہ قابل شرم طریق جس کا
نام نیوگ ہے - مگر یہ اعتراض وید پر نہیں بلکہ
پنڈت دیانند پر ہے جس نے ایسا مذہب
شائع کیا - ص ۴۷۲

(د) خدائی کلام میں کئی جگہ استعارہ کئی جگہ مجاز
اور کئی جگہ حقیقت دکھلانا مقصود ہوتا ہے پس
جب تک پورا علم نہ ہو اور اس کے ساتھ اپنا دل
صاف نہ ہو تو اعتراض کرنا جہالت ہے - اپنے
دل کو پاک بنا کر اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں
الگ کر کے اعتراض کرنا چاہیئے - مثلاً آیت من
کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ
پر یہ اعتراض کرنا کہ اندھوں کو نجات نہیں - غریب
اندھے کا کیا قصور ہے درست نہ ہوگا - کیونکہ
اس جگہ دل کے اندھے مراد ہیں ۔ ص ۴۷۳

۲ - آریہ سماج کے اعتراضات اور انکے جوابات

(ا) اس اعتراض کا جواب کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے
کہ خدا کچھ مدت تک بیکار رہا کیونکہ دنیا ہمیشہ
سے نہیں - یہ مسلمانوں کا ہرگز عقیدہ نہیں خدا تعالیٰ
قرآن میں بار بار کہتا ہے میں قدیم سے خالق ہوں
اور ہم قرآن کی رو سے ایمان رکھتے ہیں کہ وہ کبھی
معطل نہیں رہا مگر تفصیل ہمیں معلوم نہیں کہ
اُس نے کتنی مرتبہ اس دنیا کو بنایا اور کتنی مرتبہ
ہلاک کیا اس کا علم خدا کو ہے ۔ ص ۴۶۱

(ب) اس اعتراض کا جواب کہ مسلمانوں کا خدا
متغیّر ہے کبھی کوئی حکم دیتا ہے کبھی کوئی -
قرآن شریف میں کہیں نہیں لکھا کہ خدا متغیر ہے
بلکہ یہ لکھا ہے کہ انسان متغیر ہے اسلئے اسکے مناسب
حال خدا اسکے لئے تبدیلیاں کرتا ہے اور اسکی تفصیل ص ۴۶۱ تا ۴۶۲

(ج) اس اعتراض کا جواب کہ خدا کی کوئی آواز دنیا میں سنائی نہیں دیتی۔ لیکھرام کے متعلق جو خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی تمام آریہ صاحبوں نے ۶ مارچ کے دن سن لی۔ آپ میں سے پکّے آریہ شرمپت اور ملاوامل ساکن قادیان خدا کی بہت سی آوازوں کے گواہ ہیں۔ اگر جھوٹ بولیں تو شاید کوئی اور آسمانی آواز سن لیں گے۔ ص ۴۶۴

(د) عرش۔ فرشتوں اور شفاعت سے متعلق آریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات دیکھو "عرش"۔ "فرشتے" اور "شفاعت"

۳۔ مخالفین مسیح موعودؑ کے اعتراضات

دیکھو زیر "مخالفین مسیح موعودؑ کے اعتراضات اور انکے جوابات"

اعجاز احمدی

۱۔ بطور ضمیمہ "نزول المسیح" جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے۔ ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے پانچ دن میں لکھی گئی اور اس میں پیر مہر علیشاہ صاحب اور مولوی اصغر علی صاحب و مولوی علی حائری صاحب شیعہ بھی مخاطب ہیں۔ تاریخ طبع ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء ٹائیٹل پیج ص ۱۰۵ و ص ۱۰۷

۲۔ "اعجاز احمدی" کے لکھنے کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ موضع مد ضلع امرتسر میں مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان جو مباحثہ ہوا اس میں مولوی ثناء اللہ نے بحث میں خیانت اور جھوٹ اور آپ کی پیشگوئیوں کی تکذیب میں دروغگوئی سے کام لیا ص ۱۰۷

۳۔ اردو مضمون اور قصیدہ دونوں بہ ہیئت مجموعی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہیں۔ اور مقابلہ کے لئے اور دس ہزار روپیہ انعام پانے کے لئے یہ شرط ضروری ہے کہ بالمقابل لکھنے والا ساتھ ہی اس اردو مضمون کا ردّ بھی لکھے۔ ص ۲۰۳ نیز دیکھو "القصیدۃ الاعجازیہ" زیر "ق"

الہامات

— اصنع الفلک باعیننا ووحینا۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم۔ (ٹائیٹل پیج)

— اردت ان استخلف فخلقت آدم ص ۹

— خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچّی تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے ص ۲

— انی احافظ کل من فی الدار میں الدار سے مراد صرف خاک وخشت کا گھر نہیں بلکہ وہ لوگ جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ ص ۱۰

- انّی لک ھٰذا - ص۴۸
- ھزّ الیک بجذع النخلة ص۴۸
- یامریم اسکن انت وزوجک الجنّة - نفخت فیک من لدنّی روح الصدق - ص۴۸
- یاعیسٰی انّی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الٰی یوم القیامة - ص۴۹
- فاجاءھا المخاض ــ الٰی ــ منسیًّا

تنہ کھجور سے مراد عوام الناس۔ جاہل اور بے سمجھ علماء ہیں۔ جن سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا۔ جنہوں نے تکفیر و توہین کی - ص۵۱

- لقد جئت شیئًا فریًّا۔ ماکان ابوک امرء سوء وما کانت امک بغیًّا -

بٹالہ میں فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سیّد جو میرے والد صاحب کے دوست تھے میرے مسیح موعود کے دعوے کی خبر سننے پر روئے اور کہا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے۔ یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا -
ص۵۱ مع حاشیہ ص۵۲ و ص۵۳

- الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ - ولنجعلہ اٰیةً للناس ورحمةً منّا وکان امرًا مقضیًّا

قول الحق الذی فیہ یمترون - ص۵۱

ان الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسٰی سے میں ہی مراد ہوں گویا براہین احمدیہ میں کہا گیا کہ یہ وہی عیسٰی بن مریم ہے جو آنے والا تھا - جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنیوالا یہی ہے - ص۵۲

- الہامات انّی لک ھٰذا سے کر قول الحق الذی فیہ یمترون تک تشریح اور سورۃ تحریم میں بطور پیشگوئی یہی مضمون بیان کیا گیا تھا ص۴۸-۵۳
- ربّ لا تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین ص۹۷
- انّی مھین من اراد اھانتک ص۹۸ و حاشیہ ص۹۹
- فاصدع بما تؤمر ص۱۱۳
- تولی تولی فان البلاء علٰی عقبک ص۱۱۶
- قادیان کے کاروبار نمودار ہوگئے، کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے

یہ الہام قصیدہ اعجازیہ سے پورا ہوا ص۴۸

- من اعرض عن ذکری نبتلیہ بذرّیة فاسقة ملحدة یمیلون الی الدنیا ولا یعبدوننی شیئًا - حاشیہ ص۲۱۳
- لا ابقی لک من المخزیات ذکرا ص۲۳۵
- یعصمک اللّٰہ من عندہ ص۲۳۵
- انّی احافظ کل من فی الدار الّا الذین علوا من استکبار - ص۲۵۱
- انّی مع الرسول اقوم والوم من یلوم افطر واصوم - ص۲۵۱

امتی

انجیل اور قرآن کی تعلیم اور دعاوٗں کا مقابلہ

دیکھو "قرآن اور انجیل"

انسان

اوتار

اولیاء

دیکھو زیر "ولی"

ایلیاء

۱ - یہود کا احادیث اور صحیفہ ملاکی نبی کی رُو سے یہ عقیدہ تھا کہ مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا نبی آسمان سے اُترے گا - لیکن حضرت عیسیٰؑ نے خود اُس کے نزول کی یہ تعبیر کی کہ کوئی دوسرا شخص اس کی خُو اور طبیعت پر ظاہر ہو گا - پس وہ خدا جس نے عیسیٰؑ کی خاطر ایلیا نبی کو آسمان سے نہ اتارا اور اُسے تاویلوں سے کام لینا پڑا وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسیٰؑ کو اتاریگا - صفحہ ۷۲-۷۳ و صفحہ ۳۱۱-۳۱۳

۲ - ایک یہودی لکھتا ہے - خدا تعالیٰ نے ہمیں مثیل کے آنے کی خبر نہیں دی - اُس نے تو صاف فرمایا تھا کہ خود الیاس دوبارہ آجاویگا - اور ہم قیامت کو اگر پوچھے بھی جائیں تو یہی کتاب خدا کے سامنے پیش کر دیں گے - کہ تو نے کہاں لکھا تھا کہ مثیل الیاس قبل مسیح موعود بھیجا جائیگا - صفحہ ۱۱۱

ب

بادشاہت

لوازم بادشاہت کا ذکر - اور وہ تمام مؤثر فاتحہ میں خدا تعالیٰ کے لئے ثابت کئے گئے ہیں - جس سے ظاہر ہے کہ آسمان و زمین میں اس کی بادشاہت اور تصرف جاری و ساری ہے - صفحہ ۳۹-۴۲

بخاری (صحیح)

دیکھو زیر "حدیث"

براہین احمدیہ

ا - الہامات مندرجہ براہین احمدیہ کی سورۃ تحریم میں امتِ محمدیہ میں مسیح ابن مریم کے ظہور کی پیشگوئی سے مطابقت کا تفصیلی ذکر - صفحہ ۴۸-۵۲

ب - براہین احمدیہ میں مسلمانوں کا رسمی عقیدہ کہ مسیح آسمان سے دوبارہ آئیگا لکھا تھا وہ الہامی نہ تھا محض رسمی تھا مخالفوں کے لئے قابلِ استناد نہیں - صفحہ ۵۰ و صفحہ ۱۱۲-۱۱۶

بیعت کی حقیقت

ا - زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اُس پر پورا عمل نہ ہو - صفحہ ۱۰

ب - یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے - ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے - اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا - صفحہ ۱۸

ج - بجز اعمالِ صالحہ اور صفائی تعلق بحضرت عزت کسی کو مجھ سے محض بیعت کرنا فائدہ نہیں پہنچا سکتی صفحہ ۲۷۶ و ۳۲۵

پ

پردہ اور یورپ

جیسے بہت سے تجارب کے بعد یورپ میں طلاق کا قانون پاس ہو گیا۔ اسی طرح کسی دن تنگ آ کر اسلامی پردہ کے مشابہ یورپ میں بھی کوئی قانون شائع ہو گا۔ ورنہ انجام یہ ہو گا کہ چار پایوں کی طرح عورتیں اور مرد ہو جائیں گے۔ اور یہ شناخت کرنا مشکل ہو گا کہ فلاں شخص کس کا بیٹا ہے ص۴۳۴

پطرس

پطرس ماہی گیر کا ایک خط جو اس نے اپنی عمر کے نوے سال میں اور مسیح کی وفات کے تین سال بعد پولیر کے مکان میں لکھا۔ ص۷۷ و ص۱۰۳-۱۰۴

پولوس

حضرت مسیح کی زندگی میں آپ کا سخت دشمن اور آپ کے مکفرین میں سے تھا۔ اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا۔ اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا۔ اور عیسائیوں پر سؤر کو جو ابدی حرام تھا حلال کر دیا۔ اور شراب کو وسعت دی۔

حاشیہ ص۶۵

پیشگوئیاں

۱ - پیشگوئیاں متعلقہ طاعون - دیکھو زیر "طاعون"

۲ - پیشگوئی متعلقہ آتھم - دیکھو زیر "آتھم"

۳ - وہ غیب کی باتیں جو خدا نے مجھے بتلائیں اور اپنے وقت پر پوری ہوئیں وہ دس ہزار سے کم نہیں مگر کتاب "نزول المسیح" میں جو چھپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو ان میں سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں۔ ص۹

دیکھو "نزول المسیح"

۴ (ا) کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا۔ ص۹

(ب) میری ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہیں نکلی بلکہ تمام پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہو گئیں۔ شرطی پیشگوئیاں شرط کے موافق پوری ہوئیں اور ہونگی اور بغیر شرط کے پیشگوئیاں جیسے لیکھرام سے متعلق وہ اسی طرح پوری ہو گئیں۔ ص۱۱۱ و ص۴۲۱

(ج) میری پیشگوئیوں سے مولوی محمد حسین اور مولوی ثناء اللہ کا انکار ایسا ہی ہے جیسے ایک یہودی فاضل نے اپنی تالیف میں مسیح کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کئے ہیں اور وہ اعتراضات ایسے ہیں کہ اگر یہ دونوں مولوی یا کوئی پادری ان کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اسکو ادا کرینگے۔ ص۱۱۱

۵ - (ا) میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میری ہزارہا کھلی کھلی ایسی پیشگوئیوں کی جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں

ان کی نظیر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور جگہ نہیں ملے گی اور یہ
تو گویا خدائے عزوجل کو دکھلا دینا ہے - ص ۷۶

(ب) پیشگوئیوں اور نشانوں کے گواہ ساٹھ ہزار
سے بھی زیادہ ہونگے - ص ۱۰۷-۱۰۸

(ج) پیشگوئیاں اور نشان ایک لاکھ سے بھی زیادہ
ہیں - ص ۴۳۱ و ص ۴۴۹

۶ - سورہ فاتحہ میں مخفی پیشگوئی
دیکھو "فاتحہ میں مخفی پیشگوئی"

۷ - پیشگوئی متعلق طاعون در نظم فارسی ص ۸۵

۸ - پچاس سے زیادہ پیشگوئیوں میں براہین احمدیہ
کے زمانہ میں جبکہ میں اکیلا تھا مجھے خبر دی تھی
وقت آتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک دنیا ہوگی
پھر وہ وقت آتا ہے کہ تیرا اس قدر عروج
ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے
اور تیرے سلسلہ اور تیری جماعت کو زمین پر
پھیلائے گا ان کی عزت زمین پر قائم کریگا -
جب تک کہ وہ اس کے عہد پر قائم ہونگے
اور الہامی دعا رب لا تذرنی فردًا وانت
خیر الوارثین - ص ۹۷

۹ - انی مھین من اراد اھانتک کا غلام دستگیر
قصوری - محمد حسن فیضی بھیں - اور پیر مہر علیشاہ
صاحب کے حق میں اس الہام کا پورا ہونا - ص ۹۸-۹۹ حاشیہ

۱۰ باوجود کلاں سالی کے اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ چار فرزند
عطا فرمائے - وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان
ص ۳۶۰

۱۱ - لیکھرام کی پیشگوئی کا ذکر جس میں اس کے مارے
جانے کا دن اور تاریخ بھی بتائی گئی تھی ص ۴۳۱

۱۲ - پیشگوئیاں مشتمل بر دو عیار

(ا) آتھم یا احمد بیگ کے داماد سے متعلق ایسی پیشگوئیاں
ہیں جن میں قرآن اور توریت کی رُو سے تاخیر بھی
ہو سکتی ہے - عیسائی اور مسلمانوں کا یہی عقیدہ
ہے - جیسے یونس نبی کی پیشگوئی جس کے ساتھ کوئی
شرط توبہ کی نہ تھی - لیکن پھر بھی عذاب ٹل گیا -
ص ۱۱۱-۱۱۲ و ص ۴۵۱

(ب) ہزارہا پیشگوئیاں جو صفائی سے پوری ہو گئیں
ان پر نظر نہیں ڈالتے اگر کوئی ایک پیشگوئی سمجھ
نہ آوے تو بار بار پیش کرتے ہیں - اگر انہیں طلب
حق ہوتی قادیان آتے - آمد و رفت کا خرچ بھی
دیتا اور بطور مہمانوں کے رکھتا - تب دل کھول کر
اپنی تسلی کر لیتے - مسیح کی پیشگوئیوں اور صلح حدیبیہ
والی پیشگوئی کا ذکر - ص ۱۱۲ و ص ۱۳۳

(ج) اسی طرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانچ سو
کے قریب یہ خیال کر کے کہ مسیح کی پیشگوئیاں
صحیح نہیں نکلیں مرتد ہو گئے تھے - یہودا اسکریوطی
کے مرتد ہونے کا سبب بھی داؤد کے تخت

ت

تحفۃ الندوہ

۴ - ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو لکھنا شروع کیا اور ۱۹ اکتوبر کو ختم کیا - ص ۹۲

۵ - سبب تالیف حافظ محمد یوسف کا ایک اشتہار ہوا جس کا جواب اس رسالہ میں دیا گیا - ص ۹۲-۱۰۲ نیز دیکھو "مفتری" اور "ندوۃ العلماء"

تدبیر اور دوا

دیکھو زیر "دوا"

تعدد ازواج

ا - خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے - اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو جن صورتوں میں مرد نکاح ثانی کے لئے مضطر ہو جاتے ہیں اس شریعت میں ان کے لئے کوئی علاج نہ ہوتا - اس کی مثالیں - ص ۸۰-۸۱ نیز دیکھو "خلع" و "طلاق"

ب - اگر عورت مرد کے نکاح ثانی سے ناراض ہو تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے ص ۸۱

ج - شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازواج کو جائز قرار دیا ہے ص ۸۱

د - وہ مرد سخت ظالم ہے اور قابل مؤاخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا - ص ۸۱

تزکیہ نفس

بغیر رؤیت خدا ممکن نہیں اور رؤیت اس دنیا میں نشانات کے ذریعہ ہوتی ہے - ص ۲۷۵

تعصب

تعصب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی روگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا - اور سنتے ہوئے نہیں سنتا - ص ۱۰۷-۱۰۸

تعلیم

جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے - ص ۱۰-۲۶ و ص ۳۱۵-۳۲۸

نیز دیکھو "جماعت احمدیہ کیلئے تعلیم"

تفسیر

۱ - آیت فلما توفیتنی سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے - حاشیہ ص ۱۶

۲ - وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین میں کشمیر کا نقشہ کھینچ دیا ہے - ص ۱۷ و ص ۷۵ اور اوی کے لفظ کے تحقیقی معنے ص ۱۲۷-۱۲۸

۳ - سورۃ فاتحہ میں تعلیم کے موافق گزشتہ تمام نعمتوں کا دروازہ تم پر کھول دیا ہے - ص ۲۵

۴ - آیت وان منکم الا واردھا میں برے اور نیک مخاطب ہیں - گروہ جو خدا کے لئے اس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دیئے جائیں گے - لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کے لئے آگ پر چلتا ہے وہ آگ اسے کھا جائیگی - ص ۲۵

۵ - جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفیٰ واصلح اور آیت ان اللہ یأمر بالعدل

والاحسان وایتائ ذی القربیٰ کی لطیف تفسیر۔ ص ۳۰-۳۱

۶ - حملها الانسان یعنی خدا کا حقیقی مطیع انسان ہی ہے - جو اپنی اطاعت کو محبت اور عشق تک پہنچاتا ہے - اور خدا کی بادشاہت کو ہزارہا بلاؤں کو سر پر لے کر زمین پر ثابت کرتا ہے کہ یہ درد دل سے ملی ہوئی اطاعت فرشتے کب بجا لا سکتے ہیں۔ حاشیہ ص ۴۰

۷ - رب العالمین جامع کلمہ ہے۔ اجسام و ارواح کا خالق اور ان کی پرورش کرنے والا۔ اگر ثابت ہو کہ اجرام فلکی میں آبادیاں ہیں تو یہ کلمہ ان پر بھی حاوی ہے۔ ص ۴۲ مع حاشیہ

۸ - مالک یوم الدین اس سے مراد قیامت نہیں وہ تو مجازات کبریٰ کا وقت ہے۔ ایک قسم کی مجازات اسی دنیا میں شروع ہے جس کی طرف آیت یجعل لکم فرقانًا اشارہ کرتی ہے۔
ص ۴۲

۹ - صراط الذین انعمت علیهم الآیۃ میں مخفی پیشگوئی۔ ص ۴۶ - ۴۸
نیز دیکھو "فاتحہ میں مخفی پیشگوئی"

۱۰ - اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم کی تفسیر ص ۲۷ و ص ۴۳ و ص ۴۶ و ص ۴۸ و ص ۵۲

۱۱ - مغضوب علیهم جو شخص بنی نوع پر قوتِ غضبی بڑھاتا ہے - وہ غضب سے ہی ہلاک کیا جاتا ہے یہود کا نام اسی لئے سورۃ فاتحہ میں مغضوب علیهم رکھا گیا۔ حاشیہ ص ۴۷

۱۲ - ضالین - چونکہ نصاریٰ سے یہود کی نسبت دنیا میں غضب ظہور میں نہ آیا اس لئے ان کا نام ضالین رکھا - جس کے دو معنے ہیں - ایک گمراہ اور دوسرے معنے ہیں کہ کھوئے جائیں گے۔ میرے نزدیک دوسرے معنے کے لحاظ سے ان کیلئے بطور بشارت پیشگوئی ہے کہ جھوٹے مذہب سے نجات پاکر اسلام میں کھوئے جائیں گے - اور آہستہ آہستہ موحد بن جائیں گے۔ حاشیہ ص ۴۷

۱۳ - خلاصہ مطلب سورۃ فاتحہ - حمد اس بڑے رب کے کیلئے جو اللہ ہے خاص ہے جو رب العالمین رحمن العالمین - رحیم العالمین اور مالک جمیع عالم یوم الدین ہے - یعنی اس کی یہ صفات بے انتہا رنگوں میں ظاہر ہوتی ہیں - آسمان اور سورج وغیرہ کی ربوبیت کی طرح خاص قسم میں محدود نہیں اس لئے پرستش کے لائق تو ہی ہے - سورج چاند وغیرہ نہیں - پھر اس سوال کا کہ محض خدا کی پرستش سے کیا فائدہ ہوگا؟ جواب دعا کے پیرایہ میں دیا گیا۔ اور اس کی تشریح۔
ص ۴۱۸ - ۴۱۹

۱۴ - انہ لعلم للساعۃ - کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم للساعۃ نہیں جو فرماتے ہیں بعثت انا والساعۃ کھاتین اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر - ساعت سے مراد اسجگہ وہ عذاب ہے جو قیامت کا نمونہ تھا - جو حضرت عیسٰی کے بعد طیطوس کے ذریعہ یہودیوں پر آیا - سورۃ بنی اسرائیل میں اسی ساعت کی خبر دی ہے اور اس آیت کی تشریح مثلاً لبنی اسرائیل میں ہے یعنی عیسٰی کے وقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہود کو دیا گیا - صفحہ ۱۲۹ - ۱۳۱

۱۵ - آیت فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یومنون میں حدیث کے لفظ میں تنکیر جو فائدہ عموم کا دیتی ہے صاف بتلا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف ہو اور راہ تطبیق کی پیدا نہ ہو اس کو رد کر دو - اور بطور اشارۃ النص اس آیت میں یہ پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ میں اس امت کے بعض افراد مخالف قرآن حدیثوں پر بھی عمل کریں گے - صفحہ ۲۰۷

۱۶ - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جب کہ خدا تعالیٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے وابستہ ہے اور آنجناب کے عملی نمونوں کے دریافت کے لئے جن پر اتباع موقوف ہے حدیث بھی ایک ذریعہ ہے پس حدیث کو چھوڑنا طریق اتباع کو چھوڑنا ہے - صفحہ ۲۰۸

۱۷ - وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین لکن کے لفظ کے ساتھ فوت شدہ امر کا تدارک کرنے کیلئے خاتم الانبیاء لایا گیا - جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اس شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلعم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا - غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات کیا گیا ہے یعنی وہی شخص مقام نبوت حاصل کرے گا - جس کی نبوت چراغ محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو - صفحہ ۲۱۴ و صفحہ ۲۸۶

۱۸ - آیت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ - روحانی لحاظ سے جب خدا کا شدید خوف اور رعب عظیم قوائے بشریہ پر مستولی ہوتا اور قریہ نفسانیہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور نفسانی خواہشات میں دوری ڈال دیتا

اور نفس کا کامل تزکیہ کر دیتا ہے۔ پھر محبت الٰہی
کی سلطنت آتی اور دلوں میں اپنے خیمے لگا
لیتی ہے۔ پھر کسی قسم کا گناہ باقی نہیں رہتا اور
نفس امارہ کے اعزہ ذلیل بنا دیئے جاتے
ہیں۔ ص ۲۷۵

۱۹۔ انہ صرح ممرد من قواریر۔ یعنی دنیا
ایک شیش محل ہے اور سورج چاند ستارے
اور عناصر وغیرہ جو کچھ کام کر رہے ہیں یہ
دراصل ان کے کام نہیں یہ تو بطور شیشوں
کے ہیں۔ بلکہ ان کے نیچے ایک مخفی طاقت
ہے جو خدا ہے اور یہ سب اسی کے کام
ہیں۔ ص ۴۱۱ و ۴۲۵

۲۰۔ والسماء ذات الرجع۔ اسجگہ آسمان سے مراد
کرۂ زمہریر ہے جس سے پانی برستا ہے اور
رجع کے معنے مینہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ میں
وحی کا ثبوت دینے کے لئے آسمان کو گواہ لاتا
ہوں جس سے پانی برستا ہے۔ یعنی تمہاری حالت
بھی ایک روحانی پانی کی محتاج ہے اور وہ
آسمان سے ہی آتا ہے۔ ص ۴۱۲-۴۱۳

۲۱۔ لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا
للہ الذی خلقھن۔ چاند اور سورج
کا ذکر کر کے جمع کا صیغہ بیان کرنا اس غرض سے
ہے کہ یہ کل چیزیں جن کی غیر قومیں پرستش
کرتی ہیں تم ہرگز ان کی پرستش نہ کرو۔ ص ۴۱۸

تقویٰ

ا۔ تقویٰ اختیار کرو اور ہر ایک صبح تمہارے لئے
گواہی دے کہ تم نے رات تقویٰ سے بسر کی ص ۱۲

ب۔ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ
سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس
عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل ضائع
نہیں ہوگا۔ ص ۱۵

ج۔ سچی تقویٰ خدا کو راضی کر دیتی ہے (آہ!
بہت ہی کم ہے سچی تقویٰ) ص ۸۲

تناسخ

ا۔ تناسخ پر ایک اعتراض کہ اگر کسی جون کے بدلنے
سے اصلی خواص اور قوتیں روح کی قطعاً اس سے
دور ہو جائیں تو بقول آریہ صاحبان اعادہ اس کا
محال ہوگا۔ کیونکہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی
اور اگر تناسخ کے چکر میں آ کر روح کی قوتیں معدوم
نہیں ہوتیں تو تناسخ کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا
اور یہ مستلزم ہے کہ خدا کو ان مخفی قوتوں اور
خوبیوں کی خبر نہیں اور نہ یہ معلوم کہ کن عملوں
کی پاداش میں یہ قوتیں اور گن اور خوبیاں روحوں
کو ملیں۔ ص ۳۹۲

ب۔ اگر خدا سب روحوں کو ہمیشہ کے لئے نجات
دے دے تو سلسلہ تناسخ ہمیشہ کیلئے

ختم ہو جائیگا۔ اور تناسخ کے لئے ایک رُوح بھی اس کے ہاتھ میں نہ رہیگی۔ ص ۳۹۵

ج ۔ جبکہ خود غرضی کی ضرورت کی وجہ سے پرمیشر مکتی خانہ میں لوگوں کو رہنے نہیں دیتا تو اس طرح مختلف جونوں میں ڈالنے سے ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی۔ اور یہ طریق خلاف عدالت ہوگا ص ۳۹۶-۳۹۷

د ۔ دوسری زبانوں اور ملکوں کو چھوڑ کر سنسکرت زبان اور آریہ ورت میں ہی سینکڑوں مرتبہ وید کا جو کلام الٰہی ظاہر ہونا صحیح ہے تو تناسخ کی رُو سے بتایا جائے کہ پرمیشر نے اس ملک سے کیوں اس قدر پیار کیا اور دوسرے ملکوں سے کیوں ایسی بیگانگی برتی ص ۴۲۹

ھ ۔ تناسخ کو صحیح ماننے سے کروڑہا مرتبہ یہ خرابی بھی لازم آئیگی کہ ایک شخص ایک ایسی عورت سے نکاح کرے جو دراصل اس کی ماں تھی یا دادی یا لڑکی تھی جو مر چکی تھی۔ مسئلہ اواگون کی صحت کی صورت میں پرمیشر کو اتنا تو کرنا چاہیئے تھا کہ پیدا ہونے والی کو اس بات کا علم دے دیتا کہ وہ فلاں فلاں شخص سے پہلے جنم میں یہ یہ رشتہ رکھتا تھا تا بدکاری تک نوبت نہ آتی ص ۴۴۱-۴۴۳

و ۔ تناسخ کے مسئلہ جیسا اور کوئی جھوٹا مسئلہ نہیں۔ حاشیہ ص ۴۴۱

ز ۔ تناسخ کا مسئلہ اپنی جڑ سے باطل ہے کہ رُوح دو ٹکڑے ہو کر ساگ پر گرتی ہے۔ پھر غذا کی طرح کھائی جاتی ہے۔ اور یہ امر مستلزم تقسیم رُوح ہے اور تقسیم رُوح باطل ہے۔ اس لئے تناسخ بھی باطل ہے۔ پھر تجربہ اور مشاہدہ بھی اس کو ردّ کرتا ہے۔ نیز اس کی تفصیل مع مثالوں کے۔ ص ۴۴۲ مع حاشیہ و ص ۴۴۳-۴۴۴

توبہ

انسانی خطا کاریاں اگر توبہ کے ساتھ ختم ہوں تو وہ انسان کو فرشتوں سے بہت اچھا بنا سکتی ہیں ۔ انسان کے گناہ توبہ سے بخشے جاتے ہیں۔ ص ۳۶

توکّل

اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔ ص ۱۳

ث

ثناء اللہ (مولوی)

۱ ۔ ان کے اور مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے درمیان بمقام مدّ مباحثہ کا ذکر۔ ص ۱۰۰

۲ ۔ ایک یہودی کی تالیف میں حضرت عیسیٰؑ کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کا ذکر اور یہ کہ

جس میں آپ نے انجام آتھم میں آئندہ علماء سے مباحثہ نہ کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا اُسے مدّنظر رکھتے ہوئے اُسے لکھا کہ وہ ایک دو سطر میں اعتراض لکھے میں اُسکا جواب دونگا۔ تسلّی نہ ہونے کی صورت میں خواہ سو دفعہ لکھنا پڑے لکھے مگر مباحثہ کی صورت اختیار نہیں کی جائیگی۔ لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہوا اور واپس چلا گیا۔
ص ۳۲۹ - ۳۳۶

۱۰۔ اس کے القصیدۃ الاعجازیہ کی بلاغت پر اعتراض کا جواب اور قادیان آنے کا ذکر
ص ۳۵۱-۳۵۴

۱۱۔ ثناء اللہ کے اس ادّعا کا جواب کہ وہ آپ کے مقابلہ میں بیٹھ کر بعض سورتوں کی تفسیر لکھ سکتا ہے۔ ہمیں منظور ہے۔ بشرطیکہ بیس اکابر علماء کی تحریر پیش کرو کہ وہ تمہاری لیاقت کو منظور کرتے ہیں۔ اور تمہاری شکست کو اپنی شکست تسلیم کریں گے۔ یا اپنی بیوی پر تین طلاق کی قسم کھا کر اعلان کرو کہ شکست کی صورت میں بغیر کسی حیلہ کے فوراً میری بیعت کرو گے۔ اگر سچے ہو تو اعجاز احمدی کے مقابلہ میں کیا ہو گیا تھا۔ اپنا کمال ثابت کرنا چاہتے ہو تو رسالہ "مواھب الرحمٰن" کی طرح بیس۲۰ دن میں رسالہ لکھو میں سو روپیہ انعام دونگا اور اس صورت میں میرا معجزہ بھی باطل ہو جائیگا۔
ص ۳۵۶ - ۳۶۰

ج

جبرائیل

جبرائیل کا نام آئل پہلے کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔ اِس میں اُس کے منصب کی طرف اشارہ ہے اور وہ اصلاح اور مظلوموں کی اعانت اور دشمن کو حجّت اور دلیل سے مغلوب کرنا ہے۔
حاشیہ ص ۲۸۲

جماعت احمدیہ کو ہدایت اور ضروری تعلیم

۱۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ اپنی صفات میں ازلی ابدی غیر متغیّر۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وغیرہ ایسے خدا پر ایمان لانا ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ ص ۱۰-۱۱ اور دیکھو زیر "اللہ"

۲۔ اُس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ مصیبت دیکھ کر اور بھی آگے قدم رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ص ۱۱

۳ اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ بندوں پر رحم۔ مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرنے۔ تکبّر نہ کرنے۔ گالی نہ دینے غریب۔ حلیم۔ نیک نیّت۔ مخلوق کے ہمدرد

بن جانے کے لئے تلقین ۔ صہ ۱۱

۴ ۔ جب تک ظاہر و باطن میں ایک نہ ہو خدا کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے ۔ صہ ۱۲

۵ ۔ چھوٹوں پر رحم کرو نہ انکی تحقیر، عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے انکی تذلیل ۔ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر ۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو ۔ صہ ۱۳

۶ ۔ تقویٰ اختیار کرنے، دنیا سے دل برداشتہ اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جانے کی تلقین ۔ صہ ۱۲ ـ ۱۳

۷ ۔ گناہوں سے محاسبہ کا طریق ۔ چاہیئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی ۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا ۔ صہ ۱۲

۸ ۔ اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر یا ریاء یا خود پسندی یا کسل ہے تو تم قبول کے لائق نہیں صہ ۱۲

۹ ۔ آپس میں جلد صلح کرنے ۔ اپنے بھائیوں کے گناہ بخشنے ۔ نفسانیت کو چھوڑنے ناراضگی دُور کرنے اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرنے کی تلقین ۔ صہ ۱۲

۱۰ ۔ اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو ۔ تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی ۔ صہ ۱۳

۱۱ ۔ کون قرب الٰہی حاصل نہیں کر سکتا ۔ بدکار خائن جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں ۔ دنیادار ۔ دنیا سے آرام یافتہ ۔ ہر ناپاک آنکھ اور ناپاک دل وغیرہ صہ ۱۳

۱۲ ۔ تم سچے دل اور پورے صدق اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو ۔ تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے ۔ صہ ۱۳

۱۳ ۔ قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ضروری تعلیم ۔ دیکھو "قرآن" اور "محمد"

۱۴ (ا) آسمان پر جماعت میں کون شمار ہو گا ؟ وہ جو پنجوقتہ نمازوں اور روزوں کو ادا کریگا اور زکوٰۃ اور حج جس پر فرض ہو چکا ہو ادا کرے صہ ۱۵

(ب) ہماری جماعت میں وہی داخل ہو گا جو دین اسلام میں داخل ہو اور کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کا متبع ہو اور اللہ اور اس کے رسول اور حشر و نشر اور جنت و دوزخ پر ایمان رکھے اور سنت اور قرآن اور اجماع صحابہ سے جو ثابت ہو اس پر عمل کرے ۔ صہ ۱۵۲

۱۵ ۔ ضرور ہے کہ پہلے مومنوں کی طرح انواع رنج و مصیبت

سے تمہارا امتحان بھی ہو اور اس وقت ٹھوکر نہ کھانا۔ ص۱۵

۱۶ - اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ - اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو - اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو ص۱۵ و ص۸۵

۱۷ - تم خدا کی آخری جماعت ہو - سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ص۱۵

۱۸ - تم اپنے دلوں کو سیدھے اور زبانوں آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اسکی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کریگا۔ ص۱۵

۱۹ - خوش قسمت ہیں وہ جو اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کرتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے اور نہ رسوا۔ ص۲۰

۲۰ - عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے
دیکھو "عقیدہ"

۲۱ - کون کون جماعت میں سے نہیں ہے۔

گناہوں میں مبتلا و - بدعملیوں سے توبہ نہ کرنیوالا پنجگانہ نماز کا التزام نہ کرنے والا - دُعا کے وقت خدا تعالیٰ کو ہر بات پر قادر نہ سمجھنے والا وغیرہ وغیرہ۔ ص۱۸-۲۰ نیز دیکھو "دُعا"

۲۲ - اگر خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے وہ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے مگر خدا اُسے دیکھے گا۔ اور اسکے منصوبے کو توڑیگا ص۲۲

۲۳ - اگر تم اپنے خدا کی قدرتیں جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ص۲۲

۲۴ - غیر قوموں کی تقلید نہ کرو جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں - ص۲۲

۲۵ - رعایت اسباب اور کسب وحرفت۔

میں تمہیں حدّ اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ - اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیّا کرتا ہے - ص۲۲

۲۶ - اسی طرح میں تمہیں کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے - ہر کام میں دین کا ہو یا دنیا کا خدا سے توفیق اور طاقت مانگنے کا سلسلہ جاری رہے اور ہر مشکل کے وقت تدبیر سے پہلے آستانۂ الٰہی پہ گر کر مشکل کشائی کے لئے دُعا کرو۔ ص۲۳

۲۷ - غیر قوموں کی دنیا کے منصوبوں میں ترقی دیکھ کر

بس مت کرو کہ وہ دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہے۔ ص ۲۳ نیز دیکھو "اللہ تعالیٰ کے امتحان کے طریقے"

۲۸ - اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور انکو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو ص ۲۳
نیز دیکھو "فلسفہ"

۲۹ - جیسے دنیا کے فیلسوفوں کی راہیں تم پر بند نہیں کیں ویسے ہی آسمانی فیوض کی راہوں کا دروازہ تم پر بہت صفائی سے کھولا گیا ہے۔ اسکا سورۃ فاتحہ میں ذکر ہے۔ ص ۲۵

۳۰ - کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابلِ پاداش ہے۔ ص ۲۶

۳۱ - شرک سے بکلی پرہیز کرو کہ مشرک سرچشمۂ نجات سے بے نصیب ہے۔ جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصۂ شرک ہے۔ ص ۲۸

۳۲ - اپنے خدا سے ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا ہنسی لالچ جھوٹ بدکاری وغیرہ سب چھوڑ دو۔ تم ابناء السماء ہو نہ ابناء الارض۔ روشنی کے وارث ہو نہ تاریکی کے عاشق۔ ص ۴۵

۳۳ - خدا کی کشش اسوقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت گناہ کے داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائینگے۔ ص ۶۷

۳۴ - وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا۔ اور جو یقین کے ذریعہ خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ ص ۶۸

۳۵ - چوہے مت بنو۔ جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضاء کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ ص ۶۸

۳۶ - تم توبہ کی بیعت کرکے پھر گناہ پر قائم نہ رہو کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے ص ۶۸

۳۷ - تم اس نعمت کو واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ کے ساتھ پا سکتے ہو۔ ص ۶۸ نیز دیکھو "نماز"

۳۸ - ایمان بغیر عمل صالح اور تقویٰ کے متحقق نہیں ہوتا۔ اور جو عمداً از راہ تکبر عمل چھوڑے خدا کے نزدیک اسکا ایمان کوئی چیز نہیں۔ ص ۳۱۵

۳۹ - عبید النفس نہ ہو۔ عباد اللہ ہو۔ جو قسم کھاتے ہیں تو اسکی مخالفت نہیں کرتے جب موافقت کرتے ہیں تو منافقت نہیں کرتے۔ جب دوستی کریں تو گالی نہیں دیتے۔ ص ۳۱۷

۴۰ - خدا تعالیٰ کے اپنے سایہ سے بھی زیادہ مطیع ہو اور افعال کے ساتھ نصیحت کرو نہ اقوال سے وغیرہ۔ ص ۳۱۷

۴۱ - دنیا سے بے رغبتی اور اسے محض خادم دین کے طور پر اختیار کرنیکی تلقین اور دنیا کی مثال ایک وادی سے۔ ص ۳۱۵ - ۳۱۶ و ص ۳۱۸

۴۲ - باہمی تنازع کے وقت جھگڑے کو امام کے سپرد کرو اور اس کے فیصلے پر راضی ہو کر جھگڑا ختم کردو - اور اگر ایسا نہیں کرتے تو تم زبان سے ایمان لائے ہو نہ دل سے - ص ۳۱۷

۴۳ - ابناء الدنیا کے پاس عزت کے طالب نہ ہو کیونکہ وہ عزت نہیں بلکہ ذلت ہے ص ۳۱۸

۴۴ - تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو پس شہادت مت چھپاؤ - اور بندگان خدا کو بتاؤ - ص ۳۱۸

۴۵ - تزکیۂ نفوس کرو اور بغیر تطہیر و تزکیہ کے محض بیعت پر تکیہ نہ کرو - ص ۳۱۸

۴۶ - عظمت خداوندی کو فراموش نہ کرو - وہ قلوب صافیہ اور نفوس مطہرہ اور ہمت ہائے کوشش کنندہ کو پسند رکھتا ہے پس کسل اور غافلوں کی زندگی سے پرہیز کرو ص ۳۱۸ - ۳۱۹

۴۷ - یاد رکھو خدا تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر نہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا - اُسی کے نضل کے طالب رہو - اور اس کے درمیان اور اپنے درمیان فرق نہ ڈالو - ص ۳۲۰

۴۸ - اس زمانہ میں مسلمانوں کے ایک گروہ نے تفریط کی اور ایک گروہ نے افراط کی راہ اختیار کی ہے - اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں طریق وسط دکھایا ہے - پس ہم امۃ وسطاً اخرجت للناس ہیں - اور یہی مذہب ہے جس کے اقبال کا وقت آگیا ہے - ص ۳۲۰ - ۳۲۱

۴۹ - جماعت کے سامنے اپنا نمونہ پیش کیا ہے کہ مَیں نے راحت مشقت میں اور جنت دوزخ میں پائی ہے - پس جو موت اختیار کرے گا وہ زندہ ہوگا - ص ۳۲۴

۵۰ - مَیں نے خدا کے لئے موت اختیار کی - پس تم اس کے لئے بیماری اختیار کرو - مَیں نے اُس کیلئے ذبح ہونا قبول کیا - تم اس کیلئے رنج اٹھانا قبول کرو - اور جانو کہ تم بغیر صدق، اخلاص اور اتقاء کے محض اقوال سے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ص ۳۲۵

۵۱ - اپنے قرضخواہ کا قرض ادا کرو تا زندان میں نہ پڑو فرائض ادا کرو تا پوچھے نہ جاؤ - حقائق تلاش کرو تا خطا نہ کرو - عیب چینی نہ کرو تا تمہاری عیب چینی نہ ہو - سختی نہ کرو تا تم پر سختی نہ کی جائے - رحم کرو تا تم پر رحم کیا جائے - اللہ تعالیٰ کے انصار بن جاؤ - ص ۳۲۵

۵۲ - بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی رضاء کے بدلے تمہارے اموال تمہاری اغراض اور نفوس کا مالک ہو گیا تم اس بیعت پر ثابت قدم رہو - ص ۳۲۵

۵۳ - جوان صورت ہو اگرچہ تم بوڑھے ہو - ص ۳۲۶

۵۴ - آریوں کے اشتہار میں سخت الفاظ اور انکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ

اور آپ کی جماعت کے معززین کے حق میں توہین آمیز
کلمات پر صبر کرنے کی تلقین - اور یہ کہ اگر تم ان
گالیوں اور بدزبانیوں پر صبر نہ کرو تو پھر تم میں
اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا! ص ۳۶۴

۵۵ - گالی کا نرمی سے جواب دو تا آسمان پر تمہارے
لئے اجر لکھا جاوے - ص ۳۶۴

۵۶ - تمہیں چاہیئے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی
نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو ص ۳۶۵

۵۷ - نفسانی جوشوں کے جو تابع ہے اسکے لبوں سے حکمت اور
معرفت کی بات نہیں نکل سکتی - پس اگر تم روح القدس
کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش
اور نفسانی غضب اپنے اندر سے نکال دو - ص ۳۶۵

۵۸ - تمسخر سے بات نہ کرو - اور ٹھٹھے سے کام نہ لو
کیونکہ مردہ ہے وہ دل جو ٹھٹھا ہنسی اپنا طریق
رکھتا ہے - ص ۳۶۵

۵۹ - سچی باتوں کو دردمند دل کے ساتھ حتی الامکان
نرمی کے لباس میں بتاؤ - بدی کا جواب بدی
کے ساتھ مت دو نہ قول سے نہ فعل سے ص ۳۶۵

جماعت احمدیہ کی ترقی و تعداد

ا - آج کی تاریخ تک برٹش انڈیا میں یہ جماعت
ایک لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے ص ۷۹ و ص ۹۴
و ص ۱۰۱ و ص ۱۳۱ و ص ۲۴۰ و ص ۲۴۵

ب - دسہزار کے قریب تو طاعون کے ذریعے ہی
میری جماعت میں داخل ہوئے - ص ۱۰۱-۱۰۲

ج - اب تو تقریباً دو چند ہے - ص ۳۰۶

جماعت احمدیہ کے فقہ کے مصادر

دیکھو "فقہ احمدیہ"

جماعت احمدیہ اور احادیث

ہر ایک جو ہماری جماعت میں سے ہے - اُسے
یہی چاہیئے کہ وہ عبداللہ چکڑالوی کے عقیدوں سے جو
حدیثوں کی نسبت وہ رکھتا ہے بدل متنفر اور بیزار ہو -
اور چاہیئے کہ نہ وہ مولوی محمد حسین صاحب کے گروہ
کی طرح حدیث کے بارہ میں افراط کی طرف جھکیں اور
نہ عبداللہ کی طرح تفریط کی طرف مائل ہوں - بلکہ
اس بارہ میں وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لیں -
ص ۲۱۳ نیز دیکھو "حدیث"

جہاد

ا - قرآنی تعلیم دین میں جبر نہیں - آنحضرت صلعم
کے وقت کی لڑائیاں بجبر اشاعت دین کیلئے
نہیں تھیں - بلکہ یا تو بطور سزا تھیں جیسا کہ
آیت اُذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا سے
ظاہر ہے یا بطور مدافعت تھیں - یعنی جو لوگ
اسلام کے نابود کرنے کیلئے پیش قدمی کرتے تھے
یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً
روکتے تھے ان سے بطور حفاظت خود اختیاری
یا ملک میں آزادی پیدا کرنے کیلئے لڑائی کی جاتی تھی

بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی ص۷۲

۲ - عربوں کے لئے جبراً مسلمان کئے جانے کا خیال قرآن سے ہرگز ثابت نہیں۔ وہ تمام لوگ جو مرتکب جرم قتل یا معین اس جرم کے تھے اُن کی نسبت بطور قصاص اصل حکم قتل کا تھا مگر ارحم الرحمین کی طرف سے یہ رعایت دی گئی تھی کہ اسلام لانے کی صورت میں اس کا گذشتہ جُرم جس کی وجہ سے وہ قابلِ سزائے موت ہے بخشدیا جائیگا۔ حاشیہ ص۷۴

۳ - صاحب المنار کے اس اعتراض کا جواب کہ انگریزوں کے ملک میں رہنے کی وجہ سے خوشامد کے لئے جہاد کی ممانعت کی ہے۔ مَیں خوشامد نہیں کرتا۔ اصل بات یہ ہے۔ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام یا دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور اپنے دین کی ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار نہیں چلاتی قرآن شریف کی رُو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔ حاشیہ ص۷۵

۴ - وہ مسیح و مہدی کیسے ہونگے جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور خلاف آیت حتّٰی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون اہل کتاب سے جزیہ بھی قبول نہ کریں گے۔ ص۷۴

۵ - ایسا مذہب جو صرف تلوار کے سہارے پھیل سکتا ہے ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ اگر جبر کرو گے تو تمہارا جبر کرنا کافی دلیل ہے کہ تمہارے پاس اپنی سچائی کی کوئی دلیل نہیں ص۷۵

۶ - جب سُنیوں کے نزدیک شیعہ اور شیعوں کے نزدیک سُنّی واجب القتل ہیں تو فرضی مسیح اور فرضی مہدی اندرونی تفرقہ کے وقت کس کس پر تلوار چلائیں گے۔ ص۷۶

چ

چندہ

۱ - ماہوار چندہ کے لئے بنیادی تحریک ص۸۳

۲ - درخواست چندہ برائے توسیع مکان "الدار" جسکو طوفان طاعون میں بطور کشتی قرار دیا گیا ہے۔ ص۸۶

ح

حدیث جمع احادیث

۱ - لیتوکن القلاص فلا یسعٰی علیھا ص۸

۲ - حدیث کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا سے مراد یہی ہے کہ وہ مَیں ہی ہوں اور اسمیں دوئی نہیں آئی۔ ص۱۶

۳ - جو تم میں سے حدیث کو بکلّی نہیں ملتے۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ مَیں نے ایسا کرنے کی تعلیم نہیں دی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ ہدایت

کے لئے تمہیں تین چیزیں خدا نے دی ہیں اُن میں سے
تیسرا ذریعہ حدیث کا ہے - ص ۲۶ مع حاشیہ
ص ۲۹ و نیز دیکھو "ہدایت"

۴ - حدیث سے مراد وہ اقوال ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمع کئے گئے اور حدیث کا رتبہ قرآن اور سنت سے کمتر ہے - حاشیہ ص ۲۶

۵ - بہت سے اسلام کے تاریخی، اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور حدیث قرآن اور سنت کی خادم ہے - ص ۶۱

۶ - قرآن خدا کا قول - سنت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے - ص ۶۲

۷ - یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے - ص ۶۲

۸ - حدیث گو اکثر حصہ اس کا ظن کے مرتبہ پر ہے مگر بشرط عدم تعارض قرآن و سنت تمسک کے لائق اور مؤید قرآن و سنت ہے ص ۶۲ و ص ۱۳۸

۹ - حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کو کاٹ دینا ہے - ص ۶۲

۱۰ - ایسی حدیث جو قرآن و سنت کے خلاف ...... یا صحیح بخاری کی حدیث کے نقیض و مخالف ہو تو وہ حدیث قبول کرنے کے لائق نہیں - ص ۶۲

۱۱ - احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت سکون اور فعل اور ترک فعل نہ کرو - مگر اسکی تائید میں تمہارے پاس کوئی حدیث ہو - ص ۶۳

۱۲ - قرآن شریف کے قصص کے متعارض حدیث پاؤ تو پہلے تطبیق کی کوشش کرو - اگر کسی طرح وہ تعارض دُور نہ ہو تو یہ سمجھکر کہ وہ حدیث رسول نہیں - اس کو چھوڑ دو - ص ۶۳

۱۳ - اگر کوئی حدیث ہے اور قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کر لو کیونکہ قرآن اسکا مصدق ہے - ص ۶۳

۱۴ - اگر کوئی حدیث پیشگوئی پر مشتمل ہے اور محدثوں نے اسے ضعیف یا موضوع قرار دیا ہے مگر تمہارے زمانہ میں اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی تو اس حدیث کو سچا سمجھو کیونکہ خدا نے اس کا سچا ہونا ظاہر کر دیا - ص ۶۳ - ۶۴

۱۵ - بڑی احتیاط سے حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے - کیونکہ بہت سی احادیث موضوعہ بھی ہیں جنہوں نے اسلام میں فتنہ ڈالا ہے - ہر ایک فرقہ اپنے عقیدہ کے موافق حدیث رکھتا ہے - نماز کے مسائل میں اختلاف کا ذکر - شیعہ بھی احادیث کی غلط فہمی سے ہلاک ہوئے - اگر قرآن کو حکم ٹھیراتے تو سورۃ نور ہی ان کو نور بخش سکتی تھی - اسی طرح یہود بھی جو توریت پر حدیث کو قاضی قرار دیتے تھے ہلاک ہوگئے - روایات کی بناء پر

انہوں نے ایلیا کے دوبارہ نزول کو مانا اور مسیح نے اس کی تاویل کی کہ الیاس سے مراد یوحنا ہے مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔ ص ۶۴-۶۵

۱۶۔ حدیثوں کے پڑھنے کے وقت یہ خیال کر لینا چاہیئے کہ ایک قوم پہلے حدیث کو توریت پر قاضی ٹھہرا کر ایک سچے نبی کی منکر اور مکفّر ہوئی ص ۶۵

۱۷۔ صحیح بخاری مسلمانوں کیلئے نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پاگئے۔ ایسا ہی مسلم اور دوسری احادیث کی کتابیں بہت سے معارف و مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور اس شرط سے اُن پر عمل واجب ہے کہ قرآن اور سنّت اور مطابق قرآن احادیث کے مخالف نہ ہوں ص ۶۵-۶۶

۱۸۔ حدیث بعثت انا والساعۃ کھاتین ص ۱۲۹

۱۹۔ احادیث میں اس قدر تناقض ہے کہ ایک حدیث کے خلاف دوسری حدیث فی الفور مل جائیگی۔ نماز سے متعلق بھی وہابیوں اور حنفیوں کے اختلاف کا ذکر۔ ص ۱۳۷

۲۰۔ ابتداء سے حدیثوں کو بہت عظمت نہیں دی گئی۔ امام اعظم جو امام بخاری سے پہلے گذر چکے ہیں بخاری کی حدیثوں کی کچھ پروا نہیں کرتے اور انکا زمانہ اقرب تھا اس لئے مناسب ہے کہ حدیث کے لئے قرآن کو نہ چھوڑا جائے ورنہ ایمان ہاتھ سے جائے گا ص ۱۳۷

۲۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں کو اپنے روبرو نہیں لکھوایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کچھ حدیثیں جمع کی تھیں۔ پھر تقویٰ کے خیال سے انہیں جلا دیا کہ یہ میرا سماع بالواسطہ نہیں۔ تبع تابعین نے حدیثیں جمع کیں۔ اکثر ان میں سے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ بہت محنت کی لیکن بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظنّ کے مرتبہ پر رہی۔ لیکن ناانصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثیں لغو نکمّی بے فائدہ اور جھوٹی ہیں۔ بلکہ ان حدیثوں کے لکھنے میں جسقدر احتیاط سے کام لیا گیا۔ اور تحقیق و تنقید کی گئی اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں پائی جاتی۔ ص ۲۱۰ - ۲۱۱

۲۲۔ حدیث کے بارہ میں اسلم مذہب یہی ہے کہ نہ تو اہلحدیث کی طرح حدیثوں کو قرآن پر مقدم رکھا جائے اور نہ چکڑالوی کے عقیدہ کی طرح محض لغو اور باطل ٹھہرایا جاوے بلکہ چاہیئے کہ قرآن اور سنّت کو حدیثوں پر قاضی سمجھا جائے اور جو حدیث قرآن و سنّت کے مخالف نہ ہو اُس کو بسر و چشم قبول کیا جائے۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ ص ۲۱۲

۲۳ احادیث اور اہل کشف۔ مولوی محمد حسین صاحب

بٹالوی نے ریویو براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ جن لوگوں کو بذریعہ کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری ہوتی ہے وہ محدثین کی تقلید کے پابند نہیں۔ بعض حدیثیں جو محدثین کے نزدیک موضوع ہیں وہ اپنے کشف کی شہادت سے ان کی صحت کا یقین رکھتے ہیں۔ تو پھر جو مسیح موعود اور حَکَم ہونیکا دعویٰ کرتا ہے اُس کا کشف دوسروں کے کشف کے برابر بھی نہیں مانتے حالانکہ وہ قرآن کے مطابق ہے اور بعض حدیثوں نے بھی اس کی تائید کی ہے بلکہ محدثین نے تو مُردوں سے روایت کی ہے اور اہل کشف زندہ حیّ و قیوم سے سنتے ہیں۔
ص ۱۳۸-۱۴۰

۲۴ - احادیث اور وحی مسیح موعودؑ۔ جس شخص کو خدا نے کشف اور الہام عطا کیا۔ کیا اُس پر واجب نہیں کہ اگر خدا کی پاک وحی سے حدیثوں کا کوئی مضمون مخالف پاوے اور اپنی وحی کو قرآن کے مطابق تو ایسی حدیثوں کو چھوڑ دے۔ اور ان حدیثوں کو قبول کرے جو قرآن کے مطابق ہیں۔ اور اس کی وحی کے مخالف نہیں۔ ص ۱۳۹ و ص ۱۴۰ و ص ۲۸۸

حسّان بن ثابتؓ

آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر مرثیہ کے دو شعر۔ کنت السواد لناظری الخ ص ۱۲۷

حسد

اصل کیفیت حسد کی یہ ہے کہ انسان اپنے کسی کمال کے حصول میں یہ روا نہیں رکھتا کہ اس کمال میں اس کا کوئی شریک ہو جو درحقیقت خدا کی صفت ہے جو ہمیشہ اپنے آپ کو وحدہ لاشریک دیکھنا چاہتا ہے۔ پس ایک قسم کی بد استعمالی سے یہ عمدہ صفت قابلِ نفرت ہو گئی۔ ورنہ اس طرح یہ صفت مذموم نہیں کہ کمال میں سب سے زیادہ سبقت چاہے اور روحانیت میں تفرّد اور یکتائی کے درجہ پر اپنے تئیں دیکھنا چاہے۔ ص ۳۹۰

حسینؓ (امام)

میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان (امام) حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید مَن عادیٰ اولیائی دست بدست اسکو پکڑ لیتا ہے ص ۱۲۹

حَکَم

۱ - اگر حَکَم کا فیصلہ نہ مانا جائے تو وہ حَکَم کس چیز کا۔ ص ۱۳۸

۲ - مسیح موعود کی نسبت بخاری میں حَکَم آیا ہے اور حَکَم اُسے کہتے ہیں کہ رفع اختلاف کے لئے اس کا حُکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔ ص ۱۳۹ و ص ۲۸۸

روحانیت سے فیض یافتہ ہے اور قرآن خاتم الشریعۃ ہے اور آپ کے بستان کا ایک پھل اور آپکی بارش کا ایک قطرہ ہے تو وہ ملعون ہے

ص ۲۸۷

خاتم الخلفاء

مَیں روحانیت کے رُو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا۔ ص ۱۷

خدا تعالیٰ

دیکھو زیر "اللّٰہ"

خرق عادت

۱۔ اگر خرقِ عادات نہ ہوتی تو عبادت کے پھل بھی ضائع ہو جاتے۔ ص ۲۳۰

۲۔ ترکِ عادات دوسرے لفظوں میں نشان ہیں۔ ص ۲۳۰

۳۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں کے لئے خرق عادات کرتا ہے جو اپنی عادات کو پھاڑتے اور پاک کرتے ہیں۔ ص ۲۳۱

خسوف کسوف

۱۔ مہدی کی علامت کہ اس کے ظہور کے وقت خسوف کسوف ہوگا۔ اور اس میں پہلی رات سے مراد ان تین راتوں میں سے پہلی رات ہے جو خدا نے اپنی سنّت کے موافق تین راتیں مقرر کر رکھی ہیں۔ ایسا ہی شمس کے لئے تین دن ص ۱۴۰-۱۴۱ و ص ۳۲۱

۲۔ عرب کے نزدیک وہ رات جسمیں ہلال کو قمر کہا جاتا ہے کوئی مخصوص رات نہیں جس میں اختلاف نہ ہو۔ اس صورت میں پیشگوئی کے ظہور کے لئے کوئی خاص صورت معیّن نہیں رہتی ص ۱۴۱

۳۔ یہ کہنا کہ سنّت اللّٰہ کے موافق کسوف خسوف ہونا کوئی خارق عادت امر نہیں حماقت ہے۔ اصل غرض پیشگوئی کی ایک علامت بیان کرنا ہے جس میں دوسرا شریک نہ ہو۔ اور اس کی تفصیل کہ کسی مہدی کے وقت ان تاریخوں میں ایسا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا۔ اگر ایسا نہیں تو اس واقعہ کی تاریخ میں سے کوئی نظیر پیش کرو مگر ہرگز پیش نہیں کر سکو گے۔ ص ۱۴۲

خلع

اگر مرد بیکار ہو جاوے تو عورت حاکم کے ذریعہ سے خلع کرا لے جو طلاق کے قائم مقام ہے۔ قرآن میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں ویسے ہی عورتوں کے بھی۔ اگر عورت مرد کے تعدّد ازدواج پر ناراض ہے تو بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے ص ۸۰-۸۱

خوابیں

دیکھو زیر "رؤیا"

د

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

کل شجر یعرف بالثمرات ص ۲۵

دُعا

۱۔ نیچری جو اپنے ہی خیال سے ایک قانونِ قدرت بنا بیٹھے ہیں۔ اُن کی دُعائیں ہرگز قبول نہ ہونگی لیکن جب تو دُعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ص ۲۰-۲۱

۲۔ دُعا کے بارہ میں خداؔ کا یہ قانون ہے کہ وہ نہایت رحم سے نیک انسانوں سے دوستوں کا سا معاملہ کرتا ہے۔ یعنی کبھی تو اپنی مرضی چھوڑ کر اُس کی دُعا سُنتا ہے جیسے فرمایا۔ ادعونی استجب لکم اور کبھی اپنی مرضی منوانا چاہتا ہے جیسا کہ آیت ولنبلونکم بشیٔ من الخوف الآیۃ سے ظاہر ہے۔ حاشیہ ص ۲۱

۳۔ انجیلی دُعا اور قرآنی تعلیم اور سورۃ فاتحہ سے لطیف مقابلہ

(ا) انجیلی دُعا کا مفہوم کہ زمین تقدیس سے خالی ہے اسلئے کہ اُس کی بادشاہت اُس میں نہیں آئی مگر قرآن کہتا ہے وان من شیٔ الا یسبح بحمدہ - یسبح للہ ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض۔ خدا کی بادشاہت جیسی آسمان پر ہے ویسی زمین پر ہے۔ ہاں قانون دو ہیں۔ ایک آسمانی فرشتوں کیلئے خداؔ کے قضاء و قدر کا قانون ہے کہ وہ بدی یا گناہ کر ہی نہیں سکتے۔ اور نہ نیکی میں ترقی۔ اور ایک زمین پر انسانوں کیلئے خدا کے قضاء و قدر کے متعلق ہے اور وہ یہ کہ آسمان سے انکو بدی کرنیکا اختیار دیا گیا ہے۔ وہ گناہ کر سکتے ہیں مگر نیکی میں ترقی بھی کر سکتے ہیں۔ یہ دونوں فطرتی قانون غیر متبدل ہیں۔ ہاں استغفار سے اُن کی کمزوری دور ہو سکتی ہے اور گناہ سے بچ سکتے ہیں جیسے نبی و رسول بچتے رہے۔ اور مزید تفصیل ص ۳۲-۳۵

(ب) اب تو یورپ کے عیسائی کہتے ہیں کہ آسمان کچھ چیز نہیں تو گویا خدا کی بادشاہت کسی جگہ بھی نہیں۔ لیکن ہم خدا کی زمینی بادشاہت بچشم خود دیکھ رہے ہیں اور اسکی تفصیل۔ اور الزامی جواب کہ مسیح کی صلیب سے بچنے کیلئے ساری رات کی دُعا شاید اسی لئے قبول نہ ہوئی ہو۔ مگر ہم نے تو اس سے بڑھ کر ابتلاء دیکھے اور نجات پائی۔ کرنل ڈگلس کی عدالت میں مقدمہ اقدام قتل کا ذکر اور خدا تعالیٰ کا پہلے سے اس کے متعلق خبر دینا۔ اور خبر دینا کہ میں تم کو بری کرونگا۔ پس ہم خدا کی زمین پر بادشاہت کا کیونکر انکار کر سکتے ہیں اور آیات قرآنی کا ذکر۔ ص ۳۷-۳۹ و ص ۴۰-۴۱

(ج) قرآنی دُعا - سورۃ فاتحہ میں تمام لوازم بادشاہت بیان کئے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں :-

لوازم بادشاہت (۱) بادشاہ لوگوں کی پرورش پر قدرت رکھتا ہو -

(۲) رعایا کو اپنی آبادی کے لئے ضروری سامان بغیر عوض ان کی خدمات کے خود رحم خسروانہ سے بجا لاوے -

(۳) جن کاموں کو رعایا اپنی کوشش سے سرانجام نہ پہنچا سکے انہیں مناسب طور پر مدد دے -

(۴) جزا سزا پر قادر ہو تا سیاست مدنی میں فرق نہ پڑے -

یہ چاروں صفات بادشاہت ربّ العالمین الرحمٰن - الرحیم - مالک یوم الدین سے ثابت کیں - اور بتایا کہ زمین پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی کے تصرّفات موجود ہیں - مگر انجیل کہتی ہے کہ خدا کی بادشاہت آنے کیلئے دُعا کرو اور اس کی تفصیل - اور سورۃ فاتحہ میں بیان کردہ صفات کی عمومیت کا ذکر - صفحہ ۳۹ - ۴۳

نیز دیکھو فاتحہ زیر "تفسیر"

(د) پھر انجیلی دعا ہماری روزانہ کی روٹی آج ہمیں بخش - اور قرآنی دُعا میں صرف ہر روز کی روٹی کی درخواست نہیں بلکہ جو انسانی فطرت کو ازل سے استعداد بخشی گئی ہے اور اسکو پیاس لگا دی گئی ہے اُس کے لئے دُعا ہے - اور اس کی تفصیل - صفحہ ۴۲ - ۴۴

(ھ) غرض انجیل کی دُعا میں صرف وعدہ ہے مگر قرآن قائم شدہ بادشاہت اور اُس کے فیوض کو دکھلا رہا ہے - صفحہ ۴۳

(و) اھدنا الصراط المستقیم دُعا ایک ایسا مفہوم کلّی اپنے اندر رکھتی ہے جو تمام دین و دنیا کے مقاصد کی بھی ایک کنجی ہے کیونکہ کسی چیز کی حقیقت پر اطلاع پانے اور اس کے فوائد سے منتفع ہونے کیلئے ایک مستقیم راہ کا ملنا ضروری ہے جس سے بآسانی اس مطلب تک پہنچ سکے - اور اس کی تشریح و تفصیل - لیکن انجیل کی ہدایت کے موافق جب روٹی مل گئی تو اس کو خدا سے کیا غرض - صفحہ ۵۸ — ۶۰

۴ - دُعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو - اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے جو تمہیں ربّ سے ملے روشن ہو - صفحہ ۸۵

۵ الہامی دُعا - ربّ لا تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین - صفحہ ۹۷

دنیا

۱ - افسوس کہ دنیا نے خدا کی اس نئی تجلّی سے دشمنی کی - اُن کے ہاتھ میں بجز متعقوں کے اور کچھ نہیں

اُن کا خدا اُن کے اپنے ہی تصوّرات ہیں۔ عیز قوموں
اور مسلمانوں کی بدحالی کا ذکر ص۷-۸ نیز دیکھو "مسلمان"

ب - دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک
طاعون بھی ہے۔ خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ
مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دُور رکھے ص۱۳

ج - وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح
گرتے اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں خدا کا قرب
حاصل نہیں کر سکتے۔ ص۱۳

دوا

دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں مگر ان پر
بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے۔ ص۱۳

دین

دین کے دو ہی کامل حصّے ہیں۔ ایک خدا سے محبت
کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ انکی
مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور اُن کے لئے
دُعا کرنا۔ ص۴۶۴

دیوتا

دیوتا سنسکرت میں ربّ کو کہتے ہیں جو کسی کی
پرورش کرتا ہے۔ پس سورج اور چاند بجائے خود ایک
ربّ یعنی دیوتا ہے۔ اِن تمام ربّوں یعنی دیوتاؤں
کے سر پر ایک بڑا ربّ ہے۔ جو مدبّر بالارادہ ہے
اور وہی خدا ہے اُس کا نام ربّ العالمین یعنی سب کا
ربّ اور تمام ربّوں کا بھی ربّ ہے۔ حاشیہ ص۲۱۴ و حاشیہ ص۴۵۸

ڈ

ڈگلس

کرنل ڈگلس سابق کیپٹن ڈگلس کی عدالت میں حضرت
مسیح موعود علیہ السلام پر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ
اقدامِ قتل کا ذکر۔ اور کیپٹن ڈگلس کو پیلاطوس قرار
دے کر دوسرے پیلاطوس پر اس کی برتری اور فوقیت
بتا کر فرمانا کہ اُس نے عدالت پر پورا قدم مارنے سے
ایسا عمدہ نمونہ دکھایا ہے کہ اگر اس کے وجود کو
قوم کا فخر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے۔ تو
بے جا نہ ہوگا وغیرہ۔ ص۵۵-۵۸

ر

رسول

ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول
کو قبول نہ کیا۔ ص۶۱

رُوح

رُوح کی ابدیّت محض عطیۂ الٰہی ہے۔ اپنی ذات
کے تقاضا سے ابدی نہیں بلکہ انسانی رُوح بھی
دوسرے حیوانات کی ارواح کی طرح قابلِ فنا ہے
حاشیہ ص۳۸۲

رُوح القدس

۱ - حقیقی اخلاق فاضلہ اوپر سے بذریعہ رُوح القدس
آتے ہیں۔ ص۴۵

۲ - ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ رُوح القدس

اخلاق کا حصہ نہیں پاتا وہ اخلاق کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ ص۴۵

۳۔ جب تک رُوح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو۔ تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے بلکہ ایک مُردہ بے جان ہو۔ ص۴۵

۴۔ تمہارا علاج کبر و غرور اور شیطان اور نفس کے غلبہ سے صرف ایک ہی ہے کہ رُوح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اُترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیرے۔ ص۴۵

۵۔ رُوح القدس کا انعام مبایعین سلسلہ کے لئے تیار ہے جو اس راہ میں مالی امداد کرتے ہیں۔ ص۸۳

۶۔ رُوح القدس کی جو تجلّی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی وہ ہر ایک تجلّی سے بڑھ کر ہے رُوح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر کسی پر گائے اور کسی پر کچھوا یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا۔ جب تک انسان کامل یعنی ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوا۔ چونکہ آپ پر رُوح القدس کی قوی تجلی تھی اس لئے قرآنی تعلیم شرک سے محفوظ رہی اور عیسائی مذہب کے پیشوا پر رُوح القدس نہایت کمزور یعنی کبوتر کی شکل پر نازل ہوا اس لئے ناپاک رُوح یعنی شیطان اس مذہب پر فتحیاب ہو گیا۔ ص۸۳-۸۴

۷۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رُوح القدس کی انسانی شکل پر تجلّی میں آپ کی زبردست انسانیت کی طرف اشارہ تھا جو رُوح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ ص۸۵

رؤیا

۱۔ خواب میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب اور مولوی چکڑالوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہنا خسف القمر والشمس فی رمضان۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ پھر مولوی عبدالکریم صاحب سے کہنا کہ اسجگہ آلاء سے مراد میں ہوں۔ پھر اس الہام کے متعلق دیکھنا کہ چند آدمی جن میں میاں نبی بخش صاحب رفوگر بھی ہیں اسے قرآن شریف سے نقل کر رہے ہیں۔ حاشیہ ص۲۰۹

۲۔ رؤیا میں ایک خوبصورت درخت پھلوں سے لدا ہوا دیکھنا اور ایک جماعت کا افتیموں کی مانند ایک بوٹی کا اس پر چڑھانا اور ایک نیک پاک دل کا رؤیا میں بتانا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے۔ اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ مخالف قرآن ہیں جن کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا اور اس کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ حاشیہ ص۲۱۲

۳ - رؤیا میں ایک غیم شخص کے متعلق دیکھنا کہ وہ آپ کی عزت پر حملہ کرے گا - اور آخر کار آپ نجات پائیں گے اور بلاء دشمن پہ پڑے گی - یہ رؤیا ایک سال کے بعد مولوی کرم دین صاحب کے مقدمہ سے پوری ہوئی - ص ۳۵۰

ریل

روس کی طرف سے ایک ریل تیار ہو رہی ہے جو چالیس دن میں تمام دنیا کا دورہ ختم کریگی - ص ۴۲۹

ز

زکوٰۃ

۱ - جس پر زکوٰۃ فرض ہے اُسے چاہیئے کہ زکوٰۃ ادا کرے - ص ۱۵

۲ - چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے - ص ۸۳

زلزلہ

دو دفعہ زمین سخت ہلائی گئی - ایک جب کہ ابن مریم کو تنہا چھوڑا گیا - دوسرے جب مجھے رد کیا گیا - ص ۳۲۷

زندگی

ا - حد سے عیاشی میں زندگی بسر کرنا لعنتی زندگی ہے - حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے - حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے - ص ۱۷

ب - وہ زندگی لعنتی ہے جو بے شرمی سے گذرتی ہے ص ۱۳۲

س

سلسلہ محمدیہ

محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے - مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھکر - ص ۱۴

سناتن دھرم

ا - آریہ ورت کا قدیمی مذہب ہے جسے عوام نے بگاڑ دیا - مورتی پوجا - دیوتوں کی پرستش - اوتاروں کو خدا سمجھنا اور بہت سی مشرکانہ بدعتیں اس مذہب کا جزو ہو گیا ہے لیکن ان چند غلطیوں کو علیحدہ کرکے بہت سی عمدہ باتیں اس مذہب میں موجود ہیں - اس مذہب میں بڑے بڑے رشی مُنی اور جوگی اور جپی تپی ریاضتیں کرنے والے پائے گئے - اور انکی تعریف - بعد میں آنیوالے اس طریق کو بھول گئے جو راجہ رامچندر اور راجہ کرشن نے اختیار کیا تھا - لیکن پنڈت دیانند کے پیشکردہ مذہب میں وہ روحانیت نہیں جس کو سناتن دھرم کے بزرگوں نے پایا تھا - ص ۳۸۷ - ۳۸۸

ب - سناتن دھرم والے انکی چند باتوں کو علیحدہ کرکے آریہ صاحبوں سے ہزار درجہ بہتر ہیں - وہ اپنے پرمیشر کی اپنے آپ کو انادی اور غیر مخلوق قرار دے کر بے حرمتی نہیں کرتے - اور نیوگ جیسے

قائل شرم مسئلہ کو نہیں مانتے۔ اسلام پر بیہودہ اعتراض نہیں کرتے۔ اکثر ملنسار ہیں۔ سناتن دھرم کے جوگی جو مذہب کے اعلیٰ مقام پہ ہوتے ہیں وہ بھی مورتی پوجا سے دستکش ہوتے ہیں۔ صفحہ ۴۷۴ نیز دیکھو "آریہ"

ج۔ سناتن دھرم والے صرف گذشتہ اوتاروں سے محبت نہیں رکھتے بلکہ اس کلجگ کے زمانہ میں وہ ایک آخری اوتار کے بھی منتظر ہیں جو زمین کو گناہ سے پاک کر دیگا۔ اس لئے تعجب نہیں کہ کسی وقت خدا کے نشانوں کو دیکھکر ان کے سعادت مند خدا کے آسمانی سلسلہ کو قبول کریں۔ حاشیہ صفحہ ۴۷۵

د۔ سناتن دھرم کے رشیوں مُنیوں کا جنہوں نے بنوں میں جا کر بڑی بڑی ریاضتیں کی تھیں۔ یہی عقیدہ تھا کہ ہر ایک چیز پرمیشر سے نکلی ہے یعنی اس کے کلمات ہیں جو مذہب اسلام کا ہے۔ وہ گوشہ گزینی کی حالت میں اپنے پرمیشر سے دل لگاتے تھے اور وہ اُن پر ظاہر ہوتا تھا۔ وہ خدا کے الہام اور وحی کے وید تک محدود ہونے کے ہرگز قائل نہ تھے۔ بلکہ خدا ان سے باتیں کرتا تھا اور غیب کی باتیں ان پر ظاہر ہوتی تھیں۔ صفحہ ۴۷۷ - ۴۷۸

(رسالہ) سناتن دھرم

اوّل بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ۳ و ۴ سنہ ۱۹۰۳ء میں بطور رسالہ ۸ رمارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو شائع ہوا اور چونکہ اس میں انصاف کی رُو سے سناتن دھرم کی مدد ہے اس لئے اسکا نام سناتن دھرم رکھا گیا۔ ٹائیٹل پیج صفحہ ۴۶۵

سنّت

۱۔ دوسرا ذریعہ ہدایت کا سُنّت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاک نمونے اپنے فعل سے دکھلائے۔ یا وہ روش نبوی یعنی جو خدا کے قول فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے سنّت اُسی کا نام ہے۔ حاشیہ صفحہ ۲۹ و صفحہ ۶۱-۶۲ و صفحہ ۲۰۹

۲۔ سنّت اور حدیث ایک چیز نہیں۔ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنّت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ صفحہ ۶۳ و حاشیہ صفحہ ۲۰۹

۳۔ سنّت قرآن کا منشاء ظاہر کرتی ہے اور سنّت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت صلعم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا تھا۔ پس سنّت اس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتداء سے چلا آیا ہے۔ صفحہ ۶۴ و صفحہ ۲۱۰

۴۔ قدیم سے عادۃ اللہ یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کے لئے لاتے ہیں تو اپنے عملی فعل سے یعنی عملی طور پر اس کی تفسیر

کر دیتے ہیں تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے۔ ص ۲۱۰

۵۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کی اشاعت کے لئے مامور تھے ایسا ہی سنّت کی اقامت کے لئے بھی۔ پس جیسا کہ قرآن شریف یقینی ہے۔ ایسا ہی سنّت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔ نماز کی رکعات وغیرہ کی مثالیں۔ ص ۲۱۰ - ۲۱۱

سورۃ فاتحہ

دیکھو زیرِ "فاتحہ"

ش

شراب

۱۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اُس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب پیتے ہیں۔ ص ۷

۲۔ قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا پھر تم مسلمان کہلا کر کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھیراتے ہو تمہارے نبیؑ تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے۔ حاشیہ ص ۴۳

۳۔ شراب کی تائید میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسٰیؑ شراب پیا کرتے تھے۔ اس لئے ہر سچے عیسائی کا فرض ہے کہ اپنے مرشد کی پیروی میں وہ بھی شراب پیوے۔ ص ۴۳۳

۴۔ شراب شہوانی جذبات کو تیز کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا خوف دل سے جاتا رہتا ہے۔ ص ۴۳۳

۵۔ شراب اور خدا ترسی ایک وجود میں اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ خونِ مسیح کی دلیری اور شراب کا جوش تقویٰ کی بیخ کنی میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ص ۴۳۴

۶۔ ہمیں تو ناپاک چیزوں کے استعمال سے کسی سخت مرض کے وقت بھی ڈر لگتا ہے۔ ص ۴۳۴

۷۔ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ ایک دوست نے افیون بطور علاج بتائی۔ اور کہا کہ علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں۔ مَیں نے کہا۔ مہربانی۔ اگر ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو ڈرتا ہوں کہ لوگ بطور ٹھٹھا یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا۔ اور دوسرا افیونی۔ اس طرح خدا تعالیٰ پر توکل کرنے سے خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا۔ بارہا غلبۂ مرض کے وقت خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ دیکھ مَیں نے تجھے شفا دیدی۔ اور شفا ہو گئی۔ ص ۴۳۴ - ۴۳۵

شرک

شرک سے بکلّی پرہیز کرو کیونکہ شرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے اور جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔ ص ۲۸

شفاعت

آریوں کے اعتراض کہ شفاعت پر بھروسہ شرک ہے کا جواب۔

د - من ذالذی یشفع عندہ الاباذنہ ۔ قرآن شریف کی رُو سے شفاعت کے معنے یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کیلئے دُعا کرے کہ وہ مطلب اُسکو حاصل ہو جاوے یا کوئی بلا ٹل جائے۔ پس شفاعت یعنی ہمدردی کی دُعا سے باز رہنا ایک عیب ہے۔
ص ۴۶۳ - ۴۶۴

ب - شفاعت کا لفظ شفع سے ماخوذ ہے۔ شفع جفت کو کہتے ہیں - پس انسان کو اس وقت شفیع کہا جاتا ہے جبکہ وہ کمال ہمدردی سے دوسرے کا جفت ہو کر اس میں فنا ہو جاتا ہے اور دوسرے کیلئے ایسی ہی عافیت مانگتا ہے۔ جیسی کہ اپنے لئے۔
ص ۴۶۴

شیطان

شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے نہیں کیونکہ وہ پُرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔
ص ۴۵

ص

صدق

۱ - ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔
ص ۸۳

۲ - فضولیوں سے اپنے تئیں بچا کر اور اس راہ میں اپنا روپیہ لگا کر اپنا صدق دکھاوے تا فضل اور رُوح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔
ص ۸۳

۳ - صادق اور کاذب علامات سے شناخت کئے جاتے ہیں۔
ص ۲۵۰

ط

طاعون

۱ - طاعون کا ٹیکا

(ا) طاعون سے بچانے کیلئے گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ٹیکا کی تجویز - اور یہ کہ اسپر رعایا کو شکریہ ادا کرنا چاہیئے نہ کہ بدظنی - اس تدبیر پر بپابندی رعایت اسباب رعایا کو کاربند ہونا چاہیئے۔
ص ۱

(ب) اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے ہم ٹیکہ کراتے - اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا اس زمانہ میں انسانوں کیلئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھلانا چاہتا ہے۔ اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہو گا - اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور دیگر شرائط
ص ۲ و ص ۴ و ص ۸

(ج) یہ معصیت ہو گی کہ خدا کے اس نشان کو

ٹیکا کے ذریعہ سے مشتبہ کر دوں۔ نیز ٹیکہ کرانے
سے لازم آئیگا کہ گویا میں خدا کے اس وعدہ
پر ایمان نہ لایا۔ ص۳

(د) ہمیں اس وعدۂ الٰہی کے مقابل انسانی تدبیروں
سے سوائے اس کے کہ خدا بتائے پرہیز کرنا
لازم ہے۔ تا نشانِ الٰہی کو کوئی دشمن دوسری
طرف منسوب نہ کرے۔ ص۵

(ھ) جن لوگوں کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم
ہو تو انہیں گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی
چاہیئے اور جن کو اپنی رضامندی پر چھوڑا
گیا ہے اگر وہ اس تعلیم پر جو انہیں دی
گئی ہے پورے طور پر قائم نہیں ہیں تو
انہیں بھی ٹیکہ کرانا مناسب ہے ص۱۰

(و) صاحب اللواء (مصری اخبار) کا اعتراض
کہ آپ کا یہ کہنا کہ ٹیکہ طاعون کیلئے مفید نہیں اور
دوا نہ کرنا توکل علی اللہ کا مدار ہے حالانکہ ایسا کرنا
درحقیقت عدمِ توکل ہے اور اپنے آپکو ہلاکت میں
ڈالنا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ہمیں مداوات اور
معالجات کا حکم دیا گیا ہے۔ ص۲۱۹-۲۲۰

جواب: — (۱) جو کچھ صاحب اللواء نے میری
طرف منسوب کیا ہے۔ وہ بالکل جھوٹ ہے پھر
اپنے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہونے اور
خدا سے علم حاصل کرنے اور اپنی وحی کی پیروی کرنیکا
ذکر اور یہ کہ جو کچھ میں نے کیا وہ امرِ الٰہی سے کیا
ہے اور اس کا تفصیلی جواب کہ اسباب چند مراتب
کے بعد ختم ہو جاتے ہیں۔ اور خالص امرِ الٰہی رہ جاتا
ہے۔ عیسیٰؑ اور آدمؑ کی پیدائش اور موسیٰؑ کے سمندر
پار کرنے اور اُمِّ موسیٰ کے اپنے بچہ کو دریا میں ڈالنے
کا ذکر۔ ص۲۲۱-۲۲۳ و ص۲۳۳ و ص۲۳۵

(۲) عام لوگوں کو میں ٹیکہ سے نہیں روکتا اور اسکا
ترک صرف مجھے اور جو قلبِ سلیم سے میرا تابع
اور اعمالِ صالحہ بجالاتا ہو مفید ہے۔
ص۲۳۲ و ص۲۷۱

(۳) ٹیکا نہ کرانے اور توکل علی اللہ کی وجہ کا تفصیلی
بیان مسیح موعود اور امام منتظر اور حَکَم ہونے
کا دعویٰ اور لوگوں کی سب و شتم اور تکفیر و تکذیب
اور ان کے منصوبے اور ان کے انجام کا ذکر۔
ص۲۳۶-۲۳۹

(۴) ترکِ ٹیکہ کی وجہ یہ تھی تا نشان ظاہر ہو اور
جماعت ایمان و عرفان میں کامل ہو۔ میں نے
معترضین سے کہا تھا۔ اگر آخر کار ثابت ہوا
کہ ٹیکا میں ہی عافیت ہے تو میں خدا کی طرف
سے نہیں۔ میرے ٹیکہ نہ کرنے۔ اور یہ کہ
ٹیکا میں عافیت نہیں اور ہم ہی محفوظ ہونگے۔
میری وحی کی اشاعت کے بعد ٹیکا کے نقصانات
کی اشاعت ہونے لگی۔ اور حکومت نے بھی اسکا

اعلان کیا۔ اور صرف ملکوال میں ٹیکا لگوانے والے
انیس آدمی مرگئے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے نشان ظاہر
کرنے کیلئے ٹیکا کا فائدہ زائل کردیا۔ اور
اس میں نقصان کا پہلو رکھ دیا۔ کشتی نوح کی
طباعت سے پہلے کبھی نہیں سُنا گیا تھا کہ
اس میں ضرر کا پہلو بھی ہے۔
ص ۲۵۲-۲۶۵ و ص ۲۶۹ و ص ۳۹۱

(۵) اس نشان نے ثابت کردیا کہ اللہ تعالےٰ
جس میں چاہے تاثیر رکھ دیتا ہے۔ اور
جس سے چاہے چھین لیتا ہے۔ اصل تو
اس کا امر ہے۔ ص ۲۶۶

(۶) ٹیکا کے بداثرات کا ذکر۔ ص ۲۶۹-۲۷۰
نیز دیکھو ص ۲۷۳-۲۷۴

۲ ۔ قادیان اور جماعت کی حفاظت کا وعدہ

(ا) فرمایا۔ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون
نہیں آئیگی جس سے لوگ کتّوں کی طرح مریں۔
ص ۴ و ص ۳۹۱

(ب) عموماً جماعت کے لوگ گو وہ کتنے ہی ہوں
مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے
اور نسبتاً بمقابلہ خدا کی حمایت انکے ساتھ
ہوگی۔ ص ۲ و ص ۴ و ص ۵ و ص ۸۰

(ج) شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں سے کوئی
شخص اس مرض سے گذر جائے تو اس نشان کا
مرتبہ کم نہ ہوگا۔ شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا
ہے۔ حضرت موسیٰ و یشوع اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں قتال کا نشان دیا گیا۔ حالانکہ بمقابل
مجرمین اہل حق بھی تلوار سے قتل ہوتے تھے۔ مگر
بہت کم۔ ص ۴ و ۵

(د) کامل متقی طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ
وہ خدا کی پناہ میں ہے۔ ص ۸۲

۳ ۔ طاعون کے متعلق پیشگوئیاں

(ا) براہین احمدیہ میں اس بلائے عظیم طاعون کے متعلق خبر بطور پیشگوئی
اور وعدہ الٰہی مندرجہ نمبر ا و نمبر ۲ (ب) ص ۴-۵ و ص ۳۹۱

(ب) قرآن شریف اور توریت کے بعض صحیفوں میں بھی
مسیح موعود کے وقت طاعون پڑنے کی خبر موجود
ہے بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں یہ خبر دی
ہے۔ ص ۵

(ج) پیشگوئی متعلق طاعون در نظم ص ۸۸

(د) تکذیب کئے جانے کے وقت وباء کیلئے تمنّا
اور طاعون کے متعلق بذریعہ وحی خبر اور اسکے
مطابق طاعون کا ظاہر ہونا۔ اور لوگوں کا بدشگونی
پکڑنا اور کہنا کہ ہمارے علماء سے کوئی طاعون
سے نہیں مریگا۔ لیکن تم طاعون میں مبتلا ہوگے
میں نے کہا تم جھوٹے ہو۔ ہم امان میں ہیں۔
تھوڑے عرصہ کے بعد ان کے بڑے بڑے علماء
طاعون سے ہلاک ہوئے۔ اور طاعون سے متعلق

اعجاز احمدی کے چند اشعار ص ۱۲۱-۲۴۳ و ص ۲۶۶ و ص ۳۰۵

(ھ) طاعون ہی دابۃ الارض ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے۔ اور مشرق سے نکلنے والی آگ ہے جس کا حدیث میں ذکر ہے۔ ص ۲۲۵ و ص ۳۶۱

(و) طاعون سے متعلق آیات۔ ص ۲۶۶

۴ - طاعون کے حملہ سے بچانے والی تعلیم۔ ص ۱۰-۲۶ نیز دیکھو "جماعت احمدیہ"

۵ - طاعون بھی ایک نشان ہے۔ ص ۱۲ و ص ۴۰

۶ - آجکل طاعون بھی بطور سزا کے زمین پر اترتی ہے جس سے خدا کے سرکش ہلاک ہوتے جاتے ہیں۔ ص ۳۴ و ص ۳۰۴-۳۰۵

۷ - خدا کے آسمانی حکم نے طاعون کے ساتھ زمین کو ہلا دیا۔ تا اس کے مسیح موعود کے لئے ایک نشان ہو۔ ص ۴۰

۸ - یہود پر حضرت مسیح کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے طاعون کا عذاب نازل ہوا تھا - حاشیہ ص ۵۴

۹ - طاعون ایک غضب کی آگ ہے تم اپنے تئیں اس آگ سے بچاؤ۔ اور کون بچائیگا؟ ص ۸۲

۱۰ - طاعون کی شدت سے متعلق خبر شائع کرنے کے بعد جو آیات ظاہر ہوئیں ان کا ذکر ص ۲۴۴

۱۱ - طاعون کا سبب بد اعمالیاں اور فسق و فجور ہے پس ان گناہوں کو چھوڑ دو ص ۲۴۴ و ص ۲۷۶

(ب) طاعون کا موجب زمین کا پاپ و گناہ سے بھر جانا۔ اور مامور الٰہی کا انکار اور اس کی توہین و تحقیر ہوتی ہے۔ اس زمانہ میں بے نظیر رنگ میں کامل نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تحقیر کی گئی اور مسیح موعود کو گالیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ ص ۳۶۶-۳۶۷

۱۲ - طاعون کے ذریعہ جماعت کا بڑھنا

(ا) طاعون کے نشان کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کرے گی - اگر اس پیشگوئی کے مطابق خدا نے اس جماعت اور دوسری جماعتوں میں کچھ فرق نہ دکھلایا تو ان کا حق ہوگا کہ میری تکذیب کریں۔ ص ۶

(ب) دسہزار کے قریب تو طاعون کے ذریعہ سے ہی میری جماعت میں داخل ہوئے۔ ص ۱۰۱-۱۰۲ و ص ۴۴۹

(ج) طاعون کے بعد ہماری جماعت بڑھی یہانتک کہ ایک لاکھ سے بھی زائد ہوگئی - اور اب تو اس سے دو چند ہے۔ ص ۳۰۶

۱۳ - طاعون سے حفاظت کیلئے دعوت مقابلہ

جیسے مَیں نے خدا سے الہام پاکر ایک گروہ کے لئے جو میرے قول پر چلنے والے ہیں عذاب طاعون سے بچنے کے لئے خوشخبری شائع کی ہے اسی طرح دوسرے اہل مذاہب اگر اُن کے دل میں اپنے ہم مذہبوں کی

یک گروہ اس کے چہرہ یعنی دیدار اور اُس کے گفتار سے اُسے پہچان لیتے ہیں۔ دوسرا گروہ آیات دیکھ کر ایمان لے آتے ہیں۔ تیسرا گروہ بے بصیرت اور سخت دل لوگ عذاب اور آفات کے مقتضی ہوتے ہیں۔ وہ امن اور راحت سے چھینے جانے پر ایمان لاتے ہیں۔ گو دین میں جبر نہیں لیکن ایسے لوگوں کی طبائع ایک قسم کا جبر چاہتی ہیں۔ اس لئے آسمان سے عذاب نازل ہوتا ہے۔ ص ۳۰۳-۳۰۵

ج ۔ **عذاب الٰہی کی اقسام** ۔ اس زمانہ کے غافلوں کی تنبیہ کے لئے ایک نوع کا عذاب اختیار کیا جو آسمان سے نازل ہوتا ہے ۔ اور دلوں کو مرعوب کرتا ہے۔ کبھی طاعون کے ذریعہ۔ کبھی زلازل کے ذریعہ۔ واخریٰ بطوفانٍ ناریٍّ انشقت بہ الجبال وارتجّت بہ البحار واذہ فی تخیّظ و زفیر اس میں بموں اور ایٹم بموں کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ ص ۳۰۵

عربی

ا ۔ ادب عربی کے راہ ہائے مشکل مشقت و تعب یعنی محنت سے طے نہیں کئے بلکہ خدا کی طرف سے موہبت ہے۔ ص ۳۵۳

ب ۔ اُم الالسنہ عربی زبان ہے اور یہی آج ان تمام زبانوں میں سے جن میں الٰہی کتب نازل ہوئی بیان کی جاتی ہیں زندہ زبان ہے اور ہم نے اپنی کتاب (منن الرحمٰن) میں اعلیٰ درجہ کی تحقیقاتوں سے اور ہزارہا مفردات کے مقابلہ سے اور نیز اس علمی خزانہ سے جو عربی مفردات میں پایا جاتا ہے عربی کا ام الالسنہ ہونا ثابت کر دیا ہے۔ ص ۴۲۰

عرش

آریوں کا اعتراض کہ مسلمان خدا کو عرش پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں جسے چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے اس سے خدا کا محدود ہونا لازم آتا ہے اور یہ کہ وہ قائم بالذات نہیں۔

جواب (۱) عرش کا مخلوق اور جسمانی ہونا مسلمانوں کا عقیدہ نہیں۔ نہ قرآن میں ایسا کہیں لکھا ہے۔ اگر کوئی آریہ قرآن سے دکھاوے تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔ قرآن کی رو سے خدا زمین پر بھی ہے اور آسمان پر بھی۔ اور اینما تولّوا فثمّ وجہ اللّٰہ۔ اور وہ نزدیک بھی ہے فانّی قریب۔ جب عرش مجسّم چیز نہیں تو وہ اور اُسے اٹھانا بھی ایک استعارہ ہوگا۔ قرآن شریف میں ہر جگہ عرش سے مراد خدا کی عظمت و جبروت اور بلندی ہے۔ اور اس کے مظہر بھی چار صفات ہیں۔ جو سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان کی گئی ہیں۔ وید کی رُو سے یہ چار دیوتے ہیں مگر قرآنی

اصطلاح کی رُو سے اُن کا نام فرشتے ہے۔ جو خدا کی ان چاروں صفات کو جو اسکی جبروت اور عظمت کا اتم مظہر ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں عرش کہا جاتا ہے اُٹھا رہے ہیں۔ یعنی عالم پر ظاہر کر رہے ہیں۔ ان چار صفات میں خدا کی ابتدائی صفات کا اور درمیانی زمانہ کی رحمانیت اور رحیمیت اور آخری زمانہ کی صفت مجازات کا بھی ذکر ہے۔ اور اصولی طور پر کوئی فعل اللہ تعالیٰ کا ان چار صفتوں سے باہر نہیں۔ اور یہ خدا کی نوری صورت دکھاتی ہے سو درحقیقت استوی علی العرش کے یہی معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی یہ صفات جب دنیا کو پیدا کر کے ظہور میں آگئیں تو اللہ تعالیٰ ان معنوں سے اپنے عرش پر پوری وضع استقامت سے بیٹھ گیا۔

(ب) بُت پرست بھی قدیم سے یہ خیال کرتے تھے کہ خدا کی اصولی صفات یعنی جو اصل جڑ تمام صفات کی ہیں وہ صرف چار ہیں۔ پیدا کرنا پھر مناسب حال سامان عطا کرنا۔ پھر ترقی کے لئے عمل کرنے والے کی مدد کرنا۔ پھر آخر میں جزا سزا دینا۔ وہ ان صفات کو چار دیوتاؤں کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اسی بنا پر نوح کی قوم کے چار ہی دیوتا تھے۔ اور انہی صفات کے لحاظ سے عربوں نے بھی لات۔ مناۃ۔ عزّیٰ اور ہُبل چار بُت بنا رکھے تھے۔ جنہیں آیت لیقربونا الی اللہ زلفیٰ کے مطابق اپنا شفیع سمجھتے تھے۔ پس قرآن شریف نے وید وغیرہ مذاہب کے دیوتاؤں کو نیست و نابود کرنے کے لئے فرمایا کہ وہ چار صفتیں خدا تعالیٰ کی ہیں اور ان چار صفتوں کے عرش کو خادموں اور نوکروں کی طرح یہ بے جان دیوتے اٹھا رہے ہیں۔ صفحہ ۴۵۳-۴۶۰ مع حاشیہ صفحہ ۴۵۵-۴۶۰

عزّت

دنیا اور آخرت میں وہی شخص عزّت پاتا ہے اور اس کو برکت دی جاتی ہے جو سب کو چھوڑ کر سچے دل سے اپنے خداوند کا فرمانبردار ہو جاتا۔ اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ زمین و آسمان کی تمام چیزیں جن کی دوسرے لوگ پرستش کرتے ہیں اس کے چاکر اور خدمتگار ہو جاتے ہیں اور ہر وقت پاک پرمیشر سے اُسے یہ آواز آتی ہے۔

"تجھے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔"

صفحہ ۴۷۷

عقیدہ جمع عقائد

۱۔ جماعت میں شمار ہونے کے لئے تقویٰ اور پنجوقتہ نمازیں خوف و حضور سے ادا کرنے اور روزوں کو پورا کرنے اور جس پر حج اور زکوٰۃ فرض ہے ان کے بجا لانے کی شرط صفحہ ۱۵ و صفحہ ۲۸۹

۲ - عقیدہ کی رو سے جو خدا تم چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نبی ہیں اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور سب سے بڑھ کر ہیں۔ ص ۱۶ و ص ۲۸۵ و ص ۲۸۷

نیز دیکھو "خاتم الانبیاء"

۳ - (الف) قرآن مجید - آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ ص ۲۱۳ و ص ۲۸۵ و ص ۲۸۷

(ب) قرآن کے بعد کوئی اور شریعت نہیں۔ نہ اس کا کوئی ناسخ ہے۔ جو شخص ذرہ بھر قرآن سے باہر جائے وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ کامیاب وہی ہو سکتا ہے جو ہر اس بات کی پیروی کرے جو آنحضرت صلعم سے ثابت ہے۔ ص ۲۸۷

(ج) قرآن اور وحی حَکَم اور احادیث - قرآن ہر شئے پر مقدم ہے۔ اور وحی حَکَم احادیث ظنیہ پر مقدم ہے۔ بشرطیکہ اس کی وحی قرآن سے مطابقت تامہ رکھتی ہو۔ اور احادیث قرآن سے بکلی مطابقت نہ رکھتی ہوں۔ جو شخص وحی امام موعود کو روایات کی خاطر قبول نہیں کرتا وہ سخت گمراہ اور جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ ص ۲۸۸

(د) منکر احادیث نبویہ کا جو معارض قرآن نہیں ابلیس کا بھائی ہے۔ ص ۲۸۸

۴ - ہمارا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ اور یحییٰ خرقِ عادت کے طور پر پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت یحییٰ کی پیدائش کا ذکر پہلے اس لئے کیا تا وہ عیسیٰؑ کی پیدائش پر شاہد اور دلیل ہو - اور اُن کے اس خارق عادت پیدائش کے سرّ کا ذکر۔ اور محمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہود سے کوئی نبی نہیں آسکتا نہ نیا نہ پرانا۔ اور حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے بغیر وارثوں کے مرنے میں بھی اسی طرف اشارہ تھا۔ لیکن مسیح محمدی کا باپ تھا اور عنایتِ الٰہیہ نے یتزوج ویولد لہ کے مطابق اولاد بھی عطا کی۔ اس میں سلسلہ محمدیہ کے قیامت تک دائم رہنے کی طرف اشارہ تھا۔ ص ۲۸۹-۲۹۷ و ص ۳۸۰

نیز دیکھو "عیسیٰ کی بلا باپ ولادت"

۵ - یہ عقیدہ کہ مسیح مہدی مل کر لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کے لئے جنگ کرینگے اسلام کو بدنام کرنے والا عقیدہ اور اور آیت لا اکراہ فی الدین کے مخالف ہے۔ ص ۴۳-۴۴

علماء

علماء اسلام سے خطاب کہ میری تکذیب میں جلدی مت کرو۔ بہت سے اسرار ایسے ہوتے ہیں کہ انسان جلدی سے کچھ نہیں سمجھ سکتا۔ اگر تم میں بعض غلطیاں نہ ہوتیں تو مسیح موعود حَکَم کا آنا لغو تھا۔ یہود کی

غلطی الیاس کے بجسمہ العنصری آسمان سے نزول سے متعلق اور مسیح ناصری کا فیصلہ ص ۴۲-۴۳
نیز دیکھو ص ۳۰۶-۳۰۷ و دیکھو زیر "الیاء"

عورتوں کو کچھ نصیحت

ا - تعدد نکاح کو بُری نظر سے نہ دیکھو۔ بعض وقت مرد کو نکاح ثانی کے لئے ضرورت حقہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح شریعت نے عورتوں کیلئے مجبوریوں کے وقت یہ راہ کھلی رکھی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جائے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرا لیں جو طلاق کا قائم مقام ہے وہ شریعت کس کام کی جس میں کُل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ قرآن میں عورت اور مرد دونوں کے حقوق محفوظ ہیں۔ اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ ص ۸۰-۸۱

ب - دنیا اور اس کی زینت سے بہت دل نہ لگاؤ۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی لت کرو خیانت چوری گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت پر یا مرد پر بہتان نہ لگائے ص ۸۱

ج - خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو انکی حیثیت سے باہر ہیں۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو۔ خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو۔ ص ۸۱

عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

۱ - وفاتِ عیسیٰؑ۔

(ا) عیسیٰؑ ابن مریم فوت ہو گئے ہیں اور ان کی قبر کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں ہے ص ۱۶ ، ص ۵۸ ، ص ۷۶

(ب) ایک اسرائیلی سلمان بن یوسف کی شہادت کہ قبر مسیح واقعہ دو سری نگر بنی اسرائیل کے اکابر کی قبروں میں سے ہے۔ حاشیہ متعلقہ ص ۶۹ طبع اول۔ ص ۷۷

(ج) آیت واٰوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین میں عیسیٰؑ اور انکی والدہ کے کشمیر جانے کی طرف اشارہ ہے ص ۱۷ و حاشیہ ص ۷۵

(د) آیت فلما توفیتنی سے انکی وفات پر استدلال اور عدم نزول پر کیونکہ وہ اقرار کرتے ہیں کہ عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے وہ مر چکے تھے اور ان کے بگڑنے کی انہیں کچھ خبر نہیں۔ اگر وہ دوبارہ دنیا میں آکر یہ جواب دیں تو یہ جھوٹ ہوگا۔ اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے تو عیسائی بھی ابھی تک نہیں بگڑے۔ ص ۱۶ معہ حاشیہ و ص ۹۹ و ص ۱۲۵-۱۲۶ و ص ۲۹۲-۲۹۳

(ھ) معراج کی رات آنحضرت صلعم نے حضرت یحییٰؑ کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کو مُردہ روحوں میں دیکھنے کی نہ صرف گواہی دی بلکہ خود مر کر بھی یہ ظاہر کردیا کہ آپ سے پہلے کوئی زندہ نہیں رہا۔ پس مخالف جیسے قرآن کو چھوڑتے ہیں ویسے ہی سنّت کو بھی کیونکہ مرنا ہمارے نبیؐ کی سنّت ہے۔ صـــ ۱۷ و صـــ ۲۹۸ نیز دیکھو "پطرس"

(و) وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل آیت سے حضرت ابوبکرؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ثابت کرنا اور کسی صحابی کا اعتراض نہ کرنا کہ عیسیٰؑ تو آسمان پر زندہ ہے اور پھر آنے والا ہے اور ہمارا پیارا نبیؐ ہمیشہ کیلئے ہم سے جدا۔ اگر ایسا ہے تو یہ نعمت ہمارے نبیؐ کو کیوں عطا نہ ہوئی مگر تمام صحابہ اس آیت کے یہی معنی سمجھے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں اور حضرت حسان بن ثابت کے دو شعر۔ صـــ ۱۲۶-۱۲۷

(ز) وفات عیسیٰؑ قرآن سے ثابت ہے۔ اگر مقام دو معنوں کا محتمل ہے تو بھی حَکَم کے معنے ماننے چاہئیں۔ صـــ ۳۵۵

(ح) یادرکھو بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی اسکو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔ صـــ ۱۷

(ط) عمر عیسیٰؑ۔ کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ عیسیٰؑ کی عمر دو یا تین ہزار برس کی ہوگی۔ بلکہ ایک سو بیس برس کی لکھی ہے۔ صـــ ۱۳۸

۲۔ حیاتِ عیسیٰؑ

(ا) عیسائی اعتراض کیا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ بعد واقعہ صلیب کے آسمان پر چلے گئے۔ اور خارق عادت طور پر زندہ ہیں مگر محمد صلعم کو غار میں چھپنا پڑا اور اس کے بعد دس برس زندہ رہ کر وفات پا گئے اور اب وہ قبر میں زیر زمین مدفون ہیں۔ مگر یسوع مسیح آسمان پر زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اور وہی آسمان سے دوبارہ آکر دنیا کا انصاف کریگا۔ اور مسلمان لاجواب شرمندہ اور ذلیل ہوتے تھے۔ اب آسمان پر چڑھنے کا سارا بھانڈا پھوٹ گیا۔ مرہم عیسیٰ کے نسخہ اور قبر مسیح کا ذکر اور یروشلم سے پطرس کا ایک دستخطی پرانی عبرانی میں لکھا ہوا ایک خط بھی دستیاب ہوگیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد تخمیناً پچاس برس بعد اسی زمین پر فوت ہوئے و دیگر کتب سے شہادت صـــ ۱۰۲-۱۰۴ و صـــ ۲۹۹

(ب) آیت انہ لعلم للساعۃ جو مخالفین کی طرف سے حیاتِ عیسیٰ کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہے۔ اور اس کی صحیح تفسیر۔ صـــ ۱۲۹ نیز دیکھو "تفسیر"

(ج) پھر حیاتِ عیسیٰ کے ثبوت میں مخالفین حسن بصریؒ کا قول پیش کرتے ہیں۔ لیکن ہم کسی بصری یا مصری پر ایمان نہیں رکھتے ہم تو فرقان پر ایمان لاتے ہیں اور نبی کے اقوال پر۔ آدمؑ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک موت انبیاءؑ کی سنّت ہے تو عیسیٰؑ کیونکر جماعہ انبیاءؑ کی سنت سے خارج ہوگئے۔ مرہم عیسیٰ اور انکی قبر کا ذکر اور رفع کا ذکر ان سے لعنت کی تہمت دور کرنے کے لئے کیا گیا تھا جسمانی رفع اس کا جواب نہ تھا پھر یہودی قبائل مختلف ممالک میں منتشر تھے فریضۂ دعوت کی تکمیل سے پہلے آسمان پر جانے کی بجائے ان قبائل کی طرف جانا ضروری تھا۔ اور اس رفع الی السماء کے عقیدہ سے تثلیث کا بدعقیدہ پیدا ہوا۔ اس لئے یہ وسوسہ شیطانی ہے۔ اور اس عقیدہ سے مسلمان عیسیٰؑ کو آنحضرت صلعم پر عزت اور فضیلت دیتے ہیں۔ اور بعثت مسیح موعود کی غرض۔ اور مسلمانوں کی بدحالی کا ذکر۔

ص ۲۹۸-۳۰۲ دیکھو "مسیح موعود کی بعثت کی غرض" اور نیز دیکھو زیر "مسلمان"

(د) عیسیٰ اور مسلمان۔ افسوس یہ لوگ عیسیٰؑ پر ظلم کرتے ہیں جبکہ بغیر تصفیہ اعتراض لعنت کے ان کے جسم کو آسمان پر اٹھاتے ہیں۔ دوسرے قرآن میں اُن کی موت کے ذکر سے انکار کر کے اُن کی خدائی کے لئے ایک وجہ پیدا کرتے ہیں۔ تیسرے نامرادی کی حالت میں جبکہ اُن کا کارِ تبلیغ ناتمام ہے انہیں آسمان کی طرف کھینچنا ان کے لئے تو ایک دوزخ ہے۔ بغیر تکمیل کام اگر مجھے ساتویں آسمان پر بھی اٹھایا جائے تو مجھے کوئی خوشی نہیں ہوسکتی ایسا ہی انکو بھی کوئی خوشی نہیں ہوسکتی۔ مخفی طور پر ایک ہجرت تھی جسے نادانوں نے آسمان پر جانا قرار دے دیا۔ ص ۲۱۶

(ھ) براہین احمدیہ میں میرا یہ لکھنا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے آئیگا بتاتا ہے کہ میں نے کوئی منصوبہ نہیں کیا تھا۔ چونکہ اس وحی کے معنوں اور ترتیب پر جو دعویٰ مسیح موعود کے راز پر مشتمل تھی اطلاع نہ دی گئی تھی اسواسطے مَیں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدمِ بناوٹ پر گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا۔ محض رسمی تھا مخالفوں کے لئے قابلِ استناد نہیں۔ ص ۵۰ و ص ۱۱۲-۱۱۶

(و) حضرت عیسیٰؑ بوجہ مستقل نبی ہونے کے نہ اُمتی ہوسکتے ہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ آسکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں آسکتا۔ ص ۲۱۶

۳ - پیدائش بلا باپ

(ا) عیسیٰؑ کی بلا باپ ولادت اور اس میں حکمت کا ذکر۔ اور حکمت یہ تھی کہ یہود اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اس لائق ہوگئے کہ اُن پر ذلّت ماری جائے۔ اور ان سے عزت کی علامت یعنی نبوت چھین لی جائے۔ اسلئے عیسیٰؑ کو قدرت مجرّد سے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ پس عیسیٰؑ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور ارہاص کے تھے۔ اسی طرح حضرت یحییٰ کی پیدائش بھی جو اسرائیلی بشری قویٰ سے نہ تھی بلکہ خدائے پاک کی قدرت سے تھی بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل کی طرف انتقالِ نبوت پر مخفی دلیل تھی۔

ان لوگوں پر حیرانی کا اظہار کیا ہے جو ان کی پیدائش کو یوسف کے نطفہ سے بتاتے ہیں حالانکہ قرآن و انجیل کی شہادت کی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ یا تو کلمۃ اللہ سے پیدا ہوئے یا نعوذ باللہ وہ حرام سے تھے کیونکہ حضرت مریم کے حاملہ ہونے سے پہلے ان کے نکاح کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔
ص ۲۸۹-۲۹۷ و ص ۳۸۰

(ب) حضرت عیسیٰ کی پیدائش بلا باپ کا ذکر اور اس میں حکمت۔ اور یہ کہ وہ واپس نہیں آئینگے کیونکہ وہ امتی نہیں ہوسکتے اور مسیح موعود امتی ہوگا۔ ص ۲۸۹-۲۹۷ نیز دیکھو "عقائد"

(ج) بلا باپ پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں وہ چاہے تو درختوں کے پتّوں سے عیسیٰ پیدا کر دے۔ کتنے کیڑے مکوڑے ہیں جو بلا ماں باپ پیدا ہوتے ہیں۔ ص ۲۹۶

۴ - عیسیٰؑ کا نزول اور سلف صالحین

مسلمان سلف صالحین جن کی نزولِ مسیح کے عقیدہ پر وفات ہوئی تو ان کی مثال اُن یہود کی سی ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے یہ سمجھا تھا کہ مثیلِ موسیٰ بنی اسرائیل سے ہوگا۔ اور جرم اتمام حجت کے بعد قابلِ مؤاخذہ ہوتا ہے پس پہلوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بخش دیگا۔
ص ۳۰۳

۵ - عیسیٰؑ اور واقعہ صلیب

(ا) کسی حدیث مرفوع متصل میں نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰؑ چھت پھاڑ کر آسمان پر چڑھ گئے۔ اور اُن کا کوئی حواری یا دشمن صلیب دیا گیا۔ اگر حواری تھا تو خدا تعالیٰ نے ایک ایماندار کو بموجب توریت کیوں لعنتی بنایا۔ اگر دشمن تھا تو صلیب کے وقت وہ چپ کیوں رہا۔ کیا اسکی بیوی اور دوسرے رشتہ دار مر گئے تھے؟ ص ۱۳۸

(ب) انکی پیشگوئی کہ وہ یونس کی طرح قبر میں زندہ داخل ہونگے اور زندہ نکلینگے۔ اور اسی طرح جان بچنے کیلئے عبرانیوں ۵ میں دُعا کے منظور ہونیکا ذکر ہے ص ۵۷ حاشیہ

۶ - عیسیٰؑ پر یہود کے اعتراضات -

ایک یہودی کی تالیف کا ذکر جس نے لکھا ہے
کہ عیسیٰ سے ایک معجزہ بھی ظہور میں نہیں آیا اور
نہ کوئی اُن کی پیشگوئی سچی نکلی - مثلاً داؤد کا
تخت ملیگا - بارہ حواری بارہ تختوں پر بیٹھیں گے
اور اس زمانہ کے لوگ ہنوز نہیں مرینگے کہ مَیں
واپس آجاؤنگا - پھر ملاکی نبی کی کتاب میں
الیاس کے آنے کی خبر تھی اور مسیح نے مثیل کا
آنا قرار دیا - مگر خدا نے ہمیں مثیل کی خبر نہیں دی -
اور قیامت کو اگر ہم پوچھے گئے تو یہی کتاب
خدا کے سامنے پیش کر دینگے ص ۱۱۱ و ص ۱۲۱
و ص ۱۳۳ و ص ۳۸۱ نیز دیکھو زیر "ایلیاہ"

۷ - عیسیٰؑ اور قرآن کا احسان

(الف) یہود کے اعتراضات کے پیش نظر مسیح کی
نبوت کا ثابت کرنا بہت مشکل ہے - یہ
قرآن کا اُن پر احسان ہے کہ انہیں نبیوں کے
دفتر میں لکھ دیا - اس وجہ سے ہم اُن پر
ایمان لائے - وہ سچے نبی ہیں اور برگزیدہ ہیں
اور ان تہمتوں سے معصوم ہیں - جو اُن پر اور
اُن کی ماں پر لگائی گئیں - ص ۱۲۰-۱۲۱
(ب) بڑی تہمتیں اُن پر دو تھیں ایک یہ کہ انکی
پیدائش نعوذ باللہ لعنتی ہے اور حسب توریت
ولد الزنا ہرگز بہشت میں داخل نہیں ہوگا
دوسری یہ کہ صلیب پر مرنے کی وجہ سے اُن کی موت
بھی لعنتی ہے - اس لئے ان دونوں وجوہ سے
اُن کا خدا کی طرف رفع نہیں ہوا - قرآن نے
ان دونوں اعتراضوں کا آیات و بکفرھم و
قولھم علیٰ مریم بھتانا عظیما - و قولھم انا
قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ - و
ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبہ لھم
میں جواب دیا - اور دونوں اعتراضوں کا رد کر کے
فرمایا کہ اُن کا نبیوں کی طرح رفع ہوا - اب جھگڑا
اُن کی روح کے متعلق تھا نہ جسم کے متعلق -
ص ۱۲۰-۱۲۱ و ص ۱۳۱

۸ - عیسیٰؑ اور شیطانی وسوسہ یا اجتہادی غلطی

(الف) حضرت مسیح کا دعویٰ کہ مجھے داؤد کا تخت ملیگا
اور ان کا حواریوں کو کپڑے بیچ کر ہتھیار خریدنے
کا حکم اجتہادی غلطی تھی ممکن ہے شیطانی وسوسہ
ہو - جس کے بعد آپ نے رجوع کر لیا - شیطانی
وسوسہ محض انجیل کی تحریر کی بناء پر کہا ہے
کیونکہ انجیل سے ثابت ہے کہ کبھی آپ کو
شیطانی الہام بھی ہوتے تھے مگر آپ ان الہامات
کو رد کر دیتے تھے - اور خدا تعالیٰ اس شیطان
سے آپ کو بچا لیتا تھا - اور آپ نے کبھی
شیطان کی پیروی نہیں کی - غرض حضرت مسیح
کا یہ اجتہاد غلط نکلا اصل وحی صحیح ہوگی -
ص ۱۳۳-۱۳۵

(ب) جسقدر حضرت عیسیٰؑ کے اجتہادات میں غلطیاں پائی جاتی ہیں اُس کی نظیر کسی نبی میں بھی نہیں پائی جاتی۔ ص ۱۳۵-۱۳۶

۹ - عیسیٰؑ کے معجزات

قرآن شریف میں اُن کے معجزات کا ذکر ان کی کثرت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس غرض سے ہے کہ یہودی اُن کے معجزات سے قطعاً منکر تھے۔ پس یہود کے دفع اعتراضات کے لئے اُنہیں صاحب معجزہ قرار دیا۔ ص ۳۷۹

۱۰ - عیسیٰ اور مسیح موعود

(ا) میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ روحانیت کی رو سے میں اسلام میں خاتم الخلفاء اور مسیح موعود ہوں جیسے مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء اور مسیح موعود تھا۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جسکا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ ص ۱۷-۱۸

(ب) یہ تو سچ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا نہیں ہیں۔ لیکن وہ خدا کا ایک پیارا نبی اور رسول تھا۔ حاشیہ ص ۴۷۵

عیسائیت

قرآن شریف نے عیسائیت کی ضلالت کو سب ضلالتوں سے اوّل درجہ پر شمار کیا کہ اُس نے انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا۔ اسی لئے قرآن کے اوّل میں بھی عیسائیوں کا ایاک نعبد اور ولا الضالین میں اور قرآن کے آخر میں سورۃ اخلاص قل ھواللہ احد میں اور قرآن کے درمیان آیت تکاد السموٰت یتفطرن میں عیسائی مذہب کے فتنہ کا ذکر کیا۔ اسی وجہ سے مباہلہ کے لئے بھی عیسائی بلائے گئے نہ کوئی اور مشرک ص ۸۴

ف

فاتحہ میں مخفی پیشگوئی

۱ - فاتحہ میں مخفی پیشگوئی یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے بعض اپنے صدق و صفا کی وجہ سے پہلے نبیوں کے وارث ہو جائیں گے اور نبوت و رسالت کی نعمتیں پائیں گے اور بعض یہودی صفت ہو جائیں گے اور بعض عیسائیت کا جامہ پہن لینگے کیونکہ خدا کے کلام میں یہ سنّت مقررہ ہے کہ جب ایک قوم کو ایک کام سے منع کیا جاتا ہے تو خدا کے علم میں بعض اُن میں سے ضرور اس کے مرتکب ہونے والے ہوتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی کی تفصیل اور اس کا وقوع۔ پس ضروری تھا کہ جیسے اُن میں سے بعض کا نام یہود رکھدیا اس امت میں کوئی نبیوں

اور رسولوں کے رنگ میں نظر آوے اور اسرائیل
کے تمام نبیوں کا وارث اور اُن کا ظلّ ہو ورنہ
یہ امت تو شر الامم ہوتی ۔ صـ ۴۶ - ۴۸

۲ ۔ سورۃ فاتحہ کے عظیم الشان مقاصد میں سے
دُعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیھم ہے جس میں وہ تمام نعمتیں جو
پہلے رسولوں اور نبیوں کو دی گئی تھیں مانگی
گئی ہیں ۔ حضرت مسیح کی دُعا قبول ہو کر عیسائیوں
کو روٹی کا سامان بہت کچھ مل گیا ہے ۔ اسی
طرح قرآنی دُعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذریعہ قبول ہو کر اخیار و ابرار مسلمان بالخصوص
اُن کے کامل فرد انبیائے بنی اسرائیل کے وارث
ٹھہرائے گئے ۔ اور دراصل مسیح موعود کا اس
امت میں سے پیدا ہونا اس دُعا کی قبولیت
کا نتیجہ ہے ۔ صـ ۵۲

۳ ۔ سورۃ فاتحہ میں اس قدر حقائق و دقائق و معارف
جمع ہیں کہ اگر ان سب کو لکھا جائے تو وہ
باتیں ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں
اس حکیمانہ دُعا اھدنا الصراط المستقیم
کو ہی دیکھیے ۔ صـ ۵۸ نیز دیکھو زیر "دعا"

فاسق

ولا یفلح الفاسق حیث اتی صـ ۲۲۶

فرشتے

ا ۔ قرآن شریف میں تین قسم کے فرشتے لکھے ہیں

۱ ۔ ذرات اجسام ارضی اور رُوحوں کی قوتیں ۔
۲ ۔ اکاش سورج چاند زمین کی قوتیں جو کام کر رہی ہیں
۳ ۔ ان سب پر اعلیٰ طاقتیں جو جبرائیل ۔ میکائیل
و عزرائیل وغیرہ نام رکھتی ہیں ۔ جن کو
وید میں جسم لکھا ہے ۔ صـ ۴۵۶

ب ۔ فرشتہ کا لفظ قرآن شریف میں بھی عام ہے
ہر ایک وہ چیز جو خدا کی آواز سنتی ہے وہ
اُس کا فرشتہ ہے ۔ پس دنیا کا ذرّہ ذرّہ خدا
کا فرشتہ ہے ۔ کیونکہ وہ اس کی آواز سُنتے
اور اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں ۔ صـ ۴۵۷

ج ۔ علم طبعی اور ہیئت کا سلسلہ تبھی خدا کی طرف
منسوب ہو سکتا ہے کہ جب طبعی طور پر ہر ایک
ذرّہ مخلوقات کا خدا کا فرشتہ مان لیا جائے
ورنہ فرشتوں کے انکار سے دہریہ بننا پڑے گا
اور اس کی تفصیل صـ ۴۶۲ - ۴۶۳

(د) ایک یہ بھی اعتراض ہے کہ فرشتے خدا کو جا کر
نیکی بدی کی خبر دیتے ہیں ۔ اور اس وقت تک
وہ بے خبر ہوتا ہے ۔ اس کا جواب لعنۃ اللہ
علی الکاذبین ہے ۔ قرآن میں دکھاؤ کہاں لکھا ہے
قرآن میں تو اللہ تعالیٰ بار بار کہتا ہے کہ ذرّہ ذرّہ
کی مجھے خبر ہے ایک پتہ بھی میرے حکم کے بغیر
نہیں گرتا ۔
صـ ۴۶۰

فضل شاہ یا مہر شاہ

بٹالوی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی خبر سنکر کہنا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے۔

حاشیہ ص ۵۱ - ۵۲

فقہ احمدیہ اور اجتہاد

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو۔ اس پر وہ عمل کریں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت اور قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علمائے سلسلہ اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں۔ ص ۲۱۲

فلسفہ و فلاسفر

۱ - دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور انکو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ ص ۲۴

۲ - (ا) سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے۔ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جسکا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے ص ۲۴

(ب) تم روح کے وسیلہ سے اُن پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں ص ۲۶

(ج) ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا ص ۲۴

۳ - پاک حکمت آسمان سے آتی ہے جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں۔ ص ۲۴

ق

قرآن مجید

۱ - قرآن میں تمہاری زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے اور اُسے ہر قول اور حدیث پر مقدم رکھنے والوں کو مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن ص ۱۳

۲ - آسمان کے نیچے قرآن کریم کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب نہیں۔ ص ۱۴

۳ - ہدایت کا ذریعہ سب سے اوّل قرآن ہے اور اس کی بعض تعالیم کا ذکر۔ پس قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ ص ۲۶ و ص ۲۰۹

۴ - حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں باقی سب اسکے ظل تھے۔ سو قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ الخیر کلہ فی القرآن ص ۲۷ و ص ۴۸۱

۵ - تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔تمہارے ایمان کا مصدق مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ ص ۲۷

۶ - بجز قرآن آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے ص ۲۷

۷ - قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں - ص ۲۷

۸ - قرآن اور انجیل میں انکے لانیوالے روح القدس کی تجلّی کے لحاظ سے فرق۔انجیل کا لانے والا کبوتر کی شکل میں ظاہر ہوُا۔مگر قرآن کا روح القدس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوُا جس نے زمین سے لیکر آسمان تک افق کو بھر دیا۔پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلّی عظیم - ص ۲۷

۹ - قرآن شریف کی تاثیر۔قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اس لئے قرآن کے ابتداء میں ہی اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا سکھلائی۔خدا تمہیں نعمت وحی اور الہام اور مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہ رکھیگا۔اور وہ تم پر سب نعمتیں پوری کریگا جو پہلوں کو دی گئیں - ص ۲۷-۲۸

۱۰ - قرآن میں احکام - جو شخص قرآن کے سات سو احکام میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ ص ۲۶ و ص ۲۸

۱۱ - قرآن اور انجیل کی تعلیم کا مقابلہ

(ا) بدنظری اور شہوت کی نظر سے نامحرم عورت کو دیکھنے کے لحاظ سے - ص ۲۸-۲۹

(ب) شراب پینے یا نہ پینے کے لحاظ سے ص ۲۹

(ج) اپنے بھائی پر بلا سبب غصہ ہونے کے لحاظ سے۔ص ۲۹

(د) بیوی کو طلاق دینے یا نہ دینے کے لحاظ سے ص ۲۹

(ھ) قسم کھانے یا نہ کھانے کے لحاظ سے - ص ۲۹

(و) ظالم کا مقابلہ کرنے یا نہ کرنے اور اُسے سزا دینے یا معاف کرنے کے لحاظ سے - ص ۳۰

(ز) دشمن سے پیار کرنے یا نہ کرنے کے لحاظ سے - ص ۳۰

(ح) لعنت کرنے والوں کیلئے برکت چاہنے یا نہ چاہنے کے لحاظ سے - ص ۳۱

(ط) نیک کام لوگوں کے سامنے کرنے یا نہ کرنے کے لحاظ سے ص ۳۱

(ی) انجیلی دعا اور قرآنی تعلیم اور سورۃ فاتحہ سے مقابلہ ص ۳۲-۴۲ نیز دیکھو "دعا"

(ک) خدا سے تعلق - قرآن کی فضیلت اس سے ظاہر ہے کہ وہ اس خدا کو پیش کرتا ہے جو اس دنیا کی زندگی میں راستبازوں کا منجی اور آرام دہ ہے اور کوئی نفس اس کے فیض سے خالی نہیں اور ہر نفس پر ربوبیت رحمانیت

رحیمیت کا فیض جاری ہے۔ مگر انجیل اس خدا کو پیش کرتی ہے جس کی بادشاہت ابھی دنیا میں نہیں آئی۔ سو جو عقل کس کو قابل پیروی سمجھتی ہے۔ ص ۴۴

(ل) انجیل میں حلیموں مسکینوں اور مقابلہ نہ کرنیوالوں کی تعریف کی گئی ہے مگر قرآن یہ نہیں کہتا کہ تم ہر وقت مسکین بنے رہو اور شر کا مقابلہ نہ کرو۔ بلکہ کہتا ہے کہ تم محل اور موقعہ کو دیکھکر ہر ایک نیکی کرو۔ کیونکہ وہ نیکی جو محل اور موقعہ کے برخلاف ہے وہ بدی ہے۔ وہ کہتا ہے اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو لیکن نہ بے محل اور بے موقعہ اور اس کی تفصیل۔ ص ۴۴-۴۵

۱۲۔ قرآن شریف کے اوصاف عالیہ کا ذکر ص ۸۷

۱۳۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ ص ۲۱۳

۱۴۔ قرآن شریف دنیا میں توحید قائم کرنے آیا ہے اس میں توحید کی تعلیم شمشیر برہنہ کی طرح ہے وہ خدا کے سوا کسی چیز کی پرستش نہیں سکھاتا۔ وہ خدا کی کتابوں کو کسی خاص ملک یا خاص قوم سے محدود نہیں کرتا۔ وہ ایک دائرہ کو ختم کرنے آیا ہے جس کے متفرق طور پر تمام دنیا میں نقطے موجود تھے اب وہ تمام نقطوں کو خط کھینچ کر ایک دائرہ کی طرح بناتا ہے۔ اور اسطرح تمام قوموں کو ایک قوم بنانا چاہتا ہے ص ۴۳۱-۴۳۲

القصيدة الاعجازية

ا۔ دعا کے نتیجہ میں نشان کے طور پر روح القدس سے ایک خارق عادت تائید و توفیق قصیدہ بنانے کے لئے ملی۔ اور پانچ دن میں قصیدہ تیار ہو گیا ص ۱۲۵-۱۲۶

ب۔ اگر مولوی ثناء اللہ اور اس کے مددگار پانچ دن میں ایسا قصیدہ اور اسی قدر اردو مضمون کا جواب کہ وہ بھی نشان ہے شائع کر دیں تو بلا توقف دس ہزار روپیہ انعام دونگا۔ بلکہ اس غلبہ سے میرا جھوٹا ہونا بھی ثابت ہوگا۔ ص ۱۴۷

ج۔ انہیں اس لئے بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ میرے ایک اشتہار میں اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ایک خارق عادت نشان کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی کی گئی ہے اگر انہوں نے جواب لکھا نہ لکھوایا تو یہ نشان ان کے ذریعہ سے پورا ہوجائیگا ص ۱۴۷

د۔ اگر پادری اور عیسائی جو مجھے انجیل کی پیشگوئی کے مطابق جھوٹا مسیح قرار دیتے ہیں حالانکہ انجیل کی پیشگوئی عیسائی جھوٹے مسیح پگٹ پر جو لنڈن میں ہے صادق آتی ہے وہ سچے ہیں تو مرتد مولویوں سے قصیدہ بنوا کر دس ہزار روپیہ لے کر اپنے مشن پر خرچ کریں۔ حاشیہ ص ۱۴۷

ھ - تاریخ مقررہ کے گذرنے کے بعد کسی کی بات نہیں سُنی جائیگی - حاشیہ ص ۱۴۷

د - آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر اس نشان پر حصر رکھنا - اور چونکہ مَیں صادق ہوں اسلئے مولوی ثناء اللہ اور ان کے تمام مولوی ویسا نہیں کر سکیں گے - کیونکہ خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دیگا ص ۱۴۸

ز - سائیں مہر علیشاہ گولڑوی اور علی حائری صاحب شیعہ بھی اس مقابلہ کیلئے مدعو ہیں - ص ۱۴۸

ح - اس قصیدہ کے لئے دُعا کہ یہ خدا کا نشان ہو - اور کوئی مخالف میعاد مقررہ میں اس کی نظیر لانے پر قادر نہ ہو - اور بہتوں کی ہدایت کا باعث ہو - ص ۱۵۰

ط - القصیدۃ الاعجازیۃ واردو مضمون کے متعلق دس ہزار روپیہ کا اشتہار - جس میں مباحثہ مدّ کے بعد اس کے لکھنے کی وجہ اور دیگر کوائف اور دعوتِ مقابلہ کی شرائط کا ذکر ہے - اور مخالفوں کے لئے مدت میں ایزادی اور آخر میں اقرار کہ اگر بیس دن میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء کو دسویں دن کی شام تک ختم ہو جائیں گے - انہوں نے اس قصیدہ اور اردو مضمون کا جواب چھاپکر شائع کر دیا تو یوں سمجھو کہ مَیں نیست و نابود ہو گیا اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا - اس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہیئے کہ مجھے چھوڑ دیں - اور قطع تعلق کریں - ورنہ نہ صرف دس ہزار روپیہ سے محروم رہیں گے بلکہ دس لعنتیں ان کا ازلی حصہ ہونگی ص ۲۰۴ - ۲۰۵

قطع الوتین

رسالہ "قطع الوتین" مؤلفہ ابو اسحاق محمد دین میں جھوٹے مدعیان کی نسبت بے سروپا حکایتیں لکھی ہیں وہ اس وقت تک قابل اعتبار نہیں جب تک انکے زمانہ کی کسی تحریر سے افتراء اور جھوٹے دعویٰ نبوت پر اصرار اور مرنا ثابت نہ ہو - اور یہ کہ اس وقت کے کسی مولوی نے اُن کا جنازہ نہ پڑھا ہو - اور ان کی اس یقینی اور قطعی وحی کو پیش کیا جائے جس کی بناء پر انہوں نے اپنے تئیں ظلّی یا اصلی طور پر نبی اللہ ٹھیرایا ہو اور اپنی وحی کو دوسرے انبیاء کی وحی کے مقابل پر منجانب اللہ سمجھا ہو - جیسا کہ مَیں نے بارہا بیان کیا ہے - ص ۹۵

ک

کرامات

ہم کرامات کے منکر نہیں - ہاں جو مخالف کتاب اللہ ہو - اور اللہ تعالےٰ کے رسولوں کے بارے میں جو سنّت ہے اس کے برخلاف ہو - ہم اسکا انکار کرتے ہیں - ص ۳۱۲

کشتی نوح

ل ۔ اس کا دوسرا نام دعوۃ الایمان اور تیسرا نام تقویۃ الایمان ہے۔ (ٹائیٹل پیج)

ب ۔ رسالہ آسمانی ٹیکا جو طاعون کے بارے میں اپنی جماعت کیلئے تیار کیا گیا ۔ (ٹائیٹل پیج)

ج ۔ ۵ ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوئی ۔ (ٹائیٹل پیج)

کشف

۱ ۔ نیا آسمان اور نئی زمین کا مطلب ۔

نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا ۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اور اس کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں ۔ ص ۲

۲ ۔ سُرخ سیاہی کے چھینٹوں والا کشف ۔ اور اس کشف کے دکھانے میں میرے خیال میں پنڈت لیکھرام کے مارے جانے کے متعلق اشارہ تھا ۔ اور طاعون کے وقوع کی طرف بھی ۔ اس طرح صدہا نشان ہیں جو ایسی قدرتوں پر دلالت کرتے ہیں جو بغیر مادہ ظہور میں آئے ۔ جس نے یہ قدرتیں نہیں دیکھیں اس نے خدا کا کیا دیکھا ۔

حاشیہ ص ۴۲۶ - ۴۲۷

کفارہ

ل ۔ یقین کے بغیر آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور فدیہ نہیں جو تم سے گناہ ترک کرا سکے ۔ عیسائیو! یسوع مسیح اپنی نجات کے لئے خود یقین کا محتاج تھا ۔ افسوس ان عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر مخلوق کو دھوکا دیتے ہیں کہ ہم نے خونِ مسیح کے وسیلے گناہ سے نجات پائی ۔ حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ میں غرق ہیں ۔ شراب کی مستی ان کے دماغ میں ہے وہ نہیں جانتے کہ ان کا خدا کون ہے ۔ ص ۶۶

ب ۔ ہر ایک کفارہ جھوٹا اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے ۔ ص ۶۷

کلمات اللہ

اس سوال کا جواب کہ کلمے کیونکر مجسم ہوئے اور کیا خدا ان کے علیحدہ ہونے سے کم ہوگیا یہ ہے کہ جیسے آفتاب سے جو ایک آتشی شیشہ آگ حاصل کرتا ہے ۔ وہ آگ آفتاب میں سے کچھ کم نہیں کرتی ۔ ایسا ہی جو کچھ چاند کی تاثیروں سے پھلوں میں فربہی آتی ہے وہ چاند کو دبلا نہیں کر دیتی ۔ یہی خدا کی معرفت کا ایک بھید ہے اور تمام روحانی امور کا مرکز ہے کہ خدا کے کلمات سے ہی دنیا کی پیدائش ہے ۔ ص ۴۲۴

گ

گدی نشین اور پیرزادے

دین سے بے تعلق ۔ بدعات میں دن رات مشغول

اسلام کی مشکلات اور آفات سے بے خبر۔ قرآن شریف اور کتب حدیث کی بجائے تنبورے۔ سارنگیاں۔ ڈھولکیاں اور قوالیاں وغیرہ اسباب بدعت اُن کے ہاں نظر آتے ہیں۔ ص ۷۹ — ۸۰

گناہ

۱۔ اُس کے لئے ہر ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو ص ۱۲

۲۔ تم میں سے بزرگ وہی ہے جو اپنے بھائی کے زیادہ گناہ بخشتا ہے۔ ص ۱۳

۳۔ گناہ ایک زہر ہے اسکو مت کھاؤ۔ ص ۱۸

۴۔ یقین کے بغیر تم گناہ نہیں چھوڑ سکتے۔ اور اس کے بغیر گناہ چھڑانے کیلئے اور کوئی کفارہ یا فدیہ نہیں۔ ص ۶۶

۵۔ یقین کی دولت مل جانے کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ ص ۶۶

۶۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ ص ۶۶

۷۔ تمہارے ہاتھ پاؤں کان آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا ص ۶۷

۸۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی، خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی آگے صدق وثبات میں بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ص ۶۷

۹۔ تم گناہ کے مکروہ داغ سے اُسوقت پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائینگے۔ ص ۶۷

۱۰۔ انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بے باکی کی جڑ بے خبری ہے۔ ص ۶۸

۱۱۔ دُنیا میں بڑا گناہ کیا گیا کہ خدا کے مسیح کو ردّ کر دیا گیا۔ ص ۱۰۱

۱۲۔ گناہوں سے معرفت تامہ دلانیوالی بچاتی ہے ص ۲۷۴

۱۳۔ گناہوں سے نجات رُویت اللہ سے ہوتی ہے اور یہ مقام بغیر رویت نشانات کے نہیں ملتا۔ ص ۲۷۵

۱۴۔ کوئی گناہ بغیر خدا تعالیٰ کی محبت اور اندیشہ اور اس کی ناراضگی کے دُور نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی محبت بغیر مشاہدہ حسن و احسان کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن جو شخص نہ خدا کے حسن کا قائل ہو۔ نہ احسان کا وہ اپنے پرمیشر سے خاک محبت کریگا۔ حاشیہ ص ۴۲۲

ل

لیکھرام

۱۔ پیشگوئی کہ چھ برس کے اندر قتل کے ذریعہ عید کے دوسرے دن ہلاک کیا جائیگا کے مطابق قتل کیا گیا۔ اور فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر وغیرہ معزز لوگوں نے جو چار ہزار کے قریب تھے ایک محضر نامہ تیار کرکے

لکھ دیا کہ یہ پیشگوئی کمال صفائی سے پوری ہو گئی۔

ص ۱۰۹-۱۱۰

۲۔ پنڈت لیکھرام نے میری نسبت بذریعہ اشتہار شائع کیا تھا کہ پرمیشر نے خبر دی ہے کہ یہ شخص تین برس تک ہیضہ سے مرجائیگا۔ اور میں نے چھ برس کے عرصہ میں اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع کی تھی۔ اور یہ کہ اس کے بعد طاعون پھیلیگی یہ سب باتیں پوری ہو گئیں۔ اسلام کا خدا سچا اور غالب نکلا۔ اگر یہ انسان کا کام تھا تو کیوں لیکھرام کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ اگر پنڈت جی نے پرمیشر پر افترا کیا تھا تو ایسے شخص کی یادگاریں قائم کرنے کے کیا معنے؟

ص ۴۵۱-۴۵۲ و ص ۴۳۱

م

مالی امداد کی تحریک

ہر مبائع سلسلہ کے مصارف کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق پیسہ یا روپیہ ماہوار ادا کرے۔ مہمانخانہ توسیع مسجد۔ تالیف و اشاعت کا وقت ہے یہ دین کی خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ ص ۸۳

مبارک

مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے۔ کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم

جبکہ تمہیں یقین کی دولت مل جائے کہ اسکے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ ص ۶۶

متقی

ا۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کرسکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ ص ۷۱

ب۔ خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور کامل متقی کو بلاد سے بچاتا ہے۔ متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ص ۸۲

(سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال والے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ ص ۱۳-۱۴

۲۔ آسمان کے نیچے اسکے ہم مرتبہ کوئی اور رسول نہیں ص ۱۴

۳۔ کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ اور اس کے زندہ رہنے کے لئے اسکے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور آخرکار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو

دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ اور اس کی وجہ۔ صفحہ ۱۴

۴ - ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کے ذریعہ سے ہم نے زندہ نشان دکھانے والا زندہ خدا پایا۔ صفحہ ۳۶۳

۵ - دنیا میں ایک عظیم الشان نبی انسانوں کی اصلاح کے لئے آیا یعنی سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں اس کامل نبی کی سخت توہین وتحقیر کی گئی۔ صفحہ ۳۶۶

۶ - ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کہ اس کا سچا تابع دشمنوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوتا۔ صفحہ ۱۲۱

محمد حسین بٹالوی (مولوی)

۱ - مقدمہ اقدام قتل میں مولوی بٹالوی صاحب کا حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف گواہی دینا۔ یہود کے سردار کاہن کو تو حضرت عیسیٰؑ کے خلاف مقدمہ میں کرسی ملی تھی۔ مسیح کھڑے رہے۔ لیکن یہاں معاملہ اس کے برعکس تھا۔ اور جب مولوی بٹالوی اس پیلاطوس سے کرسی کا خواہشمند ہوا تو اس نے اسے ڈانٹ کر زور سے کہا۔ کہ تجھے اور تیرے باپ کو کبھی کرسی نہیں ملی ہمارے دفتر میں تمہاری کرسی کیلئے کوئی ہدایت نہیں۔ صفحہ ۵۳ - ۵۴

۲ - مولوی بٹالوی صاحب اور مولوی ثناء اللہ کے دل کا اس یہودی مؤلف کے دل سے مشابہ ہونا جس نے مسیح ناصریؑ کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کئے۔ صفحہ ۱۲۲

۳ - ان کی ذلت سے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونیکا تفصیلی ذکر صفحہ ۹۸ - ۱۱۹ و صفحہ ۱۲۴ - ۱۲۵

نیز دیکھو "مسیح موعود کے مخالفین کے اعتراضات اور انکے جوابات"

۴ - حیاتِ عیسیٰؑ کے ذکر کے وقت متناقض حدیثوں کا ایک ڈھیر پیش کر دیتے ہیں۔ اور کتب حدیث کا نام بھی لے دیتے ہیں جن میں سے بعض ایسی نایاب ہیں کہ ان حضرات کے باپ نے بھی نہیں دیکھی ہونگی۔ صفحہ ۱۳۶

۵ - انہوں نے سرکار انگریزی کو خوش کرنے کیلئے ایک کتاب پیش کی جس میں لکھا کہ مہدی کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور زمین کا انعام بھی پایا ہے۔ اور مہدی کی مدد کیلئے مسیح نے آنا تھا۔ اور خلیفہ قریش سے ہونا تھا۔ اس لئے اب مسیح کو زمین پر دوبارہ لانے کی کیوں تکلیف دی جائیگی۔ صفحہ ۱۳۶ - ۱۳۷

۶ - ریویو براہین احمدیہ میں ان کا لکھنا کہ اہل کشف محدثین کی تنقید کے پابند نہیں ہوسکتے۔ صفحہ ۱۳۸ - ۱۴۰ نیز دیکھو زیر "حدیث"

۷ - ان کی منافقانہ کارروائی کہ گورنمنٹ کو تو یقین دلاتے ہیں کہ مہدی کی حدیثیں ضعیف اور مجروح ہیں

اور کوئی لڑائی کرنے والا مہدی اور مسیح نہیں۔ اور پوشیدہ طور پر اپنی قوم سے کہتے ہیں کہ ایسے مہدی کا انکار کفر ہے۔ ص ۱۴۳-۱۴۵

۸ - اشارۃً ذکر کہ اُس نے کہا تھا کہ مَیں نے اس کو اونچا کیا ہے اور مَیں ہی اس کو نیچے گراؤں گا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اسے کیسے جھوٹا کیا۔ ص ۲۷۶

محمد دین (ابو اسحاق)

مؤلف رسالہ "قطع الوتین" جس میں اس نے بزعم خود ایسے مفتریوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے بعد دعوے تئیس (۲۳) سال بلکہ اُس سے زیادہ عمر پائی۔ ص ۹۲

محمد یوسف (حافظ پنشنر)

ا - اُن کے اس اشتہار کا ذکر جس میں اُس نے لکھا کہ مفتری ماموریت من اللہ تئیس (۲۳) سال سے زیادہ زندگی پا سکتا ہے۔ ص ۹۲

ب - خود مجھ سے انہوں نے مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کا کشف بیان کیا تھا۔ کہ قادیان پہ ایک نور نازل ہوا مگر میری اولاد اس سے محروم رہ گئی۔ ص ۱۰۲

ج - حافظ صاحب کے حقیقی بھائی محمد یعقوب صاحب دس برس سے دہائی دے رہے ہیں کہ مولوی عبداللہ صاحب نے قادیان ہی کا حوالہ دیا تھا اور یہ کہ وہ نور غلام احمد ہے۔ ص ۱۰۲

مذہب (۱) ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا نہیں دکھا سکتا وہ جھوٹا ہے۔ اسی طرح ہر وہ مذہب جس میں بجز پُرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ ص ۹۷-۹۸

۲ - وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات اور پیشگوئیاں صرف قصّے ہیں۔ ص ۹۸

۳ - سچّا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے۔ ص ۲

۴ - مذہب ایک پاک کیفیت ہے جو ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو سچّا مان لیتے ہیں۔ ص ۳۶۶

۵ مذہب اس بات کا نام نہیں کہ بغیر سوچے سمجھے اعتراض کر دینا اور ٹھٹھے سے جلسہ کو رونق دینا اور بہروپیوں کی طرح ہنسی کرنا۔ اس طرح پہ کوئی مذہب قائم نہیں ہو سکتا۔ ص ۴۷۱

۶ - <u>تبدیلیٔ مذہب کیلئے جسقدر علم درکار ہے۔</u>

تبدیل مذہب کیلئے مختلف مذاہب سے سچّا مذہب شناخت کرنے کیلئے صرف تین باتوں کا دیکھنا ضروری ہے، اوّل اس مذہب میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے (۱) یعنی اُس کی توحید اور قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور سزا اور رحمت اور دیگر خواص الوہیت کی نسبت کیا بیان ہے۔ ص ۳۷۱-۳۷۳ نیز دیکھو زیر "اللہ" دوسرے "اللہ تعالیٰ کے متعلق عیسائیوں اور آریوں اور قرآن شریف کی تعلیم"

اس کے نفس اور انسانی چال چلن کے بارے میں کیا تعلیم ہے یعنی ایسی تعلیم تو نہیں جو انسانی حقوق کے باہمی رشتہ کو توڑتی یا دیوثی کی طرف کھینچتی یا فطرتی حیاء و شرم یا عام قانونِ قدرت کے مخالف ہو وغیرہ ص ۳۷۳-۳۷۴

تیسرے یہ دیکھے کہ وہ مذہب خرضی خدا تو نہیں پیش کرتا جو محض قصوں اور کہانیوں کے سہارے مانا گیا ہے۔ اور ایسے مذہب کو قبول کرے جس میں زندہ خدا اپنا جلوۂ قدرت دکھلاتا ہو اور اپنے جلال کی بھری ہوئی آواز سے تسلی بخشے ص ۳۷۴

دوسرے امر کے متعلق عیسائی صاحبوں کی تعلیم کو دیکھیں تو خونِ مسیح اور کفارہ نے اکثر لوگوں کو گناہوں کے ارتکاب پر دلیر کر دیا ہے۔ پھر کفارہ کے ساتھ شراب ملکر یہ نسخہ ایک خطرناک اور بھڑکنے والا مادہ بن گیا ہے اور تقویٰ اور طہارت کا نام و نشان نہیں رہا۔ پھر عورتوں کی عام بے پردگی۔ اور مردوں اور عورتوں کا بے تکلف میل و ملاپ نے نہایت قابلِ شرم خرابیاں پیدا کر دی ہیں۔ اور اگر یورپ میں طلاق کی طرح پردہ کے مشابہ قانون جاری نہ ہوا تو انجام یہ ہوگا کہ چارپایوں کی طرح عورتیں اور مرد ہو جائیں گے اور مشکل ہوگا کہ یہ شناخت کیا جائے کہ فلاں شخص کس کا بیٹا ہے۔ ص ۴۳۲-۴۳۳

پھر انجیل کی تعلیم پر نہ عدالتیں عمل کرتی ہیں نہ خود پادری اور عیسائی۔ مثلاً ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا پھیر دو۔ اور شر کا مقابلہ نہ کرو۔ انجیل کی تعلیم ناقص ہے وہ انسانی درخت کی پورے طور پر آبپاشی نہیں کر سکتی۔ انسان کو دی ہوئی سب طاقتوں کی وہ مربی نہیں۔ اگر خدا نے انسان کو قوت نرمی حلم اور درگذر اور صبر کی دی ہے تو اُسی خدا نے اُس میں ایک قوت غضب اور خواہش انتقام کی بھی رکھی ہے۔ انسان کی کوئی قوت بھی بُری نہیں بلکہ اس کی بد استعمالی بُری ہے۔ پس اصل تعلیم قرآن شریف کی جزآء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ ہے جس میں عفو اور انتقام کو مصلحتِ وقت سے وابستہ کر دیا ہے۔ یہی حکیمانہ مسلک ہے جس پر نظام عالم چل رہا ہے۔ ص ۴۳۶-۴۳۸

آریہ مذہب۔ آریہ سماج کے اصولوں میں سے نہایت قبیح اور قابل شرم نیوگ کا مسئلہ ہے اور اُس کی قباحتوں کا ذکر۔ اور نیوگ کے بالمقابل قرآن شریف میں بیویوں کیلئے پردہ کی ہدایت قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن الآیۃ ص ۴۳۸-۴۳۹

نیز دیکھو "نیوگ"

تیسرے یہ کہ عیسائی مذہب یا وید یا قرآن شریف میں سے کونسا مذہب سچے خدا کو دکھلاتا ہے اور صرف قصے پیش نہیں کرتا۔ اصل غرض مذہب اختیار کرنے سے تو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ پر جو سرچشمہ نجات ہے ایسا یقین آجائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا جائے۔ اور انسان کو یہ مرتبہ خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور خارق عادت نشانات کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے یا ایسے شخص کی صحبت میں رہنے سے جو اس درجہ تک پہنچ گیا ہو۔ اور یہ درجہ معرفت کا نہ کسی عیسائی کو نصیب ہے نہ کسی آریہ کو لیکن ہمارا حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا۔ ہماری دعاؤں کا جواب دیتا۔ غیب کی باتیں قدرتوں کے نظارے دکھاتا ہے۔ عیسائیوں نے جو ایک انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ درحقیقت مجھ سے زیادہ نہیں بلکہ اس کی نسبت خدا کی نعمتیں مجھ پر زیادہ ہیں۔ پس عیسائیوں اور آریوں کے ہاتھ میں بجز پرانے اور بوسیدہ قصوں کے کچھ نہیں۔ ص ۴۴۷-۴۵۰

مریم صدیقہ

ا۔ قرآن میں صدیقہ نام اس لئے رکھا گیا کہ یہودی آپ پر تہمت لگاتے تھے اس لئے نہیں کہ وہ دوسری تمام پاکدامن اور صالحہ عورتوں سے افضل تھیں۔ اور حدیث میں بھی مس شیطان سے انہیں اسی لئے بری قرار دیا گیا۔ ص ۳۷۹

ب۔ حضرت مریم نے اپنا خواب چھپانے میں جس میں انہیں فرشتہ نے بشارت دی تھی کہ وہ حاملہ ہے غلطی کی جس سے یہود کو تہمت لگانے کا موقعہ ملا۔ ص ۳۸۱

مسلمان

ا۔ مسلمانوں کا حال کہ وہ خدا سے دُور ہو گئے۔ سچائی کے دشمن اور ندوۃ العلماء اور انجمن حمایت اسلام لاہور کا ذکر۔ انکو یاد ہی نہیں کہ اسلام کن مصیبتوں کے نیچے کچلا گیا۔ اور دوبارہ تازہ کرنے کیلئے عادت اللہ کیا ہے وغیرہ۔ ص ۸

ب۔ عام مسلمانوں کی دین سے غفلت و لاپرواہی اور دنیاداری کا ذکر۔ ص ۲۴۰-۲۴۱

ج۔ عصیان و عدم اطاعت امر اللہ اور آیات کو دیکھکر انکار و تکذیب کا ذکر۔ ص ۲۴۹

د۔ اگر حیات مسیح کا عقیدہ نہ رکھتے تو مرتد ہونے سے بچ جاتے۔ ص ۳۰۰

ھ۔ اُن کی بدحالی کا ذکر۔ زمینی خواہشات میں منہمک اور انوار سماویہ سے محروم وغیرہ ص ۳۰۱-۳۰۲

و۔ ان کے اقوال مجموعہ تناقضات ہیں۔ مثلاً عیسیٰ کو اکبر السیاحین کہتے ہیں اور پھر ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر بٹھا دیتے ہیں تو سیاحت کب کی؟

پھر کہتے ہیں آسمان پر اٹھایا گیا اور اموات میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی کہتے ہیں وہ زندہ ہے اور پھر نازل ہوگا۔ اسی طرح مانتے ہیں کہ مسیح موعود امت میں سے ہوگا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلا اسرائیلی مسیح آسمان سے آئیگا اور امت سے نہیں ہوگا۔ اسی طرح مانتے ہیں کہ قرآن میں لا اکراہ فی الدین آیا ہے۔ پھر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مہدی تلوار کے ساتھ آئیگا جو اسلام نہیں لائیگا اُسے قتل کر دے گا۔ ص ۳۰۲-۳۰۳

ز ۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کے ایک گروہ نے تفریط کی راہ اختیار کی۔ وہ نہ تو معجزات پر اور نہ ہی وحی پر اور نہ حشر ونشر اور یوم القیامۃ اور ملائکہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ نام کے مسلمان ہیں دوسرے گروہ نے افراط کی راہ اختیار کی حتّٰی کہ انہوں نے مسیح کو بجسمہ العنصری دوسرے آسمان پر بٹھا دیا۔ پھر اللہ تعالٰی نے ہمیں وسط طریق دکھایا۔ پس ہم امۃ وسط اخرجت للناس ہیں۔ ص ۳۲۰-۳۲۱

مسیح عیسٰی بن مریم

دیکھو زیر "عیسٰی بن مریم"

مسیح موعودؑ

۱ - زمانہ مسیح موعود

(ا) اس زمانہ میں جس طرح خدا تعالٰی قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے۔ اور صدہا امور غیبیہ اپنے بندہ پر کھول رہا ہے گذشتہ زمانوں میں اس کی بہت ہی کم مثال ملے گی۔ سب دنیا اس کی قدرت کے نمونے دیکھے گی۔ ص ۷

(ب) ضرور تھا کہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا صراط الذین انعمت علیہم میں اسی طرف اشارہ ہے۔ مدت کے لحاظ سے بھی دونوں مسیح چودھویں صدی میں ظاہر ہوئے اور مسلمانوں کا وہی حال تھا جو مسیح ابن مریم کے وقت یہود کا تھا۔ اور وہ میں ہوں۔ ص ۱۰۴ و ص ۲۷۷-۲۷۹

(ج) یہ تلواروں اور نیزوں کے مقابلہ کا وقت نہیں بلکہ توبہ اور حقوق کا ہتھیار لگانے کا وقت ہے۔ کیونکہ فساد جیسے اعدائے ملت کے دلوں میں داخل ہو چکا ہے ویسے ہی مسلمانوں کے دلوں میں۔ ص ۲۸۳-۲۸۴

۲ - دعوٰی اور بناء دعوٰی

(ا) میں المسیح ہوں۔ حق کو لئے اللہ کی قسم کے لئے منادی کرتا ہوں۔ مجھے وہ علوم سکھائے گئے جو دوسروں کو نہیں سکھائے گئے۔ ص ۸۹

(ب) اللہ کی قسم میں خدا تعالٰی کی طرف سے اور آیات سے مؤید مسیح موعود اور امام منتظر معہود ہوں

اور صدی کے سر پر آیا ہوں۔ ص ۸۹ و ص ۹۰ و ص ۲۲۶ و ص ۲۲۸ و ص ۲۴۷

(ج) ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں۔ اور میری وحی کے معارض نہیں۔ میری وحی میں خدا نے جابجا قرآن کو پیش کیا ہے نہ حدیث کو۔ ص ۱۴۰

(د) بخدا میں مسیح موعود ہوں۔ بخدا وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ بخدا وہ مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ اور بخدا وہ مجھے دشمنوں کے منصوبوں اور مکروں اور تلواروں سے بچائے گا۔ ص ۲۷۱

(ھ) صدی کے سر پر اور اسلام کے ضعف کے وقت آیا ہوں اور لوگوں کی مخالفت کا ذکر ص ۲۷۲ - ۲۷۳

(و) براہین میں مندرجہ الہامات کے اسرار کھلنے پر معلوم ہوا کہ میرا اس دعویٰ مسیح موعود کا براہین میں تصریح ذکر ہے۔ ص ۴۸ - ۵۱ و ص ۱۱۳ نیز دیکھو "مسیح موعود کے مخالفین کے اعتراضات" اور براہین احمدیہ میں مسلمانوں کے رسمی عقیدہ کا ذکر کرنے کے متعلق دیکھو زیر "عیسیٰ بن مریم"

۳ - <u>مسیح موعود اور آدم</u>۔ جب آدم کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنانا چاہا۔ تو فرشتوں نے روکا مگر خدا تعالیٰ نہ رکا۔ اب خدا تعالیٰ نے دوسرا آدم پیدا کرنے کے وقت فرمایا اردت ان استخلف فخلقت آدم بتلاؤ کیا تم خدا کے ارادہ کو روک سکتے ہو۔ ص ۹

۴ - مسیح ابن مریم سے افضل

(ا) محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے شان میں ہزارہا درجہ بڑھکر ہے۔ مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔ ص ۱۴

(ب) میں حضرت عیسیٰؑ کی شان کا منکر نہیں۔ گو خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ ص ۱۷ نیز دیکھو "عیسیٰؑ"

(ج) جبکہ میں مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہوں تو سوچو کیا مرتبہ ہے اس پاک رسول کا جس کی غلامی کی طرف میں منسوب کیا گیا۔ ص ۱۲

(د) بخدا اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ ص ۶۰

۵ - مسیح موعود کی صداقت کے نشانات

(ا) آسمان پر رمضان میں خسوف کسوف کے ۲ نشان ظاہر فرمائے۔ ص ۸ و ۹ و ۱۰ و ۲۷۹ و ۳۲۱ و ۳۶۰

(ب) اسی طرح نبیوں کی پیشگوئی کے موافق زمین پر
واذا العشار عطلت اور حدیث ولیترکن
القلاص ریل کا نشان اور دوسرا طاعون کا نشان
ظاہر ہوا۔ ص۹ و ۹۰ و ۱۰۰ و ۱۰۸ و ۲۷۹
(ج) اس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ
بھیجا جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں ص۱۷ و ص۹۶
(د) ستارہ ذوالسنین کا نشان ص۱۰ و ص۱۰۸
(ھ) قتل لیکھرام وغیرہ کا نشان۔ ص۱۰۰
(و) ساتویں ہزار اور صدی کے سر پر دمشق کے
شرقی سمت مسیح موعود ظاہر ہوگا ص۱۰۸
(ز) صلیب کے غلبہ کے وقت ظاہر ہوگا۔ ص۱۰۸
(ح) حج روکا جائیگا۔ ص۱۰۸
(ط) آتھم کی موت ایک بڑا نشان ہے۔ جو
پیشگوئی کے مطابق ہوئی۔ ص۱۰۸
(ی) لوگوں کا احمدیت کی طرف آسمانی کشش سے
کھنچے چلے آنا۔ آپ اکیلے تھے۔ پھر پیشگوئی
کے مطابق انصار کی افواج کا آپ کے پاس
جمع ہونا۔ اور دشمنوں کا آپ کے خلاف ہر
مکر اور منصوبے میں ناکام ہونا۔ اور اموال اور تحائف
کو پیشگوئی کے مطابق دیار بعیدہ سے اور کثرت سے
لوگوں کا آنا۔ اور مباہلہ کے بعد ایک لاکھ سے
زیادہ ہماری جماعت کا بلکہ دو چند کے قریب
ہو جانا۔ حالانکہ ہم ابتداء میں چالیس تھے
أحدٌ من نوع الانسان۔ ص۳۲۱-۳۲۴
(ک) تم میں سے کون ہے جس نے مجھ سے کوئی نشان
نہیں دیکھا۔ مجھے میرے رب کی طرف سے معارف
عطا کئے گئے۔ اور بخدا وحیٔ الٰہی نے میری
ہدایت فرمائی۔ ص۳۲۴

(ل) نشانات

(۱) مخلص جماعت کا دیا جانا۔ اموال و تحائف۔
میں خلوت پسند تھا اور علماء کے فتاویٔ تکفیر
کے بعد نصرت الٰہی کا آنا۔ ص۳۳۷-۳۳۹
(۲) اشتہار کہ تین سال تک خدا کا نشان ظاہر
ہوگا۔ اس کے بعد پے در پے نشان ظاہر
ہوئے۔ ایک لاکھ سے زائد جماعت ہوگئی۔
پہلے تین سو کے قریب تھی۔ غالی دشمنوں کا
تائب ہونا۔ اور ان میں روحانی انقلاب کے
پیدا ہونے کا ذکر۔ بعض رؤیائے صالحہ کے
ذریعہ بعض دلائل قاطعہ کے ذریعہ ایمان لائے۔
ایسی کوئی مثال پیش کرو میرے جیسے شخص نے
وحی کی بناء پر دعویٰ کیا ہو اور اس کی میری
طرح مخالفت ہوئی ہو اور اس کی جماعت
ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہو۔ مثال پیش کرنے
پر ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔ ص۳۳۹-۳۴۵
(۳) طاعون کا پیشگوئی کے مطابق پھیلنا۔ ص۳۴۵-۳۴۶
(۴) بعض مکفرین اور گالیاں دینے والے علماء

کا مرجانا۔ ان میں سے رسل بابا امرتسری اور
محمد بخش اور چراغ دین طاعون سے مرگئے۔ اسی طرح
محمد حسن فیضی کی موت پیشگوئی مندرجہ اعجاز المسیح
کے مطابق اور مولوی نذیر حسین دہلوی کی وفات
مطابق الہام مات ضالاً ھائماً کو ہوئی۔
ص ۲۴۶ مع حاشیہ و ص ۳۴۷ - ۳۴۸

(۵) عربی تالیفات کا نشان جنہیں اللہ تعالیٰ نے
اتمام حجت کے لئے اعجاز بنایا ہے۔
اعجاز المسیح۔ الہدیٰ۔ اعجاز احمدی جو ایک
عظیم الشان معجزہ ہے دس ہزار کا اس پر انعام
بھی تھا۔ مگر سب لاجواب ہوگئے۔ اور
مقابلہ کرنے سے عاجز آگئے۔ ص ۳۴۹

(۶) کرم دین بھیں کے مقدمہ کے متعلق رؤیا کا نشان
کہ آخر میں بری ہو جاؤنگا۔ اور جلاء
اس پر پڑے گی۔ یہ رؤیا الحکم اور البدر
میں شائع کی گئی۔ اور ایک سال کے بعد
کرم دین کے ذریعہ وہ پوری ہوئی۔ اور
اس کی تفصیل۔ ص ۳۵۰ - ۳۵۱

(۷) اولاد دیئے جانیکا نشان۔ ص ۳۶۰

م۔ (۱) مجھ سے ایک لاکھ سے زائد آیات۔
خوارق اور معجزات دیکھے ص ۲۲۶

(۲) اللہ تعالیٰ نے اتنے نشانات میری تائید
میں دکھائے اگر وہ آدمیوں کی شکل پر متمثل
ہوں تو بادشاہوں کی افواج سے بھی زائد
ہوں۔ ص ۳۱۳

۶۔ مسیح موعود کی صداقت کے دلائل

(ا) مسیح ابن مریم سے مماثلت کی ایک اینٹ تو
خدا نے اپنے ہاتھ سے لگادی کہ مجھے مسیح
علیہ السلام کی طرح عین چودھویں صدی کے سر
پر مسیح الاسلام کرکے بھیجا۔ اور میرے
لئے زبردست نشان دکھلائے۔ کسی مخالف
مسلمان یا یہودی یا عیسائی کی طاقت نہیں کہ
ان کا مقابلہ کرے۔ یہ تو وہ بنیادی اینٹ
ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ ہر ایک جو
اس اینٹ کو توڑنا چاہیگا وہ توڑ نہیں سکیگا۔
مگر یہ اینٹ جب اس پر پڑے گی تو اس کو
ٹکڑے ٹکڑے کردیگی۔ کیونکہ اینٹ خدا کی
اور ہاتھ خدا کا ہے۔ ص ۵۴

(ب) ان اللہ ینقص الارض من اطرافھا ص ۲۲۹

(ج) میرے صدق کے دلائل ان نفوس میں موجود
ہیں۔ اہل کشف کے کشوف اور احادیث صحیحہ
اور اشارات قرآنیہ کے مطابق چودھویں صدی
کے سر پر ظاہر ہوا ہوں۔ ص ۲۴۱

(د) آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں
لوگوں کی شدید مخالفت اور آخر میں بڑی
جماعت بننے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور
حسب پیشگوئی یہ سلسلہ پھیل گیا۔ آج
کی تاریخ تک برٹش انڈیا میں یہ جماعت ایک
لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ کیا یہ معجزہ ہے
یا نہیں۔ ص ۷۹ و ص ۹۷

(ہ) موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ داؤدؑ اور آنحضرت صلعم کی طرح میں سچا ہوں۔ میری تصدیق کیلئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے۔ قرآن اور رسول اللہ صلعم نے میری گواہی دی۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا اگر ہزار جزکی بھی سفید کتاب ہو اور اس میں اپنے دلائل صدق لکھنا چاہوں تو وہ کتاب ختم ہو جائیگی مگر وہ دلائل ختم نہیں ہونگے
صـــ ۹۹ و صـــ ۱۰۰

(و) معیارِ صداقت۔ ان یک کاذبا فعلیه کذبه الآیۃ کی رُو سے مجھے آزماؤ اور میرے دعویٰ کو پرکھو۔ پھر مخالفین کے مختلف انواع کے آپ کی تباہی کے لئے منصوبوں کا ذکر جن میں سے گورنمنٹ کے پاس جھوٹی مخبریں اور خلاف واقعہ باتیں کرکے اکسانا بھی ہے اور براہین کے زمانہ سے لے کر جب کہ آپ اکیلے تھے مندرجہ براہین ترقی جماعت سے متعلق بچاس پیشگوئیوں کے مطابق جماعت کا ترقی کرنا اور ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہو جانا۔ اور اس معیار کے مطابق اپنے صادق ہونے کا تفصیلی ذکر۔ صـــ ۹۶-۹۷، صـــ ۹۸-۹۹ و صـــ ۱۰۱

(ز) اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں اور حدیث معراج نے ابن مریم کو مُردہ رُوحوں میں نہیں بٹھا دیا اور اگر سورۃ نور میں نہیں کہ اس امت کے خلفاء اس امت میں سے ہونگے۔ اور قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ صـــ ۹۸

(ح) میں شہرت پسند نہیں۔ مجھے خلوت سے کوئی چیز زیادہ عزیز نہ تھی۔ میں گوشۂ تنہائی سے نکلنا نہیں چاہتا تھا۔ باوجود میری ناپسندیدگی کے میرے رب نے مجھے جبراً نکالا۔ نہ میں علماء کے گروہ سے تھا یہ تو فعل آسمانی خدا کا ہے جس نے مجھے کھڑا کیا۔ پھر خدا نے علماء کی مخالفت کے باوجود مبایعین کی فوج عطا کی۔ آسمان و زمین میں نشانات دکھلائے اور زمانہ بھی ایک مصلح کا مقتضی تھا اور فسادات و فتن و شرور کا ذکر۔ صـــ ۲۱۰-۲۱۱ و صـــ ۲۲۸

(ط) سورۃ والضحیٰ کا اپنے اوپر چسپاں کرنا صـــ ۳۱۴

(ی) بد دُعا۔ اے میرے رب! اگر میرا طریق فلاح کا طریق نہیں تو مجھے اس رات کو صبح تک نہ چھوڑ۔ صـــ ۳۵۵

۷۔ بعثت کی غرض

(ا) ابن مریم کے حق میں اطراء سے اور آنحضرت صلعم کے حق میں تفریط سے کام لیا گیا۔ اس لئے اہل صلبان پر خاتم المرسلین کی فضیلت اور مسلمانوں کی طرف سے دفاع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا۔ اور تیس سال سے میں یہ خدمت بجا لا رہا ہوں۔ صـــ ۳۰۱

(ب) کامل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت کی گواہی دینے اور خدا کی توحید و تقدیس پھیلانے کے لئے آیا ہوں۔
صـــ ۳۶۶ - ۳۶۷

۸- **مسیح موعود کی شفاعت**۔ جو شخص بیعت کر کے سچے دل سے میرا پیرو بنتا اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے۔ وہی ہے جس کی ان آفتوں کے وقت میری روح سفارش کرے گی۔ ص ۱۴-۱۵

۹- مسیح موعود کا ذکر قرآن میں۔

(الف) سورۃ تحریم میں اس امت کے بعض افراد کو مریم صدیقہ سے مشابہت رکھنے سے مریم کا رتبہ ملنے اور پھر اس میں عیسیٰ کی روح پھونکے جانے کی پیشگوئی جس سے وہ عیسیٰ ابن مریم کہلائیگا۔ اور اس کی تفصیل اور تشریح اپنے الہامات کی روشنی میں۔ جن میں آپ کو پہلے مریم اور پھر عیسیٰ قرار دیا گیا۔ ص ۴۸-۵۳ نیز دیکھو "الہامات"

(ب) مجھے بتایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے، ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ۔ ص ۱۱۳

۱۰- مسیح موسوی سے مشابہت

(الف) مسیح محمدی خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل پر کھڑا کیا گیا "تا موسوی اور محمدی سلسلہ میں مشابہت سمجھ آجائے۔ اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی۔ اور متعدد مشابہتوں کا ذکر۔ مثلاً ابتلاء آنے میں۔ اور خدا کے نفخ سے پیدائش میں اور عیسیٰ ابن مریم کی ولادت اور مسیح محمدی کی ولادت روحانی کے وقت شور قیامت برپا ہونے میں اور پھر رحمت کا نشان بنائے جانے اور تکفیر کا فتویٰ لگائے جانے میں (اور دونوں مسیحوں کے وقت فتویٰ لگانے والے اکثر اہلحدیث تھے) اور ستائے جانے اور گالیاں دیئے جانے میں اور مسیح ابن مریم کی طرح چودھویں صدی میں مبعوث ہونے میں۔ اور پیلاطوس کی عدالت میں پہلے مسیح پر اور کپتان ڈگلس کی عدالت میں مسیح محمدی پر مقدمہ کئے جانے میں اور اس کی تفصیل۔ ص ۵۳-۵۸

(ب) **مقدمہ میں مشابہت**۔ حضرت عیسیٰؑ پر مقدمہ کی بناء ایک مذہبی تھی اور مجھ پر اقدام قتل کا دعویٰ تھا۔ ان دونوں مقدموں میں مشابہت۔ ص ۵۵-۵۸ نیز دیکھو زیر "ڈگلس" اور "محمد حسین"

۱۱- مسیح موعود اور معجزات

(الف) باوجود مخالفانہ کوششوں اور میرے گرانے کے لئے ہر قسم کے فریب اور منصوبوں کے ایک لاکھ سے بھی زیادہ میری جماعت کا مختلف مقامات میں موجود ہونا معجزہ ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو معجزہ کی تعریف ندوہ کے جبہ پوش خود ہی کریں ص ۹۷

(ب) اگر میں صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں۔ ص ۹۷

(ج) کیا یہ معجزہ نہیں کہ مولوی غلام دستگیر جس نے مکہ کے بعض نادان ملّاؤں سے میرے پر فتویٰ کفر کا لکھوایا۔ وہ مباہلہ (مندرجہ فتح رحمانی ص ۲۷) کر کے خود ہی مر گیا۔ ص ۹۸ و حاشیہ

(د) میری تائید میں معجزات بھی ہیں ...... ہزارہا معجزات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں ص ۱۰۰

(ھ) بعض منتخب علماء قادیان آویں اور مجھ سے معجزات اور دلائل یعنی نصوص قرآنیہ اور

اور حدیثیہ کا ثبوت ہیں۔ پھر اگر سنّت انبیاء کے مطابق میں نے پورا ثبوت نہ دیا تو میں راضی ہوں کہ میری کتابیں جلائی جائیں۔ صفحہ ۱۰۱

۱۲۔ مسیح موعود کا مقام اور آپ پر ایمان کی ضرورت

(ا) مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے صفحہ ۶۱

(ب) میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں۔ اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔ اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حَکَم نہیں ٹھیراتا۔ نہ مجھے مسیح موعود اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ وہ آسمان پر قابل مؤاخذہ ہے۔ صفحہ ۹۵

۱۳۔ آپ کی عمر۔ آتھم کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے۔ صفحہ ۱۰۹

۱۴۔ آپ کی عربی تالیفات

اب تک عربی میں ستره کے قریب بے مثل کتابیں شائع کر چکا ہوں۔ جن کے مقابل میں اس دس برس کے عرصہ میں ایک کتاب بھی مخالفوں نے شائع نہیں کی۔ اور قصیدہ اعجازیہ لکھنے کی وجہ۔ صفحہ ۱۴۵ - ۱۴۶

۱۵۔ مخالفین کی گالیاں

گالیاں اور تکذیب انتہا تک پہنچ گئی جن کے کاغذات میرے پاس ایک بڑے تھیلا میں محفوظ ہیں۔ حاشیہ صفحہ ۱۴۷

۱۶۔ وحی بزبان عربی۔

دیکھو زیر "وحی"

۱۷۔ اولاد۔

(ا) الحمد للہ کہ خدا نے اپنے وعدہ کے موافق باوجود کلاں سالی کے مجھے چار لڑکے عطا کئے۔ اور پانچویں کی بعض وقت بشارت دی۔ صفحہ ۲۶۰

(ب) مسیح محمدی کے حدیث فیتزوج ویولد له کے مطابق اولاد کا ہونا۔ اور اس کا باپ ہونا سلسلہ محمدیہ کے دوام اور عدم انقطاع کی طرف اشارہ ہے۔ جیسے یحیٰیؑ و عیسٰیؑ کا بغیر قویٰ بشریہ کے دخل کے پیدا ہونا۔ اور بدوں اولاد مرنا۔ اسرائیلی سلسلہ کے انقطاع کی طرف اشارہ ہے۔ صفحہ ۲۹۵

۱۸۔ مسیح موعود اور دو زرد چادریں

مجھے دو مرض دامنگیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا اور نبض کم ہو جانا دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ کثرت پیشاب اور اکثر دست آتے رہنا۔ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ کبھی دعا سے رخصت ہو جاتی ہیں گویا دور ہو گئیں مگر پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ بکلی دور ہونے کے متعلق دعا کی تو جواب ملا کہ ایسا نہیں ہو گا۔ تب میرے دل میں خدا کی طرف سے ڈالا گیا۔ کہ مسیح موعود کے لئے یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ دو زرد چادروں میں اُترے گا

اورتمام اہلِ تعبیر کے نزدیک عالم کشف یا عالم رؤیا میں زرد چادروں سے مراد بیماری ہوتی ہے
ص ۴۳۵ - ۴۳۶

۱۹ - افیون بطور علاج کبھی استعمال نہ کی -

مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ ایک دوست نے صلاح دی کہ علاج کی غرض سے افیون شروع کر دی جائے کہ وہ اس میں مفید ہوتی ہے - مَیں نے جواب دیا۔ اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کروں - تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ اِس طرح خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا -
ص ۴۳۵

۲۰ - مسیح موعود کے مخالفین -

(ل) جو نشان نہیں دکھلائے گئے اگر نوحؑ کی قوم کو دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اگر لوطؑ کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو ان پر پتھر نہ برستے - اُن کی تشبیہ اس اندھے سے ہے جو آفتاب کا انکار کرتا ہے اور اپنے اندھاپن پر متنبہ نہیں ہوتا یا ان یہود اور عیسائیوں سے جو صدہا خدا کی تائیدیں اور معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں دیکھتے - اور اُحد کی لڑائی اور قصّہ حدیبیہ کو پیش کرتے ہیں - حضرت عیسٰیؑ کی نسبت بھی یہود کا یہی حال ہے۔ ص ۱۱۱ - ۱۱۱

۱ نیز دیکھو "عیسٰی اور یہود"

(ب) حَکَم کے منتظر ہیں اور پھر خیال کرتے ہیں کہ وہ لغزش سے محفوظ ہیں - اگر ایسا ہوتا تو حَکَم کے آنے کی کیا ضرورت تھی - ص ۲۷۸

(ج) قیامت کے دن سے ڈرنے کے لئے نصیحت

جب ہر نبی اور اس کے دشمن حاضر ہوں گے اور ہر امت اپنے امام کے ذریعہ شناخت کی جائیگی - اس وقت معلوم ہو گا کہ کون ملعون اور کون دجّال اور کون خدا کا مقرب تھا۔
ص ۲۸۱

۲۱ - مخالفین کے اعتراضات اور ان کے جوابات

پہلا اعتراض :- مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسٰی کے آنے کا اقرار موجود ہے۔

جواب (ل) اِس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں - اور مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ جب تک خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسٰی فوت ہو گیا ہے - تب تک میں اس عقیدہ پر قائم رہا جو تم لوگوں کا تھا - جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا - ص ۱۱۲ - ۱۱۳

(ب) بارہ برس تک اس سے بے خبر رہا کہ مجھے براہین میں مسیح موعود قرار دیا گیا ہے - اور میں حضرت عیسٰیؑ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا اور بارہ برس کے بعد اصل حقیقت کھلی اور مجھے حکم ہوا کہ فاصدع بما تؤمر
ص ۱۱۳

(ج) براہین میں میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ابا
ماشت تھا کہ لدھیانہ کے مولوی محمد اور عبدالعزیز
اور عبداللہ نے اسی زمانہ میں اعتراض کیا
تھا کہ یہ شخص اپنا نام عیسیٰ رکھتا اور عیسیٰؑ کی
نسبت جس قدر پیشگوئیاں ہیں اپنی طرف منسوب
کرتا ہے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی
نے جواب دیا تھا کہ انہی براہین میں حضرت عیسیٰؑ
کی آمد ثانی کا اقرار بھی تو موجود ہے۔ ص ۱۱۵

(د) ایک طرف براہین احمدیہ میں وحی الٰہی کا
مجھے مسیح موعود قرار دینا اور دوسری طرف
اس کے برعکس میرے قلم سے رسمی عقیدہ
کے طور پر مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہونا یہ
خاص خداؑ کی حکمت عملی ہے۔ جو میری
سادگی اور میرے عدم افتراء پر ایک زندہ
گواہ ہے۔ ص ۱۱۵ - ۱۱۶

نیز دیکھو ص ۵۰

دوسرا اعتراض:۔ آتھم اور احمد بیگ کے داماد
سے متعلق پیشگوئیوں پر اعتراض اور اس کا
جواب۔ ص ۱۱۶

تیسرا اعتراض:۔ ایک پیشگوئی میں لکھا
تھا لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی۔ بعد
میں لڑکا پیدا ہو کر مر گیا۔

جواب:۔ کوئی الہام شائع کردہ پیش کرو
کہ اب کی دفعہ ضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ اور
یہ کہ لڑکی کے بعد لڑکا پیدا ہونے والا ہی
موعود لڑکا ہے۔ نہ اور کوئی۔
ص ۱۱۷ و ۴۵۰ - ۴۵۱

چوتھا اعتراض۔ مولوی ثناء اللہ نے مباحثہ مُدّ میں
کہا کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد حسین اور جعفر زٹلی
اور ان کے دوسرے رفیق سے متعلق کی گئی تھی
وہ پوری نہیں ہوئی۔

جواب:۔ مولوی محمد حسین کی ذلت کا ثبوت
مہدی سے متعلق گورنمنٹ کو خوش کرنے کیلئے
ایک رسالہ میں مہدی کا انکار کر دیا۔ اور
میرے مقابل اشاعۃ السنۃ میں مہدی موعود
کا انکار کفر قرار دیا۔ اور میرے عقیدہ کو
اسلام کے مسلمہ عقیدہ کے مخالف قرار دیکر
لکھا کہ حق یہی ہے کہ مہدی معہود ظاہر ہوگا
اور مسیح آسمان سے نازل ہوگا۔ موحدوں کا
ایڈووکیٹ اور یہ منافقانہ کارروائی۔ کیا یہ
موجب عزت ہے یا ذلت؟ اسی طرح
عجب کا صلہ لام کا انکار کرنے پر جو انہیں
اور ان کے رفقاء کو ذلت ہوئی اس کا ذکر
ص ۱۱۹ و ۱۴۴ - ۱۴۵

پانچواں اعتراض مولوی ثناء اللہ صاحب نے
یہ کیا کہ کسوف خسوف کی حدیث میں جو مہدی
کی علامت ہے اس میں خسوف تیرہ تاریخ
سے پہلے کسی ایسی تاریخ میں ہوگا جس میں چاند
کو قمر کہہ سکتے ہوں اور اس کا مفصل جواب
ص ۱۴۰ - ۱۴۲ نیز دیکھو "خسوف کسوف"۔

مسیح موعود حَکَم ربّانی کا ریویو

ا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ
چکڑالوی کے مباحثہ پر بطور محاکمہ یہ رسالہ لکھنا پڑا
جس میں آپ نے لکھا کہ احادیث نبویہ کے متعلق

اِن ہر دو فریق میں سے ایک نے افراط کی اور دوسرے نے تفریط کی راہ اختیار کر رکھی ہے اور اس کی تفصیل۔ صفحہ ۲۰۶ - ۲۱۲

نیز دیکھو "پیش لفظ" و تفسیر آیت "فبأیّ حدیث بعد اللّٰہ وآیٰتہٖ یومنون" اور آیت "ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتبعونی"

ب - ۲۷ر نومبر ۱۹۰۲ء کو یہ ریویو لکھا گیا۔ صفحہ ۲۱۶

مشرک

مشرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔ صفحہ ۲۸

معراج

معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عیسٰیؑ سے کچھ باتیں بھی نہ ہوئیں لیکن موسٰیؑ سے ہوئیں۔ اور قرآن میں ہے کہ موسٰیؑ کی ملاقات میں شک نہ کر۔ صفحہ ۱۲۹

مفتری علی اللّٰہ کی سزا

ا - جو شخص گستاخی کی رُو سے خدا پر جھوٹ باندھیگا اور کہیگا کہ خدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی - حالانکہ نازل نہیں ہوئی - یا شرف مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا جھوٹے طور پر دعویٰ کریگا تو دیکھو میں خدا اور ملائکہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ وہ ہلاک کیا جائیگا۔ صفحہ ۲۸

ب - لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹی خوابیں بناتے اور جھوٹے مکالمات اور مخاطبات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ صفحہ ۲۸

ج - سزا (۱) اِس سے متعلق آیاتِ قرآنیہ اور حافظ محمد یوسف وغیرہ کے اِس دعویٰ کا ردّ کہ مفتری علی اللّٰہ بھی سزا سے بچ جاتا اور تیئیس سال یا اس سے زیادہ بعد دعویٰ مہلت پا سکتا ہے اِس طرح پر نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت اور حفاظت الٰہی آپ کی سچائی کی دلیل ٹھہر سکتی ہے اور نہ قرآن شریف کا بیان کہ ہر ایک مفتری پکڑا جائیگا ذلیل ہوگا ہلاک ہوگا فلاح نہیں پائیگا صحیح ٹھہرتا ہے اور اِس طرح سچے نبی کی سچائی پر کوئی علامت قاطعہ باقی نہیں رہتی۔ صفحہ ۹۲-۹۴ و حاشیہ صفحہ ۹۳

(۲) ایسے مفتریان جن کو خدا ہلاک کرتا ہے اُن میں کیا کیا باتیں پائی جانی چاہئیں - مثلاً کیا ان میں میری طرح وحی اور تائید الٰہی اور ترقی جماعت کی علامات پائی گئیں - اور انہوں نے قسم کے ساتھ بیان کیا کہ ہم درحقیقت نبی ہیں - اور ہماری وحی قرآن کی طرح قطعی اور یقینی ہے - صفحہ ۹۴ - ۹۵ و صفحہ ۹۹-۱۰۰ (نیز دیکھو زیر "قطع الوتین")

(۳) مفتری اور صادق میں فرق کی ایک مثال سے وضاحت - صفحہ ۲۴۸ - ۲۵۰

مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ

ا - خدا تمہیں وحی اور الہام اور مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہیں رکھیگا۔ صفحہ ۲۸

ب - صدق - راستی - تقویٰ اور محبت ذاتیہ الٰہیہ میں ترقی کرو - خدمت اور عبادت میں لگے رہو - پھر خدا تم سے جس کی نسبت چاہیگا اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے بھی مشرف کرے گا - تمہیں ایسی تمنّا بھی نہیں چاہیئے تا نفسانی تمنّا کی وجہ سے

مسیح ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ صـ ۱۴

۳۔ جو اپنے محبوب خدا کے لئے اس آگ میں پڑتے ہیں۔ وہ نجات دیئے جائیں گے صـ ۲۵

۴۔ مشرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔ صـ ۲۸

۵۔ احکامِ خداوندی کے پابند ہو جاؤ اور یقین میں ترقی چاہو نجات کے لئے نہ الہام نمائی کے لئے۔ صـ ۳۰

۶۔ مبارک وہ جو شبہات و شکوک سے نجات پا گئے وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ صـ ۶۸

۷۔ نجات کی راہ یہی ہے کہ خدا کی طرف آ جاؤ۔ اُس کے فرائض میں سستی نہ کرو۔ اُس کے بندوں پر زبان یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو۔ صـ ۷۴

۸۔ نجات کے دعویٰ میں سچا شخص وہی ہے جو اس دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے صـ ۸۲

ندوۃ العلماء

۱۔ میرٹھ سے بذریعہ رجسٹری اطلاع کہ ندوۃ العلماء کا جلسہ امرتسر ہوگا اس میں بحث کرنی چاہیئے۔ اس کا جواب کہ امرتسر کے علماء اور ندوہ کے علماء ایک ہی عقیدہ جنس اور مادہ کے ہیں۔ ہر ایک کو اختیار ہے کہ قادیان آکر بحث کے لئے نہیں طلب حق کے لئے ہماری تقریر سُنے۔ یہ سب لوگ راستی کے دشمن ہیں۔ مگر راستی دنیا میں پھیلتی جاتی ہے۔ براہین احمدیہ میں ایک بڑی جماعت دیئے جانے کے متعلق پیشگوئی کا ذکر صـ ۷۹ و صـ ۹۴-۹۵ نیز دیکھو جماعت "قدرتِ مسیح موعود کی عدالت"

۲۔ ندوۃ العلماء کے لئے تحفہ۔ دیکھو زیر "تحفۃ الندوہ"

۳۔ منتخب علماء ندوہ قادیان آکر مجھ سے معجزات اور دلائل یعنی نصوصِ قرآنیہ وحدیثیہ کا ثبوت لیں۔ پھر اگر سنت انبیاء کے مطابق ثبوت نہ دوں، تو میں راضی ہوں کہ میری کتابیں جلائی جائیں۔ صـ ۱۰۱

۴۔ ندوہ کے علماء یاد رکھیں کہ وہ ہمیشہ دنیا میں نہیں رہ سکتے۔ جس کا نام وہ دین رکھتے ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ وہ دین نہیں۔ وہ ایک چھلکے پر راضی اور مغز سے بے خبر ہیں۔ صـ ۱۰۱

نزول المسیح

ا۔ کتاب زیرِ طبع ہے۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی کتاب "شمس الہدایۃ" کے ردّ میں لکھی گئی ہے۔ اس میں نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو پیشگوئی مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں۔ صـ ۹ و حاشیہ صـ ۶۰ و صـ ۱۰۷ و صـ ۱۴۲

ب۔ یہ کتاب مہر علی کی زندگی کو تلخ کر دیگی۔ یہ کتاب گیارہ جز تک چھپ چکی ہے۔ صـ ۹۹

نسیم دعوت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ کا مضمون میرے دل میں پیدا کیا۔ (ٹائٹل پیج صـ ۲۶۱)

۲۔ وجہ اشاعت۔ آریہ سماج قادیان کا ایک اشتہار مؤرخہ ۷ رفروری ۱۹۰۳ء کو شائع ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ اور معزز احباب جماعت کو سخت گالیاں دی گئی تھیں ایسے لوگوں سے مخاطب ہونے کو دل نہیں چاہتا تھا مگر

نماز

۱ - اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھ رہے ہو۔ ص ۱۵

۲ - ہر شخص جو پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ص ۱۹

۳ - نماز کیا چیز ہے؟ وہ دُعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے۔ بے خبر لوگوں کی طرح صرف عربی الفاظ میں اپنی دُعائیں اور استغفار رسم کے طور پر نہ پڑھو بلکہ قرآن اور ادعیہ ماثورہ کے علاوہ اپنی زبان میں بھی تضرع کے ساتھ دُعا کرو۔ ص ۶۹

۴ - پنجگانہ نمازیں تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہیں۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیّر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیّرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں۔ اور ان کی تفصیل ص ۶۹ - ۷۰

۵ - پنجگانہ نمازیں ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظلّ ہیں اور نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ ص ۷۰

۶ - دراصل دُعائے سورۃ فاتحہ کا نام نماز ہے۔ جب تک انسان درد دل کے ساتھ اس دُعا کو خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر نہ پڑھے اور اس سے وہ عقدہ کشائی نہ چاہے جس کے لئے یہ دُعا سکھلائی گئی ہے تب تک اس نے نماز نہیں پڑھی اور اس نماز میں تین چیزیں سکھلائی گئی ہیں۔

اوّل - خدا اور اُس کی صفات کی توحید تا اسکی رُوح سے ایاک نعبد و ایاک نستعین کی آواز نکلے۔

دوسرے یہ کہ وہ اپنی دعاؤں میں اپنے بھائیوں کو شریک کر کے بنی نوع کا حق ادا کرے۔ اس لئے اھدنا میں جمع کا صیغہ رکھا۔

تیسرے یہ کہ اے خدا ہماری حالت کو صرف خشک ایمان تک محدود نہ رکھ بلکہ ہمیں وہ روحانی نعمتیں عطا کر جو تو نے پہلے راستبازوں کو دی ہیں وغیرہ ص ۴۱۹ - ۴۲۰

نیکی

ہر ایک نیکی محل اور موقعہ کو دیکھ کر کرو۔ کیونکہ وہ نیکی بدی ہے جو محل اور موقعہ کے برخلاف ہے جیسے مینہہ جو عمدہ اور ضروری چیز ہے۔ لیکن بے موقع ہو تو وہی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے اسی طرح غذا۔ ص ۴۴

نیوگ

۱ - نہایت قبیح اور قابل شرم مسئلہ جس کو پنڈت دیانند نے وید کی قابل فخر تعلیم ٹھیرایا ہے کہ خاوند کی زندگی میں اُس کی عورت غیر کے نطفہ سے گیارہ بچّے حاصل کر سکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ پنڈت دیانند تمام عمر مجرّد رہا اور بیوی نہیں کی اسلئے اس کو اس غیرت کی خبر نہیں تھی۔ اپنی بیویوں کی نسبت تو کنجروں کو بھی غیرت ہوتی ہے۔ بے غیرت دیّوث ہوتا ہے۔ دیکھو رامچندر نے

اپنی بیوی سیتا کیلئے کیسی غیرت دکھلائی کہ لنکا کو جلا دیا اور راون کو قتل کیا ۔ ص ۴۳۸ - ۴۴۱

۲ - پنڈت رام بھجدت پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس قول کا جواب کہ مجھ سے گفتگو ہوتی تو میں نیوگ کے فوائد بیان کرتا ۔ کہ نیوگ سے پیدا شدہ اولاد تو شریف آدمی کے لئے ایک داغ ہے ۔ ایک پاک دامن عورت کے لئے بے اولاد مرنا اس سے بہتر ہے ۔ اگر سچائی کچھ چیز ہے تو وہ بچے بدقسمت دیّوث خاوند کے نہیں کہلا سکتے ۔ وہ اُن کے ہونگے جن کے وہ نطفہ ہیں ۔ اس لئے آریہ سماج کو غلطی کا اقرار کرتے ہوئے اس مسئلہ کو اپنے اصولوں سے خارج کرنے کا اعلان کرنا چاہیئے ۔ ص ۴۶۷ - ۴۶۸

۳ - آریہ ورت کی عورتوں کو اب تک اپنے خاوندوں سے ایسا سچّا تعلق رہا ہے کہ وہ اُن کے لئے ستی ہوتی رہی ہیں لیکن نیوگ کی صورت میں ایسی محبت خاوند سے نہیں رکھ سکتیں ۔ حاشیہ ص ۴۶۵

۴ - قادیان کے چند آریوں اور سناتن دھرمیوں کی حضرت اقدس سے ملاقات اور نیوگ کے مسئلہ کو سنکر سوائے سومراج آریہ کے سب کو شرم دامنگیر ہوئی ۔ ص ۴۶۹ - ۴۷۰

۵ - نیوگ کی کثرت عورتوں کے لئے اس وجہ سے بھی مضر ہے کہ اس سے حجاب اُٹھ جائے گا ۔ اور چند سال بیگانہ مرد کے پاس جا کر پھر ہمیشہ کے لئے یہی عادت رہے گی ۔ حاشیہ ص ۴۴۱

۶ - نیوگ اور متعہ - نیوگ کے جواب میں کہنا کہ مسلمانوں میں بھی متعہ ہے صحیح جواب نہیں (الف) قرآن میں بجز نکاح کے ہمیں اور کوئی ہدایت نہیں دی گئی ۔ شیعہ مذہب میں سے ایک فرقہ کہ وہ مؤقت نکاح کر لیتے ہیں اور اس کا نام متعہ رکھتے ہیں ۔ مگر خدا کے کلام سے ان کے پاس کوئی سند نہیں ۔ بہر حال وہ ایک نکاح ہے جس کی طلاق کا زمانہ معلوم ہے ۔ نیوگ کو طلاق کے مسئلہ سے کچھ تعلق نہیں ۔ اسی طرح تعدد نکاح کو بھی ۔ ہندو دھرم کے راجے اور بڑے بڑے آدمی قدیم سے کئی بیویاں کرتے رہے ہیں ۔ ص ۴۴۲ و ص ۴۷۰

(ب) ایسا نکاح بھی جس کا وقت طلاق ٹھیرایا جائے ہمارے مذہب میں منع ہے ۔ قرآن شریف اسکی صاف ممانعت فرماتا ہے ۔ ص ۴۷۰

و

وحی

۱ - (الف) تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی ۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی ۔ ص ۲۰

(ب) مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار ساطعہ کی طرح وحی ہوئی۔ ص ۲۴۷

۲۔ میں خدا کی اس وحی پر جو میری طرف ہوئی ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر۔ ص ۱۲۴

نیز دیکھو زیر "مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ"

۳۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور رُوح القدس اب اُتر نہیں سکتا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر رُوح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ ص ۲۴-۲۵

نیز دیکھو زیر "رُوح القدس"

۴۔ قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی۔ مگر وحی ختم نہیں ہوئی کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے۔ جس دین میں وحیٔ الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مردہ ہے۔ خدا اس کے ساتھ نہیں۔

حاشیہ ص ۲۴

۵۔ خدا تمہیں نعمتِ وحی اور الہام اور مکالمات و مخاطباتِ الٰہیہ سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا۔ وہ تم پر سب نعمتیں پوری کرے گا۔ جو پہلوں کو دی گئیں۔

ص ۲۸ نیز دیکھو زیر "مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ"

۶۔ انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے۔ ص ۱۱۵

۷۔ متابعت نبویؐ سے وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ ص ۲۱۳

۸۔ عربی زبان میں وحی ہونے کی وجہ۔ مادری زبان میں وحی ہونا اس شخص کے لئے لازم ہے جو مستقل طور پر بغیر استفادہ مشکوٰۃ نبوت محمدیہ کے دعویٰ نبوت کرتا ہے۔ لیکن ایک امتی فیض نبوت محمدیہ سے اکتساب انوار نبوت کرنے والا مکالمہ الٰہیہ میں اپنے متبوع کی زبان میں وحی پاتا ہے تا تابع اور متبوع میں ایک علامت ہو جو ان کے باہمی تعلقات پر دلالت کرے۔ ص ۲۱۶

۹۔ وحی اللہ کی نعمت دیئے جانے اور وحیٔ رَبانی کی تعریف اور اس کی تاثیرات کا ذکر اور یہ کہ جو کچھ میں نے پایا وہ رحمانی وحی سے پایا۔ ص ۲۶۸

۱۰۔ وحیٔ مُحکم بشرطیکہ قرآن کے مطابق ہو احادیث ظنّیہ پر مقدم ہے۔ ص ۲۸۸

۱۱۔ جس نے امام موعود کی وحی کو قبول نہ کیا۔ اور روایات کی خاطر اُسے چھوڑا تو وہ سخت گمراہی میں پڑ گیا اور جاہلیت کی موت مرا۔ ص ۲۸۸

۱۲۔ بلا متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی پانے کا دروازہ قیامت تک بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے

ولی جمع اولیاء

وید

۴ - آریوں کا دعویٰ تب صحیح مانا جاسکتا ہے اگر ان شرتیوں کے مقابلہ پر ویدوں میں سے بکثرت ایسی یا پچاس ساٹھ ایسی شرتیاں پیش کردی جائیں جن میں یہ بیان ہو کہ تم نہ آگ کی پرستش کرو نہ ہوا کی نہ سورج کی نہ چاند کی نہ کسی اور چیز کی بلکہ محض پرمیشر کی ہی پرستش کرو - صـ ۴۰۲ - ۴۰۳

۵ - بعض قرآنی آیتوں پر نظر ڈال کر خیال آتا ہے کہ شاید اصل تعلیم وید کی عناصر پرستی سے پاک اور ان کی مہما اور اُستت کا مطلب کچھ اور ہو۔ اور ابتدائے زمانہ میں ایسی شرتیاں وید میں بہت ہوں جن میں عناصر پرستی سے منع کیا گیا ہو - مگر جب آریہ ورت میں ایسے فرقے بہت سے پیدا ہو گئے جو وید کے ظاہری الفاظ کو دیکھکر عناصر پرست بن گئے تو رفتہ رفتہ وہ شرتیاں وید سے نکال دیں اور اسکی تفصیل۔ صـ ۴۰۲ - ۴۰۵ و صـ ۴۰۸

۶ - ممکن معلوم ہوتا ہے کہ وید بھی کسی زمانہ میں خدا کی وحی ہو - اور خدا کی طرف سے یہ کتاب ہو۔ اور پھر ایک مدت کے بعد اس کے اصلی معنوں کے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کھائی اور آریہ قوم میں عناصر پرست فرقے پیدا ہو گئے - اور رفتہ رفتہ مخلوق پرستی کے مخالف شرتیاں وید سے نکال دیں - صـ ۴۰۴ و صـ ۴۰۵

۷ - جماعت کو نصیحت :- گو وید اپنی موجودہ حالت میں ایک دھوکا دینے والی کتاب ہے اور موجودہ حالت میں نور توحید سے خالی اور مشرکانہ تعلیم کے الفاظ ہر ایک صفحہ پر نظر آتے ہیں اور خیال گذرتا ہے کہ چار کا عدد ہی شرک سے کچھ مناسبت رکھتا ہے - انجیلیں چار تھیں - انہوں نے مصنوعی خدا پیش کیا - وید بھی چار انہوں نے عناصر پرستی سکھائی - لیکن تاہم ممکن اور قرین قیاس ہے کہ یہ کتاب تحریف کی گئی ہو اور کسی زمانہ میں صحیح ہو - صـ ۴۰۴ - ۴۰۵

۸ - چونکہ وید قدیم سے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے پارسیوں میں جو ستارہ پرستی اور آتش پرستی موجود ہے وہ انہیں وید سے ہی پہنچی ہو - اور تعجب نہیں رومیوں اور یونانیوں میں بھی یہ مشرکانہ تعلیمیں وید کے ذریعہ ہی رواج پائی ہوں صـ ۴۰۵

۹ - وید پر بڑے بڑے تغیّرات آئے - ایک زمانہ میں مخالفوں نے وید جلا دیا تھا - اور مدت تک ایسے لوگوں کے قبضہ میں رہا جو عناصر پرستی اور مادہ پرستی کے دلدادہ تھے اور بجز اس قسم کے برہمنوں کے دوسروں پر اُن کا پڑھنا بھی حرام تھا - اکثر محقق آریہ ورت کے ویدوں میں کمی زیادتی کے قائل ہیں - صـ ۴۰۵ - ۴۰۶

۱۰ - اسلامی تاریخ قریبًا ایک ہزار برس سے اس بات کی گواہ ہے کہ آریہ ورت بُت پرستی اور مورتی پوجا کا ایک مرکز ہے اور ہزارہا برس

کی کتابیں بھاگوت گیتا وغیرہ اس قدامتِ
شرک کی گواہ ہیں ۔ شیخ سعدی کی شہادت
اور محمود غزنوی کے قدیم بُت خانے توڑنے
کا ذکر ۔ اور اس ملک کو توحید نصیب نہ
ہوئی جب تک اسلام اس ملک میں نہ آیا
ص ۴۰۶ - ۴۰۸

۱۱ - (ا) قرآن شریف کی آیتوں الحمد للہ
رب العالمین ۔ الرحمٰن الرحیم
مالک یوم الدین اور آیت انہ
صرح ممرّد من قواریر وغیرہ پر
غور کرنے سے وید کی ان شرتیوں کا حق
میں اکاش ۔ سورج ۔ چاند ۔ اگنی ۔ وایو وغیرہ
کی استت اور مہما کی گئی ہے نہایت
لطیف تاویل ۔ کہ یہ اشیاء درحقیقت
اللہ تعالیٰ کی صفات کی مظاہر ہیں ۔
اور یہ اشیاء جن پر دنیا کے لوگوں کی
بقا اور عافیت اور تکمیل موقوف ہے
دراصل ان کے پردہ میں ایک ہی پوشیدہ
طاقت کام کر رہی ہے جس کا نام اللہ
ہے ۔ اور سورج کے کاموں اور تاثیرات
کا ذکر ۔ ملکہ بلقیس اور سلیمان کے قصہ
کا ذکر ۔ ایک شیش محل کے ذریعہ ملکہ
بلقیس کو سورج کی پرستش کرنے پر
انتباہ ۔ نیز دیکھو تفسیر ص ۴۰۸ - ۴۱۰
و ص ۴۲۴ - ۴۲۵

(ب) اسی طرح چاند کی طرف جن صفات کو
منسوب کیا جاتا ہے وہ دراصل خدا تعالیٰ
کی صفات ہیں ۔ اور اس کی تفصیل ۔
وید میں بطور استعارہ یہ چار نام
ہیں جو بڑے دیوتاؤں کو عطا ہوئے
اوّل اکاش مجازی طور پر ربوبیت کبریٰ
کی صفت اپنے اندر رکھتا ہے ۔ اور
سورج رحمانیت کا مظہر ہے ۔ اور
چاند رحیمیت کی صفت سے حصہ دیا
گیا ہے ۔ اور زمین مالک یوم الدین کی
صفت سے بہرہ یاب ہے جو اپنے
مالکانہ اختیار کے ماتحت جہاں چاہے
کسی کو اپنی پشت پر جگہ دیتی ہے ۔
یہ چاروں صفات مشہود و محسوس ہیں
انہی امور کی وجہ سے موٹی عقل والوں
نے درحقیقت ان کو دیوتے اور ان کو
رب النوع قابلِ پرستش قرار دیا ۔ ان
کا ردّ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں کیا
ہے ۔ رب العالمین میں اندر دیوتا کا ۔
اور رحمٰن میں سورج دیوتا کا ۔ اور
رحیم میں چاند دیوتا کا اور مالک
یوم الدین میں دھرتی یعنی زمین دیوتا کا
ردّ ملحوظ ہے ۔ ص ۴۰۸ - ۴۱۷
و ص ۴۲۴ - ۴۲۵ و ص ۴۵۶

(ج) حقیقت میں یہ سب دیوتا نہیں ہیں بلکہ
یہ سب ایک ہی مالک کے قبضہ میں
ہیں ۔ اور انسان کے فائدے کے لئے
بنائے گئے ہیں ۔ ہم نے اس جگہ دیوتا
کا لفظ بھی محض وید کا استعارہ

بیان کیا ہے۔ حاشیہ ص۴۱۵

نیز دیکھو زیر "دیوتا"

۱۲۔ پس ممکن ہے کہ رگ وید میں جو اندر۔ سورج چاند آگ وغیرہ دیوتاؤں سے دعائیں مانگی گئی ہیں۔ اس سے مراد وہ اعلیٰ طاقت حضرت احدیت ہو جو ان کے پردہ میں کام کر رہی ہے۔ جو سب مجازی دیوتاؤں کا دیوتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں بعض جگہ اس طرف اشارہ ہے کہ جس قدر اس عالم میں مختلف چیزیں نظام عالم کو قائم رکھنے کے لئے کام کر رہی ہیں وہ درحقیقت خداتعالیٰ کے اسماء اور صفات کے نمونے ہیں۔ جو مجازی رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ مثلاً سورج چار فصلوں میں چار تغیرات دکھاتا ہے:۔

اوّل تغیر موسم خریف۔ اسی طرح خدا کی تجلی بھی موسم خریف سے مشابہ ہے اور اس کی تفصیل۔

دوسرا زمانہ موسم سرما۔ اسی طرح آفتاب حقیقی خدا کی تجلی جاڑے سے مشابہت رکھتی ہے۔ اور اس کی تفصیل۔

تیسرا زمانہ ربیع کا ہے۔ اسی طرح آفتاب حقیقی یعنی خدا بھی ایک بہاری تجلی جو موسم بہار کو دکھلاتی ہے۔ دنیا پر ظاہر کرتا ہے۔ اور زمین کو زندہ کرنے کے لئے ایک نیا پانی آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو منتخب کر کے اس کے دل کو اس پانی کا ابر بہار بناتا ہے۔

پھر اس کے بعد سورج دیوتا صیف یعنی موسم گرما کا زمانہ ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح خدا کی تجلی کے لئے بھی ایک موسم گرما آتا ہے اور یہ زمانہ پورے معنے میں ست جگ کا زمانہ ہوتا ہے۔

پس سورج کے ان چار تغیر کے مقابل خداتعالیٰ کے بھی چار تغیر پائے جاتے ہیں اور اس کی مزید تفصیل۔

تمام اجرام فلکی و عناصر ارضی باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے خدا کے نام اور صفات ہیں اور خدا کی طاقت ہے جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے۔ یہ سب ابتداء میں اسی کے کلمے تھے۔ جو اس کی قدرت نے انکو مختلف رنگوں میں ظاہر کر دیا۔ ص۴۲۰-۴۲۴

نیز دیکھو زیر "کلمہ"

۱۳۔ اوپر کے معنے وید کی نسبت اسی وقت خیال کر سکتے ہیں۔ جب ثابت ہو کہ قرآن کی طرح وید کا بھی یہی مذہب ہے کہ سب چیزیں کیا آسمان کے اجرام اور کیا زمین کے عناصر خدا کے ہاتھ سے نکلے ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پچاس صافظ ایسی شرتیاں بھی وید میں پائی جائیں جن کا یہ مطلب ہو کہ یہ چیزیں پرستش کے لائق نہیں اور نہ ان سے مرادیں مانگ سکتے ہیں۔ ص۴۲۶-۴۲۸

ھ

ہدایت

میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں خداتعالیٰ نے

ہدایت کے لئے تمہیں دی ہیں۔ قرآن۔ سنّت اور حدیث۔ صفحہ ۲۶ و صفحہ ۲۰۹

نیز دیکھو زیر "قرآن"۔ "سنّت"۔ "حدیث"

ہلاک

ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ صفحہ ۶۰-۶۱

ی

یحییٰ

حضرت یحییٰؑ کی پیدائش بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے تھی۔ دیکھو زیر "عقائد"

یسوع

ا۔ یسوع خود اپنی نجات کے لئے یقین کا محتاج تھا۔ اس لئے اس کا مصنوعی خون کیا تمہیں گناہ سے چھڑائیگا۔ صفحہ ۶۶

ب۔ یسوع ابن مریم کی دُعا جو پطرس نے اپنی عمر کے نوے سال اور یسوع کی وفات کے تین سال بعد لکھی۔ اس میں لکھا ہے۔

"اے خدا جو سب سے بلند تر ہے میرے گناہ معاف کر۔ اے خدا ایسا نہ کر کہ میں اپنے دشمنوں کے لئے الزام کا سبب بنوں وغیرہ"

صفحہ ۷۷ و صفحہ ۱۰۳-۱۰۴

نیز دیکھو زیر "پطرس"

یقین

ان باتوں کا ذکر جو یقین کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں۔ یقین ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ جو خدا کا عاشق صادق بناتا اور گناہ سے چھڑاتا ہے۔ بغیر یقین نہ ہم تاریک زندگی سے باہر آ سکتے ہیں نہ رُوح القدس مل سکتا ہے۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہوسکتا۔ ہر ایک جو پاک ہؤا وہ یقین سے پاک ہؤا۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔ وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جو یقین کے ذریعہ سے پاک نہیں ہوتی وغیرہ۔

صفحہ ۶۶-۶۸ نیز دیکھو زیر "گناہ"

یہودی

حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں بہت سے فرقوں میں سے جو حق پر سمجھے جاتے تھے دو فرقے ہوگئے تھے ایک توریت کے پابند۔ دوسرا فرقہ اہلحدیث تھا۔ جو توریت پر احادیث کو قاضی سمجھتے تھے۔ حدیث کی کتاب کا نام طالمود تھا۔ محدثین کا اکثر حدیثوں پر عمل تھا۔ توریت گویا متروک و مہجور تھی۔ حضرت عیسیٰ کے مخاطب خاص طور پر اہلحدیث تھے۔

حاشیہ صفحہ ۵۲-۵۴ نیز دیکھو زیر "عیسیٰ اور یہود"

تمت